قَدۡ جَآءَکُمۡ بُرۡھَانٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ

جلوۂ دستِ قدرت

معجزاتِ مصطفیٰ ﷺ کا دلکش بیان

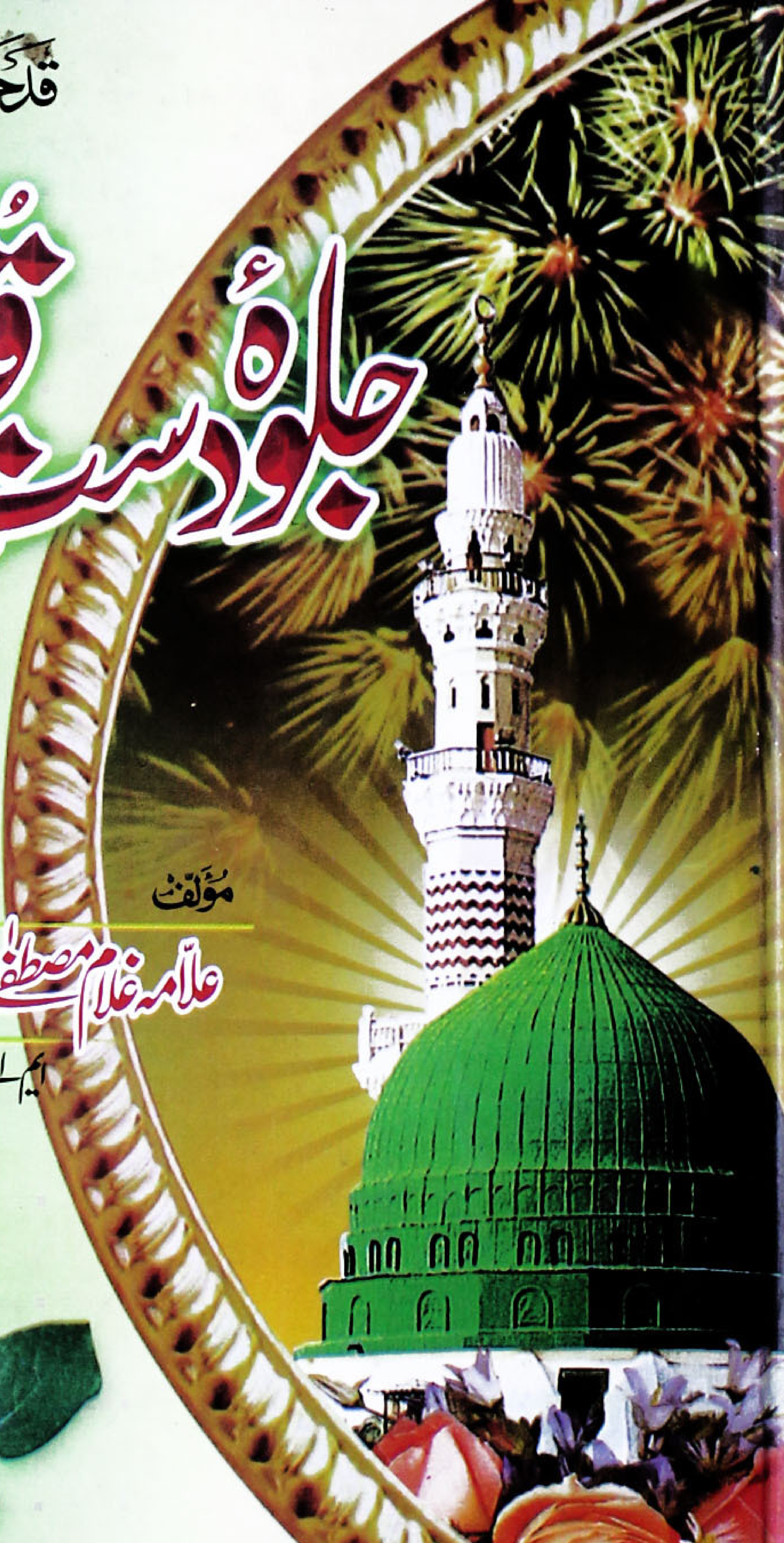

مؤلف

علامہ غلام مصطفیٰ مجددی

ایم اے علوم اسلامیہ

قادری رضوی کتب خانہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

Marfat.com

قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

معجزاتِ مصطفیٰ ﷺ کا دلکش بیان

جلوۂ دستِ قدرت

مؤلف

علامہ غلام مصطفےٰ مجددی

ایم اے علوم اسلامیہ

قادری رضوی کُتب خانہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

Marfat.com

فیضانِ رحمت

حضور امام ربّانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ

☆☆☆

نام کتاب	....------.... جلوۂ دستِ قدرت
نام مؤلف	....------.... علامہ غلام مصطفٰے مجددی (ایم-اے)
کمپوزنگ	....------.... لاثانی بک سنٹر شکرگڑھ
نظرثانی	....------.... غلام دستگیر احمد
بار	....------.... اوّل فروری ۲۰۰۵ء ۱۴۲۶ھ
صفحات	....------.... ۱۶۸
سرورق	....------.... محمد رمضان فیضی
تحریک	....------.... چوہدری محمد ممتاز احمد قادری
ناشر	....------.... چوہدری عبدالمجید قادری
قیمت	....------.... 66/= روپے

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

☆ مکتبہ جمال کرم مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور

☆ شبیر برادرز اُردو بازار لاہور

☆ اسلامی کتب خانہ اُردو بازار لاہور

☆ روحانی پبلشرز گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ لاہور

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

Marfat.com

اِنتساب

حضورؐ تاجدارِ انبیاء ﷺ

کی خداداد قوتوں کو سلام

Marfat.com

﴿......آئینہ کتاب......﴾

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	جلوۂ دست قدرت	8
2	کنکریوں سے کافر دوڑ گئے	9
3	برتن کھانے سے بھر گئے	9
4	زبردست جن پر قبضہ	12
5	مختصر کھانا اور تین سو صحابہ	13
6	کھانا اور پانی بڑھ گیا	14
7	حدیبیہ کا کنواں	14
8	انگلیوں سے پانی نکل پڑا	15
9	گھی بڑھتا رہا	15
10	جو میں برکت	16
11	چند ایمان افروز واقعات	16
12	درخت کا اُگنا اور کبوتروں کا گھونسلا بنانا	22
13	سراقہ بن مالک کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا	23
14	آفتاب نبوت ام معبد کے جھونپڑے میں	25
15	آپ ﷺ کے پاس جنوں کا لشکر آیا	28
16	ابلیس کا مسلمان پر پوتا بارگاہ رسالت میں	30
17	بھیڑیا شان سید الانبیاء میں رطب اللسان ہے	32
18	دو سرکش اونٹ مطیع اور سر بسجود ہو گئے	33
19	یعفور نامی گدھا خدمت رسول ﷺ میں	36
20	درخت اکٹھے ہو گئے اور پتھر دیوار بن گئے	36
21	رکانہ پہلوان کے ساتھ کشتی	39
22	دو مشکیزوں سے سارے لشکر کی سیرابی	42
23	خشک کنواں آب رواں بن گیا	45
24	چار سیر آٹے کا کھانا اور ایک سو تیں صحابہ	46

Marfat.com

25	حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز واقعہ	47
26	اصحاب صفہ کیلئے افزونی طعام	49
27	کیوں جناب بوہریرہ کیسا تھا وہ جام شیر	50
28	ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کے ولیمہ کی دعوت	52
29	افزونی طعام کا ایک حیرت انگیز واقعہ	54
30	غیب کی بکری اور چار سو صحابہ	56
31	چند سیر کھجوریں چار سو صحابہ بھی نہ کھا سکے	57
32	ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے کھانے میں برکت	58
33	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جماعت در جماعت کھاتے رہے	59
34	جبل حرا وجد میں آیا اور ساکن ہو گیا	60
35	سنگریزے بھی تسبیح پڑھتے رہے	61
36	در و دیوار نے آمین کہا	62
37	خالی برتن میں گھی ابل آیا	62
38	حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا قرض کیسے ادا ہوا	63
39	گوشت سے جتنے بازو چاہتا نکلتے رہتے	64
40	سست اونٹ تیز رفتار بن گیا	65
41	نبی کریم ﷺ پیچھے بھی ایسے دیکھتے تھے جیسے آگے	66
42	نبی کریم ﷺ کی بے مثال بلند آوازی	67
43	آپ ﷺ کے بول و براز کی برکت	68
44	خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں بال مبارک	69
45	آپ ﷺ کی دعا سے ابولبابہ رضی اللہ عنہ پر کیا گزری	70
46	بنو سلامان کیلئے بارش کی دعا	70
47	آخری ایام میں آپ ﷺ کی چند دعائیں	71
48	ابو ثروان پر آپ ﷺ کی دعا	72
49	خشک بکریاں توانا و شیر دار ہو گئیں	73
50	عتیبہ کو شیر نے پھاڑ ڈالا	75
51	عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ کیلئے حسن کی دعا	79

Marfat.com

52	آپ ﷺ کی دعا سے نابغہ رضی اللہ عنہ کے دانت قائم رہے	79
53	آپ ﷺ کی دعا سے نزول ملائکہ	80
54	میاں بیوی میں بے پناہ محبت ہوگئی	81
55	حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے مال میں برکت	83
56	سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بھوک جاتی رہی	83
57	حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سردی محسوس ہوتی نہ گرمی	84
58	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سردی محسوس نہ ہوئی	85
59	آسیب زدہ لوگ شفایاب ہوگئے	86
60	سینہ شیطان سے محفوظ ہوگیا	87
61	آپ ﷺ کی دعا سے اندھا بینا ہوگیا	88
62	جلا ہوا ہاتھ درست ہوگیا	88
63	پانی کا چھینٹا مارا تو غم غلط ہوگئے	89
64	عقبہ بن معیط کی گستاخی اور انجام	90
65	کئی گناہ طاقتور آدمی کو گرفتار کرلیا	91
66	بادل میں گھوڑوں کی آوازیں	92
67	وہ سونا ہی دے دو جو گھر میں چھوڑ آئے ہو	92
68	مقتولان بدر سے خطاب	93
69	قتل کرنے آئے اور مسلمان ہوگئے	94
70	قتل ابی بن خلف کی پیش گوئی پوری ہوگئی	98
71	حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ درست اور روشن ہوگئی	99
72	حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کو فرشتوں نے غسل دیا	100
73	گھناؤنی سازش سے آپ ﷺ کیسے محفوظ رہے	102
74	تین بادشاہتوں کے فتح ہونے کی خبر	103
75	چند کھجوروں سے سارا لشکر سیر ہوگیا	104
76	خندق میں تیز ہوا لشکر کفار کو تباہ کرگئی	104
77	مٹی پر دم کرکے دی تو پیٹ کا درد جاتا رہا	107
78	حضور ﷺ کا معجزہ شفا ظاہر ہوا	108

Marfat.com

79	عبداللہ بن انیس کی کامیاب مہم	109
80	برکت دست رسول خدا ﷺ	111
81	چشمے میں دست رسول ﷺ کی برکت	113
82	دعائے رسول ﷺ سے نزول باراں	113
83	عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ کی قابل رشک موت	115
84	امیر دومۃ الجندل کے متعلق پیش گوئی	117
85	منافقین کی سازش سے آپ ﷺ کی باخبری	119
86	جنگ موتہ کے معجزات	120
87	عینیہ کی پوشیدہ غلطی سے باخبری	122
88	عروہ بن مسعود کا واقعہ قبول اسلام	123
89	زید بن حارثہ اور قبولیت دعا	126
90	عزیٰ نامی بت اور شیطان کا خاتمہ	127
91	حضور نبی اکرم ﷺ کیلئے سورج کا لوٹنا	128
92	جمادات نے حضور نبی اکرم ﷺ کا حکم مانا اور گفتگو کی	129
93	ستون مسجد کی آہ وزاری	134
94	حضور نبی اکرم ﷺ سے جانوروں کی گفتگو	137
95	بکری نے رسول اکرم ﷺ کو سجدہ کیا	138
96	بھیڑیے نے حضور اکرم ﷺ کے متعلق گفتگو کی	139
97	گوہ کا ایمان افروز واقعہ	141
98	ہرنی کا واقعہ	142
99	اصنام کا منہ کے بل زمین پر گر پڑنا	143
100	غیبی خبریں دینا اور ان کا وقوع پذیر ہونا	144
101	پتھروں کا موم کی طرح نرم ہو جانا	163
102	مشرکین کی نگاہوں سے پوشیدہ ہو جانا	164

Marfat.com

﴾......جلوۂ دست قدرت......﴿

❁......❁......❁

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اکرم ﷺ کو تکوینی اختیارات سے بھی سرفراز فرمایا ہے۔ جنھیں معجزہ کہا جاتا ہے، حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کے معجزات حد وشمار سے خارج ، ہیں (تفسیر کبیر ۸/۷۰۹) حضرت امام سید الناس علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، حضور نبی کریم ﷺ کے معجزات کی تعداد اتنی ہے کہ حصر سے باہر ہے، اسے کوئی دیوان جمع نہیں کرسکتا، (جواہر البحار ۱/۲۲۱) حضرت امام ابن حجر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، خلاصہ یہ ہے کہ حضور اقدس ﷺ کو انبیاء کرام کے معجزات کی مثل بھی معجزات حاصل ہوئے اور ان کے علاوہ بھی اتنے خصائص نصیب ہوئے جن کا احاطہ کرنا ناممکن ہے، (جواہر البحار ۲/۸۹)

ہاں! ہاں، حضور نبی اکرم ﷺ دست قدرت کے مظہر کامل ہیں...... صفت تکوین کا پرتو جمال ہیں............ یہ کائنات کیا ہے، بس آپ کی نگاہ جلال کی جولا نگاہ

Marfat.com

ہے، آیئے حصول برکت کے لئے چند عظیم الشان معجزات وکمالات کا تذکرہ بیان کریں،

﴿...... کنکریوں سے کافر دوڑ گئے ......﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ غزوہ حنین میں، میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا، میں اور حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ رہے، آپ سفید رنگ کی خچر پر سوار تھے۔ جب مقابلہ ہوا تو مسلمان پیچھے بھاگے۔ مگر آپ خچر کو کفار کی طرف دوڑا رہے تھے۔ میں لگام پکڑ کر خچر کو تیز بھاگنے سے روک رہا تھا۔ آپ نے فرمایا، اے عباس اصحاب سمرہ کو آواز دو، میں نے آواز دی تو وہ لبیک کہتے ہوئے دوڑ آئے، اور انہوں نے کفار سے لڑائی شروع کر دی۔ انہوں نے انصار کو آواز دی، پھر بنو حارث بن خزرج کو پکارا، آپ خچر پر سوار اُن کی جنگ کا منظر دیکھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اس وقت تنور گرم ہے۔ پھر آپ نے چند کنکریاں اٹھائیں اور کفار کے چہروں کی طرف پھینک دیں، اور فرمایا، رب محمد کی قسم! وہ شکست کھا گئے۔ میں دیکھ رہا تھا کہ اچانک آپ نے چند کنکریاں پھینکیں تو ان کا زور ٹوٹ گیا اور وہ بھاگ گئے (مسلم، کتاب الجہاد)

حضور اقدس ﷺ بہت شجاع تھے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جنگ تیز ہوتی تو ہم خود کو پناہ مصطفیٰ میں بچاتے تھے۔ ہم میں بہادر وہ ہوتا جو جنگ میں آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہتا۔ (مسلم، کتاب الجہاد)

﴿...... برتن کھانے سے بھر گئے ......﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ زادِ راہ ختم ہو گیا، آپ کا خیال تھا کہ بعض اونٹ ذبح کر دیئے جائیں،

Marfat.com

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ، کاش آپ لوگوں کے بچے کچھے کھانے جمع کر کے اس پر برکت کی دعا فرمائیں، حضور نبی اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا، پھر جس شخص کے پاس گندم تھی وہ گندم لے آیا، جس کے پاس کھجوریں تھیں، وہ کھجوریں لے آیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، جو شخص توحید و رسالت کی گواہی دیتے ہوئے اللہ سے ملاقات کرے گا، وہ جنتی ہوگا، (مسلم، کتاب الایمان)

سارے آدمی سیراب ہو گئے......

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ تم دوپہر سے لے کر رات تک سفر کرو گے اور انشاء اللہ کل صبح تک پانی پر پہنچ جاؤ گے۔ لوگ ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوئے بغیر سفر کرتے رہے، حتیٰ کہ آدھی رات آ گئی، اس وقت میں آپ کے پہلو میں تھا۔ آپ کو اونگھ آنے لگی، جب آپ سواری پر جھکے تو میں نے جگائے بغیر آپ کو سہارا دیا، آپ ﷺ سیدھے ہو کر سواری پر بیٹھ گئے، پھر آپ چلتے رہے کہ رات ڈھل گئی، پھر آپ سواری پر جھک گئے تو میں نے آپ کو جگائے بغیر سہارا دیا، آپ ﷺ سیدھے ہو کر سواری پر بیٹھ گئے، اخیر شب کا عمل شروع ہو گیا۔ آپ پھر سواری پر پہلے سے زیادہ جھک گئے۔ قریب تھا کہ آپ گر پڑتے، میں نے آپ کو سہارا دیا۔ آپ نے سر اقدس اٹھا کر پوچھا تم کون ہو، میں نے عرض کیا، ابو قتادہ، آپ نے پوچھا، تم کب سے میرے ساتھ چل رہے ہو، میں نے عرض کیا، پوری رات اسی طرح چلتا رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تمہاری اسی طرح حفاظت فرمائے،

Marfat.com

جس طرح تم اس کے نبی کی حفاظت کی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا تم دیکھ رہے ہو کہ ہم لوگوں سے اوجھل ہیں۔کیا تمہیں کوئی شخص نظر آرہا ہے۔میں نے عرض کیا ایک سوار ہے، پھر میں نے کہا، ایک سوار اور بھی ہے۔ یہاں تک کہ ہم سات سوار جمع ہو گئے۔رسول اللہ ﷺ راستے کے ایک کنارے ہو گئے اور اپنا سر اقدس رکھ لیا، نیز فرمایا تم لوگ ہماری نماز کا خیال رکھنا۔پھر سب سے پہلے آپ بیدار ہوئے۔اس وقت سورج آپ کی پشت پر آچکا تھا، ہم لوگ بھی گھبرا کر اٹھ بیٹھے۔آپ نے فرمایا، چلو سوار ہو کر یہاں سے نکل چلو، جب سورج بلند ہو گیا تو آپ سواری سے اترے اور میرے پاس وضو کا برتن تھا، منگوایا، اس میں تھوڑا سا پانی تھا۔آپ ﷺ نے کم پانی ڈال کر برتن سے وضو کیا، پھر فرمایا، اس برتن کی حفاظت کرنا، عنقریب اس میں ایک عجیب خبر ظاہر ہوگی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی، رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت پڑھ کر صحابہ کرام کو صبح کی نماز پڑھائی، جس طرح پہلے پڑھایا کرتے تھے۔آپ سوار ہوئے تو ہم بھی سوار ہو گئے۔ ہر ایک شخص ایک دوسرے سے سرگوشی کرنے لگا کہ آج جو نماز ہم سے قضا ہو گئی تو اس کا کفارہ کیا ہوگا۔آپ نے فرمایا، کیا تمہارے لئے میری زندگی میں نمونہ نہیں۔ نیند میں کوئی تقصیر نہیں ہے، تقصیر تو ہے کہ کوئی آدمی نماز نہ پڑھے حتیٰ کہ دوسری نماز کا وقت آجائے۔جس کسی کو یہ صورت پیش آجائے وہ بیدار ہونے کے بعد نماز پڑھ لے۔اور دوسرے دن اپنے وقت پر پڑھ لے۔پھر فرمایا تمہارا کیا خیال ہے، (دوسرے) لوگوں نے کیا کیا ہوگا۔پھر خود ہی فرمایا کہ لوگوں نے صبح کے وقت اپنے نبی کو نہیں دیکھا۔ابو بکر اور عمر نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے پیچھے ہیں، وہ تمہیں چھوڑنے والے نہیں۔ دوسرے لوگوں نے کہا رسول اللہ ﷺ ہمارے آگے ہیں۔اگر لوگ ابو بکر اور عمر کی بات

Marfat.com

مان لیتے تو بہتر ہوتا، پھر ہم ان کے پاس اس وقت پہنچے، جب دن چڑھ چکا تھا، اور ہر چیز گرم ہوگئی تھی۔ سب لوگ کہنے لگے، یا رسول اللہ ﷺ، ہم تو پیاس سے ہلاک ہو گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، تم لوگ ہلاک نہیں ہوگے۔ آپ ﷺ نے پانی کا برتن منگوایا، اور پانی انڈیلنا شروع کر دیا۔ اور میں (ابوقتادہ) لوگوں کو پانی پلانے لگا، لوگوں نے جب دیکھا کہ پانی صرف ایک برتن میں ہے تو سب اس برتن پر ٹوٹ پڑے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، پانی سکون سے پیو۔ تم سب سیر ہو جاؤ گے، پھر لوگ مطمئن ہو گئے۔ آپ ﷺ پانی انڈیلتے رہے اور میں پلاتا رہا، سب سیر ہو گئے، تو صرف میں اور رسول اللہ ﷺ باقی رہ گئے، آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا، پیو، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! جب تک آپ پانی نہ پئیں گے، میں نہیں پیئوں گا، قوم کو پانی پلانے والا سب سے آخر میں پیتا ہے۔ چنانچہ میں نے بھی اور رسول اللہ ﷺ نے بھی پانی پی لیا۔ پھر سب لوگ پانی تک آسودگی سے پہنچ گئے۔ (مسلم، کتاب المساجد)

ٹھنڈا ٹھنڈا ، میٹھا میٹھا

پیتے ہم ہیں، پلاتے یہ ہیں

......زبردست جن پر قبضہ......

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، گزشتہ شب ایک زبردست جن میری طرف بڑھا، تاکہ میری نماز توڑ دے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے میرے قابو میں کر دیا۔ میں نے اس کا گلا گھونٹ دیا اور ارادہ کیا کہ اسے مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دوں حتی کہ صبح ہوتے ہی تم سب اسے

Marfat.com

دیکھ لو۔ پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا یاد آئی۔ اے اللہ مجھے معاف کردے، مجھے ایسی سلطنت عطا کردے جو میرے بعد کسی اور کو نہ ملے، پھر اللہ تعالیٰ نے اس جن کو ناکام کردیا۔ (مسلم، کتاب المساجد)

......مختصر کھانا اور تین سو صحابہ......

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نکاح فرمایا اور اپنی زوجہ محترمہ کے پاس گئے۔ میری والدہ ام سلیم نے حیس (ایک کھانا) تیار کیا اور اسے ایک طباق میں رکھ کر کہا، اے انس، اس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ، اور عرض کرو، اس کو میری ماں نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، اور سلام عرض کیا ہے، اور کہا ہے کہ، یا رسول اللہ (ﷺ)! یہ ہماری طرف سے تھوڑا سا نذرانہ ہے، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھانا لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ، میری ماں آپ کو سلام کہتی ہے، اور کہتی ہے کہ یہ کھانا آپ کے لئے تھوڑا سا نذرانہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا اسے رکھ دو اور فلاں فلاں کو بلا لاؤ، اور جو تمہیں راستے میں ملیں اور چند لوگوں کا نام لیا۔ میں ان لوگوں کو بلا لایا۔ ان کی تعداد تین سو کے لگ بھگ تھی۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا، انس! وہ طباق لے آؤ۔ وہ اندر آئے کہ چبوترا اور کمرہ بھر گیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دس دس آدمی ایک حلقہ بنالیں اور ہر آدمی اپنے آگے سے کھائے۔ ان سارے لوگوں نے سیر ہو کر کھانا کھایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، انس یہ طباق اٹھالو، میں اب فیصلہ نہیں کرسکتا تھا کہ جس وقت میں نے طباق رکھا تھا، اس وقت کھانا زیادہ تھا یا جب میں نے طباق اٹھایا، اس وقت کھانا زیادہ تھا (مسلم، کتاب النکاح)

Marfat.com

کھانا اور پانی بڑھ گیا......

حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں گئے، وہاں ہم کو تنگی کی شکایت ہوئی، حتیٰ کہ ہم نے اپنی بعض سواریوں کو ذبح کرنے کا ارادہ کرلیا، تب حضور ﷺ نے یہ حکم دیا کہ ہم اپنے اپنے زادراہ کو جمع کرلیں، پھر ایک چمڑے کا دسترخوان بچھا لیا گیا، جس پر سب کے زاد راہ جمع کر لئے گئے، میں اس چمڑے کا اندازہ کرنے کے لئے آگے بڑھا تو میرے اندازے کے مطابق وہ ایک بکری کے بیٹھنے کی جگہ کے برابر تھا۔ اس وقت لشکر میں ہم چودہ سو صحابہ تھے۔ ہم سب نے اس کو کھایا حتیٰ کہ ہم سب سیر ہو گئے۔ پھر ہم نے اپنے تھیلوں کو بھر لیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کیا وضو کا پانی ہے۔ ایک شخص لوٹے میں تھوڑا سا پانی لے کر آیا۔ آپ نے اس پانی کو ایک پیالے میں ڈال لیا، اور ہم سب صحابہ نے اس سے اچھی طرح پانی بہایا۔ پھر اس کے بعد آٹھ آدمی آئے اور پوچھا، کیا وضو کا پانی ہے، آپ نے فرمایا وضو سے فراغت ہو چکی ہے، (مسلم، کتاب اللقطہ)

حدیبیہ کا کنواں......

حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہما اپنے والد حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ گئے۔ ہم اس وقت چودہ سو افراد تھے۔ اور اس جگہ پانی کی اتنی کمی تھی کہ وہاں پچاس بکریاں بھی سیراب نہیں ہو سکتی تھیں، رسول اللہ ﷺ کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے کوئی دعا کی یا

Marfat.com

اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا، سو کنوئیں کا پانی جوش میں آ گیا۔ ہم نے خود بھی پانی پیا اور اپنے جانوروں کو بھی پلایا۔ پھر آپ ﷺ نے درخت کی جڑ میں بیٹھ کر ہم سب کو بیعت کیا۔ لوگوں میں سب سے پہلے میں نے آپ ﷺ کی بیعت کی (مسلم، کتاب الجہاد)

......انگلیوں سے پانی نکل پڑا......

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پانی منگایا تو ایک پھیلا ہوا پیالہ لایا گیا، لوگ اس سے وضو کرنے لگے، میں نے اندازہ کیا کہ وہ ساٹھ سے اسی تک لوگ تھے۔ میں اس پانی کی طرف دیکھ رہا تھا جو آپ کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا، (مسلم، کتاب الفضائل)

☆......ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ اور آپ کے اصحاب مقام زوراء میں تھے۔ آپ نے پیالہ منگایا جس میں پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اس میں اپنی ہتھیلی رکھ دی۔ پھر آپ کی انگلیوں سے پانی نکلنے لگا۔ آپ ﷺ کے تمام اصحاب نے وضو کر لیا، اس وقت لوگوں کی تعداد اندازاً تین سو ہوگی۔ (ایضاً)

......گھی بڑھتا رہا......

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام مالک رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم ﷺ کو ایک کپی میں گھی بھیجا کرتی تھیں، ان کے بیٹے اگر ان سے سالن مانگتے اور ان کے پاس کوئی چیز نہ ہوتی تو اس کپی سے کچھ گھی مل جاتا۔ ان کے گھر میں سالن کا مسئلہ اس طرح حل ہوتا رہا، ایک دن انہوں نے اس کپی کو نچوڑ لیا، پھر وہ آپ ﷺ کے

Marfat.com

پاس حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے فرمایا، تم نے کپی کو نچوڑ لیا۔ انہوں نے کہا، ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا، اگر تم اسی طرح رہنے دیتی تو اس سے اور بھی گھی ملتا رہتا، (ایضاً)

......جو میں برکت......

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں آکر کھانا طلب کیا۔ آپ ﷺ نے اسے نصف وسق جو دیئے۔ وہ شخص اس کی بیوی اور ان کا مہمان کھاتے رہے حتیٰ کہ ایک دن انہوں نے ان کو ماپ لیا۔ پھر وہ آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا، اگر تم ان کو نہ ماپتے تو تم یونہی کھاتے رہتے اور وہ پھر بھی باقی رہتے۔ (ایضاً)

تلک عشرۃ کاملۃ

......چند اور ایمان افزا واقعات......

جامع صحیح مسلم شریف عظمت مصطفیٰ ﷺ کے ایمان افزا واقعات سے مالا مال کتاب ہے، چند اور واقعات کا مطالعہ کر کے دیدۂ و دل کو فیض یاب کیجئے ؎

بخشے ہے جلوہ گل ذوق تماشا غالبؔ
چشم کو چاہے ہر رنگ میں وا ہو جانا

......1......

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے، غلام نے کہا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ، اللہ کی پناہ، وہ اور مارنے لگے، اس نے کہا، اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ، رسول اللہ کی پناہ، انہوں نے اس کو چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ

Marfat.com

تم پر اس سے زیادہ قادر ہے، جتنا تم اس پر قادر ہو، حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے اس کو آزاد کر دیا۔ (مسلم، کتاب الایمان)

☆......ایک روایت ہے کہ، آپ کی ہیبت سے میرے ہاتھ سے چابک گر گیا، (ایضا)

﴾......۲......﴿

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد مصطفیٰ ﷺ کی جان ہے، روئے زمین پر جو مسلمان بھی ہے، دوسرے لوگوں کی بہ نسبت میں اس کا زیادہ ولی ہوں، تم میں سے جو شخص قرض یا بال بچے چھوڑ کر فوت ہو جائے، اس کا میں کفیل ہوں، اور جو شخص مال چھوڑ کر فوت ہو جائے وہ اس کے وارثوں کا ہے، خواہ وہ جو بھی ہوں، (مسلم، کتاب الفرائض)

﴾......۳......﴿

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، اس اثنا میں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا، یہودیوں کے پاس چلو، ہم آپ ﷺ کے ساتھ اٹھ کر یہودیوں کے پاس گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر ان سے بہ آواز بلند فرمایا، اے یہودیو، مسلمان ہو جاؤ، تم سلامت رہو گے، انہوں نے کہا، اے ابوالقاسم، آپ نے تبلیغ کر دی، رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا، میں بھی یہی چاہتا ہوں، یہ تین مرتبہ فرمایا، سنو، زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ تم کو اس زمین سے نکال دوں، لہذا تم میں سے جو شخص اپنے مال بیچنا چاہتا ہے، بیچ دے، ورنہ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے (مسلم کتاب الجہاد)

Marfat.com

﴿......۴......﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ احد کے دن رسول اللہ ﷺ تنہا رہ گئے۔ آپ کے ساتھ صرف سات انصاری تھے، اور دو قریشی تھے، جب کفار نے آپ کو گھیر لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا، ان کو ہمارے پاس سے کون دور کرے گا، اس شخص کو جنت ملے گی، فرمایا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا، پھر انصار میں سے ایک شخص آگے بڑھا، حتیٰ کہ شہید ہوگیا، پھر کفار نے آپ ﷺ کو گھیر لیا، آپ ﷺ نے فرمایا، ان کو ہم سے کون دور کرے گا، اس کے لئے جنت ہوگی، یا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا، پھر ایک انصاری مرد آگے بڑھا حتیٰ کہ شہید ہوگیا، پھر یونہی سلسلہ چلتا رہا، حتیٰ کہ سب انصاری شہید ہوگئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں صاحبوں سے فرمایا، (کیا) ہم نے اپنے اصحاب سے انصاف نہیں کیا، (مسلم، کتاب الجہاد)

﴿......۵......﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا کہ کاش آپ عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لے جائیں۔ آپ ﷺ دراز گوش پر سوار ہو کر اس کی طرف گئے اور مسلمان بھی آپ کے ساتھ گئے، وہ زمین شور والی تھی۔ جب نبی کریم ﷺ اس کے پاس پہنچے تو کہنے لگا، ایک طرف ہٹو، بخدا تمہارے گدھے کی بو سے مجھے اذیت ہو رہی ہے۔ ایک انصاری نے (غیرت مصطفیٰ کا مظاہرہ کرتے ہوئے) کہا اللہ کی قسم، رسول اللہ ﷺ کے دراز گوش کی بو، تم سے زیادہ خوشبودار ہے، اس پر ابن ابی کی قوم کا اک شخص غضب ناک ہوگیا، پھر ہر طرف سے لوگ غصے میں آگئے اور وہ ہاتھوں، چھڑیوں اور جوتوں سے لڑنے لگے۔ (ایضاً)

Marfat.com

﴾......٦......﴿

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کے پاس جبریل امین علیہ السلام کے آنے میں تاخیر ہوگئی، مشرکین نے کہا کہ محمد مصطفٰے کو چھوڑ دیا گیا ہے، تب اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی، ﴿ والضحیٰ واللیل اذا سجیٰ ما ودعك ربك وما قلیٰ ﴾ قسم ہے (تیرے) چہرہ انور کی اور گیسوئے اقدس کی، تیرے رب نے تجھے ہرگز نہیں چھوڑا اور نہ وہ تجھ سے ناراض ہوا (مسلم، کتاب الجہاد)

﴾......٧......﴿

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو آپ ﴿ قل اعوذ برب الفلق ﴾ اور ﴿ قل اعوذ برب الناس ﴾ پڑھ کر اس پر دم کرتے، جب آپ مرض وصال میں تھے تو میں آپ پر دم کرتی اور آپ کے ہاتھ آپ پر پھیرتی، کیونکہ آپ کے ہاتھ میں میرے ہاتھ سے زیادہ برکت تھی۔ (مسلم، کتاب السلام)

﴾......٨......﴿

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ انصار، مزینہ، جہینہ، غفار اور اشجع اور جو عبداللہ کی اولاد سے ہے، وہ لوگوں کے علاوہ میرے مددگار ہیں، ﴿ واللہ ورسولہ، مولاھم ﴾ اور اللہ اور اس کا رسول ان کا مددگار ہے، (مسلم، کتاب فضائل الصحابہ)

﴾......٩......﴿

حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ تبوک میں صحابہ

Marfat.com

کرام کے ساتھ بیٹھے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کعب بن مالک کو کیا ہوا۔ بنو سلمہ کے ایک شخص نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ، اس کو دو چادروں اور اپنے پہلوؤں کو دیکھنے نے روک لیا، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا، تم نے بہت بری بات کہی ہے، اللہ کی قسم، اے اللہ کے رسول، ہم اس کے متعلق خیر کے سوا اور کچھ نہیں جانتے، رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ ابھی یہ بات ہو رہی تھی کہ آپ ﷺ نے ایک سفید پوش شخص کو ریگستان سے آتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ نے فرمایا ﴿کن ابا خیثمہ﴾ تو ابو خیثمہ ہو جا، تو وہ ابو خیثمہ انصاری ہو گیا، یہ وہی شخص تھے جنھوں نے ایک صاع چھوارے صدقہ کیے تھے، تو منافقین نے انہیں طعنہ دیا تھا۔ (مسلم، کتاب التوبہ)

نوٹ: اس حدیث مقدس کے الفاظ "کن ابا خیثمہ" سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اکرم ﷺ کو تکوینی اختیارات سے سرفراز فرمایا ہے، حضرت شیخ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

"حضور اقدس ﷺ نے صحابہ کرام کے سامنے جواز کے لئے لفظ کن کے ساتھ تصرف فرمایا، کیونکہ آپ ﷺ کو معجزات ظاہر کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ یہ اس طرح ہے جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ﴿کن ابا ذر﴾، ابوذر ہو جا تو وہ ابوذر ہو گئے، اور ایک شاخ کو فرمایا ﴿کن سیفا﴾، تلوار ہو جا تو وہ تلوار ہو گئی۔ (الیواقت والجواہر ا/۱۴۷)

حضور اقدس ﷺ کے کمال اتباع کے صدقے سے اولیا کرام کو بھی تکوینی اختیار عطا کیا جاتا ہے، لہذا وہ کن فرما کر انقلاب برپا کر دیتے ہیں، حضرت علامہ آلوسی علیہ الرحمہ نے حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ کے تصرف کو اسی شان کی دلیل قرار دیا ہے۔ (روح المعانی ۱۹/۲۰۵)

Marfat.com

حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ فتوح الغیب میں فرماتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ اے آدم کے بیٹے، میں اللہ وحدہٗ ہوں، میں '' کن '' کہتا ہوں، تو چیز واقع ہو جاتی ہے۔ تو میری اطاعت کر، میں تجھے یہ مقام عطا کر دوں گا کہ تو بھی '' کن '' کہے گا تو چیز واقع ہو جایا کرے گی''

آپ کے اس فرمان اقدس کی کتنی ہی مثالیں تاریخ ولایت کو جگمگا رہی ہیں۔

پھر سرکار انبیاء، محبوب کبریا، محمد مصطفیٰ ﷺ کی شان تصرف کا کیا عالم ہوگا۔

﴿......۱۰......﴾

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کیساتھ منیٰ میں بیٹھے ہوئے تھے، اس وقت چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا، ایک ٹکڑا پھٹ کر پہاڑ کے پیچھے چلا گیا اور دوسرا دوسری طرف چلا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا، گواہ ہو جاؤ۔ (مسلم، کتاب صفات المنافقین)

نوٹ: چاند کا پھٹ جانا، حضور نبی اعظم واکرم ﷺ کا بہت بڑا معجزہ ہے، اس کے متعلق کثیر تعداد میں احادیث وارد ہیں، حضرت میر سید شریف اور حضرت امام سبکی نے کہا ہے کہ وہ متواتر ہیں، اس کا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے۔ اس معجزے کی تفصیل حضرت امام ابونعیم علیہ الرحمہ نے بیان فرمائی ہے کہ کفار مکہ نے آپ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ آپ ﷺ ہمارے لئے چاند کو دو ٹکڑے کر دیں تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ چودھویں کی رات تھی۔ آپ نے اپنے رب تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ ان کافروں کا مطالبہ پورا کر دے۔ اس رات چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ اس کا ایک ٹکڑا ابوقبیس پر تھا اور ایک ٹکڑا قعیقعان پر تھا۔ آپ ﷺ نے صدا بلند فرمائی، اے ابوسلمہ بن عبدالاسد، اے ارقم بن

Marfat.com

ارقم، گواہ ہو جاؤ۔ (دلائل النبوۃ ص ۲۴۴)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چاند پھٹا تو کفار قریش کہنے لگے کہ یہ ابن ابی کبشہ[۱] کا جادو ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، ذرا انتظار کرو، باہر سے مسافر آئیں گے تو تصدیق ہو جائے گی، محمد مصطفی ﷺ ساری دنیا پر تو جادو نہیں کرتے، (ایضاً)

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے منکر دیکھ لے قدرت رسول اللہ ﷺ کی

☆......☆......☆

......درخت کا اگنا اور کبوتروں کا گھونسلہ......

ابو مصعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے انس بن مالک، زید بن ارقم اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم کی صحبت حاصل کی ہے اور تینوں سے یہ حدیث سنی ہے کہ جب نبی کریم ﷺ غار کے اندر تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے غار کے دہانے پر ایک درخت اگ آیا جس نے غار کا منہ ڈھانپ دیا اور حکم خداوندی سے دو جنگلی کبوتروں نے وہاں گھونسلہ بنا دیا۔

ادھر قریش کے کچھ نوجوان جن میں ہر قبیلے کا ایک ایک فرد شامل تھا، آپ کی تلاش میں ڈنڈے، نیزے اور تلواریں لے کر نکلے اور جستجو کرتے ہوئے غار کے قریب

---

[۱] کفار عرب حضور ﷺ کو "ابن ابی کبشہ" کہا کرتے تھے، ابی کبشہ آپ کے آبائے کرام میں ایک شخص کی کنیت ہے جو لوگوں کو بت پرستی سے روکا کرتے تھے۔

Marfat.com

پہنچ گئے، نبی کریم ﷺ سے ان کا فاصلہ صرف چالیس گز رہ گیا۔

ایسے میں ان میں سے ایک نے غار دیکھ کر کہا۔ مجھے غار کے دہانے پر کبوتروں کا گھونسلہ نظر آ رہا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کبھی کوئی شخص داخل نہیں ہوا۔ (ورنہ یہ گھونسلہ ٹوٹ پھوٹ جاتا)۔ نبی کریم ﷺ نے اس آدمی کی بات سن لی اور جان لیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کبوتروں کے ذریعے ہماری حفاظت فرمائی ہے۔

چنانچہ آپ ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی اور ان کے اس عمل کی بہترین جزا مقرر فرمادی، اس لئے ان کی نسل حرم کعبہ میں رہتی ہے۔ (دلائل النبوۃ ص ۴۷۸)

......سراقہ کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا......

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (میرے والد) عازب سے گیارہ درہم پر ایک کجاوہ خریدا اور عازب سے کہا (اپنے بیٹے) براء سے کہو کہ وہ یہ کجاوہ میرے گھر تک پہنچا آئے، انہوں نے کہا ہرگز نہیں، پہلے مجھے وہ واقعہ سنائیں جب آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہجرت کے لئے نکلے تھے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ ہم رات کے اندھیرے میں مکہ مکرمہ سے نکلے اور ساری رات اور اگلا دن سفر کرتے رہے، تا آنکہ دوپہر ہوگئی۔ اور جب دوپہر خوب تپ اٹھی (شدید گرمی ہوگئی) تو میں نے ایک (جگہ پہنچ کر) چاروں طرف نظر دوڑائی کہ کوئی سایہ نظر آئے جہاں گرمی سے پناہ لی جائے، مجھے ایک چٹان نظر آئی، میں اس کے قریب گیا تو وہاں کچھ سایہ نظر آیا۔

میں نے وہاں ایک جگہ برابر کی اور سائے میں چادر بچھادی، حضور ﷺ

Marfat.com

وہاں سائے میں محو استراحت ہو گئے اور میں راستے پر نکل آیا تا کہ دیکھوں کوئی تلاش کرنے والا تو ادھر نہیں آ رہا؟ فرماتے ہیں، میں نے دیکھا ایک چرواہا بکریاں لئے آ رہا تھا، میں نے اس سے پوچھا، تم کس شخص کے غلام ہو؟ اس نے ایک قریشی کا نام لیا جسے میں نے پہچان لیا۔ پھر ہم رات تک چلتے رہے جبکہ قوم قریش ہماری تلاش میں تھی، ان میں سے اگر کوئی ہمیں ڈھونڈ پایا تو وہ سراقہ بن مالک تھا۔ جو اپنا گھوڑا دوڑاتا ہوا ہم تک پہنچا۔ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ یہ پکڑنے والا آ پہنچا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا!

﴿لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾

ترجمہ: ''نہ ڈرو بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے''

جب وہ ہمارے قریب آیا تو میں رو دیا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کیوں روتے ہو؟ میں نے عرض کیا!

''قسم بخدا میں اپنی جان کے لئے نہیں روتا۔ میں تو آپ کی فکر کر کے مارے دکھ کے رو رہا ہوں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا، نہ رو!

پھر آپ ﷺ نے فرمایا! اے اللہ اس سراقہ کو سنبھال لے، جیسے تو چاہتا ہے۔

﴿فساحت فرسهٗ فی الارض الی بطنها فی ارضٍ صلدٍ﴾

ترجمہ: تو فوراً اس کا گھوڑا پختہ زمین میں پیٹ تک اتر گیا۔

وہ چھلانگ لگا کر گھوڑے سے اتر آیا اور کہنے لگا، اے محمد! (ﷺ) یہ آپ کی دعا کا اثر ہے۔ آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے اس مصیبت سے نجات دے دے تو میں دوسری متلاشی قوم کو بھی آپ کی طرف سے اندھا کر دوں گا (انہیں کسی اور راہ پر ڈال دوں گا تا کہ وہ اس راستہ پر چلتے ہوئے آپ تک نہ پہنچ سکیں) آپ نے دعا فرمائی تو اس

Marfat.com

کا گھوڑا نکل آیا اور وہ لوٹ گیا۔

ہم چلتے چلتے مدینہ طیبہ آ پہنچے۔ لوگ ہمارے استقبال کیلئے امڈ آئے، ان کی زبان پر یہی الفاظ تھے۔

﴿جاء رسول الله، جاء رسول الله﴾ (ﷺ)

ترجمہ: رسول خدا تشریف لے آئے، رسول خدا جلوہ گر ہو گئے۔

لوگ ہماری میزبانی کے لئے باہم الجھنے لگے، نبی کریم ﷺ بنی بخار کے ہاں فروکش ہوئے براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، آپ ﷺ کے تشریف لانے سے قبل میں قرآن کی مفصل سورتوں میں سے کچھ حصہ یاد کر چکا تھا۔ (دلائل النبوۃ ص ۲۸۵)

......آفتاب نبوت اُم معبد کے جھونپڑے میں......

صحابی رسول حبیش بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اُن کا غلام عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ اور راستے بتلانے والا شخص عبداللہ بن اریقط لیثی مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے جب مدینہ طیبہ کو جا رہے تھے تو راستہ میں ان کا گزر ام معبد خزاعیہ کے خیمہ سے ہوا، وہ اپنے خیمہ کے باہر بیٹھی اپنے بچوں کو کھلا پلا رہی تھی، وہ بڑی باوقار و باعزت عورت تھی۔ قافلہ اہل ایمان نے اس سے کچھ گوشت اور کھجوریں خریدنا چاہیں مگر اس کے پاس بیچنے کے لئے کچھ نہ تھا۔ جبکہ اہل قافلہ کا زادراہ ختم ہو چکا تھا اور انہیں شدت سے بھوک محسوس ہو رہی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے خیمہ کی دوسری طرف ایک بکری کو دیکھتے ہوئے فرمایا، اے ام معبد! اس بکری کا کیا حال ہے؟ وہ کہنے لگی یہ کمزور (کم سن) ہونے کی وجہ سے ریوڑ کے ساتھ چرنے کیلئے نہیں جا سکی۔ آپ

Marfat.com

نے فرمایا کیا یہ کچھ دودھ دے سکتی ہے۔ ام معبد نے کہا، یہ اس کے بس کی بات نہیں، آپ نے فرمایا، کیا تم مجھے اس کے دوھنے کی اجازت دوگی؟ ام معبد کہنے لگی، آپ پر میرے ماں باپ قربان ضرور! اگر آپ اس میں کچھ دودھ محسوس کرتے ہیں تو دوہ لیں۔

﴿فتفاجت علیہ ودرت واجترت، فدعاء اباناءِ یربض الرھط فلحب فیھا ثجا حتیٰ علاہُ البھاءُ﴾

ترجمہ: دیکھتے ہی دیکھتے اس نے ٹانگیں پھیلا دیں اور اس کے تھنوں میں بے پناہ دودھ اتر آیا۔ حضور ﷺ نے ایک برتن منگوایا جو اس پورے قافلہ کو سیراب کرسکتا تھا۔ آپ نے اس میں دودھ دوہا پھر دودھ کا ایک حوض بھر دیا۔ وہ بڑا خوبصورت منظر تھا۔

چنانچہ آپ نے سب سے پہلے ام معبد کو پلایا وہ سیراب ہوگئی، پھر اپنے ساتھیوں کو پلایا، وہ بھی لبالب ہوگئے اور آخر میں نبی کریم ﷺ نے خود پیا اور باقی ماندہ دودھ سب نے تھوڑا تھوڑا پی کر ختم کر دیا۔ آپ ﷺ نے بکری کو دوبارہ دوہا تو برتن پھر بھر گیا جو آپ نے ام معبد کے پاس چھوڑ دیا، پھر اسے مسلمان کر کے اور اس سے بیعت لے کر آگے چل دیئے۔

راوی کہتا ہے کہ آپ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ام معبد کا شوہر ابو معبد بکریوں کو ہانکتا ہوا گھر آ پہنچا، بکریاں بہت ناتواں تھیں۔ کمزوری کی وجہ سے آہستہ آہستہ چلتی تھیں، ان کے جوڑوں میں مخ بہت کم تھا۔ ابو معبد نے گھر میں اتنا دودھ دیکھا تو ورطہ حیرت میں ڈوب گیا، کہنے لگا، یہ اتنا دودھ کہاں سے مل گیا؟ گھر میں رہ جانے والی بکری تو ابھی تک اس قابل نہیں ہوئی، اور گھر میں

Marfat.com

دودھ دینے والی کوئی دوسری بکری یا اونٹنی بھی نہیں ہے۔ ام معبد نے کہا، بخدا یہاں ایک نہایت بابرکت ہستی تشریف لائی تھی۔ جنکی یہ کچھ صورت حال تھی، وہ کہنے لگا، مجھے ان کا حلیہ بتاؤ اور شکل وصورت بیان کرو۔ کہنے لگی میں نے دیکھا وہ ایک نہایت حسین انسان تھے۔ دمکتا چہرہ تھا، پورا جسم حسن کا ایک حسین پیکر تھا۔ نہ پیٹ بڑھا ہوا تھا نہ سر چھوٹا تھا۔ الغرض ہر ہر عضو میں ایک عجیب دلکشی اور نظر نوازی تھی، آنکھیں موٹی اور سیاہ، پلکیں خمدار اور آواز میں ایک رعب اور وقار تھا، گردن ایک گونہ کشادہ، داڑھی گھنی، ابرو بڑے باریک دراز اور باہم ملے ہوئے تھے، جب خاموش ہوتے تو چہرہ انور سے جلال ٹپکتا اور گویا ہوتے تو حسن جھلکتا تھا۔ انہیں دور سے دیکھو تو حسن وجمال کا پیکر ہیں اور قریب سے مشاہدہ کرو تو کرم واخلاق کا مظہر ہیں۔ گفتگو از حد شیریں تھی، جس میں کچھ الجھاؤ تھا نہ بدگوئی، آپ کی باتیں کیا تھیں موتیوں کا ایک ہار تھا، جس کے موتی تسلسل سے جھڑ رہے ہوں۔ میانہ قد تھا۔ نہ اتنا لمبا کہ عجیب سا لگے اور نہ اتنا چھوٹا کہ حقیر نظر آئے، بلکہ دونوں کے درمیان کا درجہ تھا، جوان دونوں سے زیادہ جاذب نظر اور حسین ہوتا ہے۔ آپ کے ساتھ کچھ ساتھی بھی تھے جو آپ کا انتہائی احترام کرتے تھے، جب آپ کوئی ارشاد فرماتے تو وہ خاموش ہو کر سنتے اور جب کسی کام کا حکم دیتے تو اسے پورا کرنے کے لئے بیتاب ہو جاتے، میں نے آپ سے بڑھ کر کسی کو محترم اور مخدوم نہیں پایا، درشت روئی اور تند خوئی آپ کے قریب بھی نہ پھٹکی تھی۔

ابو معبد نے یہ سن کر کہا بخدا وہ قریش کا آدمی تھا، جس کا ذکر ہم اس سے پہلے بھی مکہ میں سن چکے ہیں اور میں اس کی صحبت حاصل کرنا چاہتا ہوں، اگر میں اس کا کوئی راستہ حاصل کر پایا تو ضرور کروں گا۔ (دلائل النبوۃ ص ۲۹۷)

Marfat.com

آپ ﷺ کے پاس جنوں کا لشکر آیا......

واقدی کہتے ہیں نبی کریم ﷺ طائف سے واپس آ کر تین ماہ تک مکہ مکرمہ میں رہے، تب آپ ﷺ کے پاس دوبارہ جن آئے۔ چنانچہ مجھے یعقوب بن عمرہ نے یعقوب بن سلمہ کے واسطے سے کعب بن احبار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بتلایا کہ کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ جب نصیبین کے ساٹھ جن جو فلاں فلاں اور اردیان اور احقب تھے، مقام نخلہ پر نبی کریم ﷺ سے ملاقات کر کے اپنی قوم کو دعوت حق دینے اور انہیں عذاب الٰہی سے ڈرانے کے لئے واپس گئے، تو پھر تین سو جنوں کا عظیم وفد وہاں سے نبی کریم ﷺ کی ملاقات کے لئے آیا۔ یہ مقام حجون پر فروکش ہوئے، ان میں سے احقب نے نبی پاک ﷺ کے پاس حاضر ہو کر سلام عرض کیا اور کہا کہ ہماری قوم مقام حجون پر آئی ہوئی ہے اور مشتاق زیارت ہے، تو آپ ﷺ نے اس سے حجون پر ملاقات کا وعدہ کیا (اور پھر وہاں جا کر جنوں سے ملاقات کی)

واقدی کہتے ہیں مجھے عبدالحمید بن عمران ابی انس نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بتلایا کہ جنوں کا وفد نبی اکرم واعظم ﷺ کی ملاقات کے لئے آیا اور مکہ مکرمہ کے بالائی حصہ پر قیام پذیر ہوا۔ نبی اکرم واعظم ﷺ نے فرمایا، میرے ساتھ (جنوں سے ملاقات کے لئے) کوئی ایسا شخص نہ جائے جس کے دل میں کسی بھی دوسرے شخص کے لئے رائی برابر کھوٹ ہو۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ سن کر فوراً اٹھے اور کھجوروں کے شربت والا برتن اٹھا کر آپ ﷺ کے ساتھ ہو لئے۔

عمران بن ابی انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، حجون پہنچ کر نبی اکرم واعظم ﷺ نے

Marfat.com

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گرد دائرہ کھینچ دیا اور فرمایا میرے آنے تک اس کے اندر کھڑے رہنا اور کچھ خوف نہ رکھنا، یہ کہہ کر آپ ﷺ تشریف لے گئے۔

راوی کہتا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا میں دیکھ رہا تھا کہ جنوں کے بڑے بڑے قبیلے گروہ در گروہ آ رہے ہیں اور نبی اکرم واعظم ﷺ مجھ سے غائب ہو گئے اور وقت سحر واپس آئے میں تا ہنوز بیٹھا نہیں تھا۔ اور راوی کہتا ہے، نبی اکرم واعظم ﷺ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم ساری رات کھڑے رہے؟ انہوں نے عرض کیا، آپ (ﷺ) نے مجھے یہی فرمایا تھا کہ میرے واپس آنے تک یہاں کھڑے رہو۔ تو میں آپ کی واپسی تک کیسے بیٹھ سکتا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا تم نے کچھ دیکھا؟ انہوں نے عرض کیا، میں نے کچھ سیاہ وجود اور رسیاں دیکھی ہیں اور سخت شور سنتا رہا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا، یہ نصیبین کے جن تھے۔ میرے پاس اپنا ایک جھگڑا لائے تھے، جو ان میں چل رہا تھا۔ صبح طلوع ہونے پر آپ ﷺ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا، تمہارے پاس وضو کے لئے کچھ ہے؟ انہوں نے عرض کیا، میرے پاس شربت خرما کا ایک برتن ہے، آپ نے فرمایا، خرما پاک پھل ہے اور پانی پاک ساز، پھر فرمایا، مجھے وضو کرواؤ تو میں نے وضو کروایا۔ اتنے میں ان میں سے دو جن آ گئے۔ آپ ﷺ نے انہیں فرمایا، میں نے تمہارا جھگڑا اٹھا نہیں دیا؟ کہنے لگے کیوں نہیں؟ مگر ہم نے چاہا کہ ہم میں سے کچھ ایسے نمازی بھی ہو جانے چاہیں جنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی ہو؟ چنانچہ آپ ﷺ کے ساتھ انہوں نے نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے نماز فجر میں سورہ ملک اور سورہ جن تلاوت فرمائی۔ (دلائل النبوۃ ص ۳۲۹)

Marfat.com

......ابلیس کا مسلمان پر پوتا بارگاہ رسالت میں......

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ایک روز ہم مکہ مکرمہ کے کسی پہاڑ پر نبی اکرم واعظم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ اتنے میں ایک بوڑھا شخص ہاتھ میں عصا لئے نمودار ہوا اور اس نے قریب آ کر نبی اکرم واعظم ﷺ کو سلام کہا۔ آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا، تمہارا لب ولہجہ جناتی معلوم ہوتا ہے۔ تم کون ہو؟ وہ کہنے لگا، میں ھامہ بن ھیم بن لاقیس بن ابلیس ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، گویا تمہارے اور ابلیس کے درمیان صرف دو باپ ہیں۔ اس نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا، تم پر کتنے زمانے گزر چکے ہیں؟ (تمہاری کتنی عمر ہے) اس نے جواب دیا، میں نے کچھ چھوڑ کر (نسل انسانیت کا) باقی سارا زمانہ دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی کوئی علامت؟ اس نے کہا، جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تو میں اس وقت چند سالوں کا لڑکا تھا۔ ہر بات کو سمجھتا تھا۔ ویران ٹیلوں پر آتا جاتا، لوگوں کے کھانے پینے کی چیزیں خراب کر دیا کرتا اور ان کے دلوں میں قطع رحمی کے جذبات پیدا کیا کرتا تھا۔

نبی اکرم واعظم ﷺ نے فرمایا، یہ تو بہت برا کام ہے، بخدا یہ تو کسی زینت پرست بوڑھے اور قابل سرزنش نوجوان کا فعل ہی قرار دیا جا سکتا ہے۔

شیطان کا پر پوتا کہنے لگا، میرے متعلق کچھ یہ گمان نہ کریں، میں اللہ تعالیٰ کی جناب میں اپنے افعال بد سے توبہ کرنے والا ہوا۔ میں تو حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ بھی رہا ہوں، جب وہ اپنی قوم کے مسلمانوں کے ساتھ اپنی مسجد میں رہتے تھے۔ میں ان

Marfat.com

سے اس بات پر جھگڑتا رہتا تھا کہ وہ اپنی قوم کو (ان کی مسلسل اور طویل ترین سرکشی کے باوجود) دعوت حق کیوں دیتے ہیں؟ تا آنکہ وہ ان کی سرکشی پر مارے غم کے رو پڑے اور مجھے بھی رلا دیا اور پھر انہوں نے کہا، یقیناً میں اس پر نادم ہوں اور اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہل بنوں، میں نے عرض کیا، اے نوح (علیہ السلام) اس سعادت مند شہید ہابیل بن آدم علیہ السلام کے قتل میں میں بھی شریک کار تھا۔ تو کیا رب کے ہاں میری توبہ بھی قبول کی جاسکتی ہے؟ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا، اے ھامہ! (قیامت کی) دائمی حسرت وندامت سے قبل بڑھ چڑھ کر خیر کرو! اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو صحائف اتارے ہیں میں نے ان میں پڑھا ہے کہ جو بندہ بھی اللہ کی بارگاہ میں توبہ کے لئے آتا ہے اس کے گناہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے، تم اٹھ کر وضو کرو اور بارگاہ ایزدی میں دو سجدے ادا کرو، جب میں نے آپ کے حکم پر عمل کر دکھایا تو آپ نے مجھے آواز دی۔ سجدے سے سر اٹھالو، آسمان سے تمہاری توبہ کا پروانہ آگیا ہے۔ تو میں ادائیگی شکر کے لئے پھر سجدے میں گر گیا اور ایک سال تک سجدے میں گرا رہا۔

پھر میں حضرت ہود علیہ السلام کے ساتھ ان کی مسجد میں ان کے مسلمان اہل قوم کے ساتھ رہا کرتا تھا اور ان سے بھی اس بات پر جھگڑتا تھا کہ آپ (لوگوں کی مسلسل نافرمانی کے باوصف) اپنی قوم کو راہ حق کی دعوت کیوں دیتے ہیں؟ تا آنکہ آپ ان کی سرکشی پر رو پڑے اور مجھے بھی رلا دیا اور پھر آپ نے کہا کہ میں اس پر یقیناً نادم ہوں اور جاہل بننے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، پھر میں جناب یعقوب علیہ السلام کے ہاں کثرت سے حاضر ہوتا رہا اور یوسف علیہ السلام کے نزدیک بھی میرا ایک مقام تھا۔ میں حضرت الیاس علیہ السلام کے ساتھ بھی وادیوں میں ملتا رہا (جب وہ زمین پر تھے) اور اب ان سے

Marfat.com

ملتا ہوں (جب وہ آسمانوں میں رہتے ہیں،) میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ملاقات کی تھی۔ آپ نے مجھے تورات کا کچھ حصہ سکھلایا اور فرمایا، اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تمہاری ملاقات ہو تو میرا اسلام پیش کر دینا، پھر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھی حاضر ہوا اور جناب موسیٰ علیہ السلام کا سلام پہنچایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مجھے فرمایا اگر حضرت محمد (ﷺ) سے تمہاری ملاقات ہو تو انہیں میرا اسلام عرض کر دینا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، یہ سن کر نبی کریم ﷺ کی آنکھیں برس پڑیں۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی تا روز قیامت میرا اسلام ہو اور اے ہامہ تمہاری اداء امانت کے سبب تم پر بھی میرا اسلام ہو۔ ہامہ نے کہا، یارسول اللہ! آپ بھی مجھ پر وہ احسان فرمائیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا تھا، انہوں نے مجھے کچھ تورات سکھائی تھی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسے سورہ واقعہ، مرسلات، نباء، تکویر، اخلاص اور معوذتین کی تعلیم دی۔ اور فرمایا، اے ہامہ تمہاری کوئی حاجت ہو تو پیش کرو اور پھر بھی ہم سے ملتے رہو۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور نبی اکرم و اعظم ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے اور اس کے بارے میں ہمیں کچھ نشاندہی نہ فرمائی۔ اب مجھے کچھ خبر نہیں کہ وہ زندہ ہے یا مر چکا ہے۔ (ایضاً)

......بھیڑیا، شان سید الانبیاء میں رطب اللسان ہے......

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک چرواہا میدان حرہ میں بکریاں چرا رہا تھا، اتنے میں بھیڑیا آیا اور ایک بکری کو اٹھا کر چلتا بنا، چرواہا پیچھے دوڑا اور اس سے بکری جا چھڑائی، بھیڑیئے نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور کہنے لگا اے چرواہے! تجھے خوف

Marfat.com

خدا نہیں تم نے مجھ سے وہ رزق چھین لیا جو مجھے اللہ نے دیا تھا۔ چرواہے نے کہا، بڑا تعجب ہے کہ ایک بھیڑیا اپنی دم پر بیٹھا مجھ سے انسانوں کی سی باتیں کرتا ہے؟ ﴿فقال الذئب افلا اخبرك بما هوا عجب من هذا؟ هذا رسول الله ﷺ بين الحرتين يدعوا الناس الى انباء ما قد سبق﴾ بھیڑیئے نے کہا کیا تجھے اس سے بھی عجیب تر بات نہ بتلاؤں دیکھو یہ رسول خدا ﷺ ہیں، جو دو میدانوں کے درمیان گزشتہ دور کی خبریں بتلاتے ہیں۔ بعد ازاں چرواہا واپس آیا اور بکریوں کو مدینہ طیبہ میں کسی جگہ ٹھکانے پر چھوڑ کر نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور بھیڑیئے کی بات سنائی۔ آپ نے فرمایا۔ چرواہا سچ کہتا ہے، یاد رکھو قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ درندے انسانوں سے باتیں کریں گے، اس خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اس وقت تک قیامت نہ آئے گی جب تک درندے انسانوں سے باتیں نہیں کریں گے اور جب تک آدمی سے اس کی جوتی کا تسمہ گفتگو نہیں کرے گا اور جب تک آدمی کو اس کا چابک یہ نہیں بتلائے گا کہ اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھر والوں نے کیا کیا تھا۔ (ایضا)

﴿......دو سرکش اونٹ مطیع اور سربسجود ہو گئے......﴾

غیلان بن سلمہ ثقفی سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم و اعظم ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، ہم نے دوران سفر آپ ﷺ سے نہایت تعجب خیز کام (معجزہ) دیکھا، ہم چلتے ہوئے ایک منزل پر اترے، وہاں ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا، یا رسول اللہ! میرا ایک باغ ہے جو میری اور میرے اہل وعیال کی کل معیشت ہے اور باغ میں میرے دو اونٹ بھی ہیں جو اس باغ کو پانی دینے کے لئے ہیں۔ وہ دونوں مجھ سے

Marfat.com

سرکش ہو گئے ہیں اور مجھے اپنے باغ کے نزدیک تک نہیں آنے دے رہے اور نہ ہی کوئی دوسرا شخص ان کے قریب جا سکتا ہے۔ حضور نبی اکرم واعظم ﷺ اپنے صحابہ سمیت کھڑے ہو گئے اور اس باغ کو چل دیئے، آپ نے باغ والے شخص سے فرمایا دروازہ کھول دو وہ عرض کرنے لگا یارسول اللہ ﷺ وہ نہایت سرکش ہیں اور یوں قابو میں آنے والے نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، تم دروازہ کھول دو۔ جب دروازے کو حرکت ہوئی تو وہ طوفان کے سے شور و غوغا کے ساتھ دروازے کی طرف لپک کر آئے۔ مگر جب دروازہ کھلا اور اونٹوں کی نظر رخ مصطفیٰ ﷺ پر پڑ گئی تو فوراً آپ ﷺ کے سامنے مؤدب بیٹھ گئے اور سر سجدے میں رکھ دیا، حضور نبی اکرم واعظم ﷺ نے انہیں سروں سے پکڑ کر ان کے مالک کے حوالے کر دیا۔ اور فرمایا ان سے کام لو اور چارہ بھی اچھا ڈالو۔ لوگوں نے عرض کیا، یارسول اللہ! یہ جانور آپ کو سجدہ کرتے ہیں اور آپ کے طفیل اللہ کا احسان ہم پر تو ان سے کہیں زیادہ ہے۔ اللہ نے آپ کے صدقے ہمیں گمراہی سے نکال کر ہدایت دی اور ہلاکتوں سے بچایا۔ تو کیا آپ ہمیں بھی اپنے آگے سجدہ کی اجازت دیں گے؟ حضور نبی اکرم واعظم ﷺ نے فرمایا، سجدہ میرے لئے جائز نہیں۔ وہ تو صرف اس زندہ جاوید خدا کے لئے ہے جسے کبھی موت نہیں آسکتی، اگر میں کسی کو غیر خدا کے لئے سجدہ کی اجازت دیتا تو (سب سے پہلے) عورت کو شوہر کے آگے سجدہ کرنے کا حکم دیتا۔ (دلائل النبوۃ ص ۳۴۶)

☆...... حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضور نبی اکرم واعظم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایسے میں ایک آدمی آیا اور عرض کیا، یارسول اللہ! فلاں خاندان کا پانی لانے والا اونٹ سرکش ہو گیا ہے، حضور نبی

Marfat.com

اکرم واعظم ﷺ فوراً کھڑے ہو گئے، ہم بھی ساتھ ہو لئے۔ (وہاں پہنچ کر) ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ، اونٹ کے قریب نہ جائیں وہ آپ کو کہیں نقصان نہ دے مگر حضور نبی کریم ﷺ اس سے قریب ہو گئے۔ اونٹ نے آپ کو دیکھتے ہی سجدہ کر دیا، پھر آپ ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا اس کی لگام حاضر کرو جو حاضر کر دی گئی، آپ ﷺ نے اس کے منہ میں لگام ڈال دی اور فرمایا اس کے مالک کو میرے پاس بلاؤ جو بلا لیا گیا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا۔ یہ تیرا اونٹ ہے، اس نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اسے چارہ ڈالا کرو اور طاقت سے زیادہ مشقت نہ لیا کرو، وہ کہنے لگا، ایسے ہی کیا کروں گا۔ (ایضا)

صحابہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! (ﷺ) یہ جانور آپ کو سجدہ کرتے ہیں کیونکہ ان پر آپ کا عظیم حق ہے تو ہم آپ کو سجدہ کرنے کے زیادہ حقدار ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا نہیں! اگر میں اپنی امت میں یہ امر جائز رکھتا کہ وہ باہم ایک دوسرے کو سجدہ کریں تو عورتوں سے کہتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کیا کریں۔

☆......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے، فرماتے ہیں مدینہ طیبہ میں انصار کا ایک گھرانہ تھا جو اپنے اونٹ پر پانی لایا کرتے اور اپنے باغ کو سیراب کیا کرتے تھے۔ ایک بار اونٹ سرکش ہو گیا اور اپنی پشت کو کسی کے کام آنے سے روک لیا۔ انصار نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ ہم اپنے اونٹ پر پانی لایا کرتے ہیں مگر وہ ہم پر برانگیختہ ہو گیا ہے، فرمایا، اٹھو وہاں چلیں۔ صحابہ آپ کے ساتھ چل پڑے۔ آپ ﷺ باغ میں تشریف لائے۔ اونٹ ہنوز باغ کے ایک کونے میں موجود تھا۔ آپ ﷺ اس کی طرف بڑھے۔ لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ یہ کتے کی

Marfat.com

طرح خوف ناک ہو چکا ہے ہمیں ڈر ہے یہ کہیں آپ (ﷺ) پر حملہ نہ کر دے، آپ ﷺ نے فرمایا، مجھے اس کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں۔ چنانچہ وہ اونٹ چلتا ہوا آیا اور آپ ﷺ کے آگے سجدہ ریز ہو گیا۔ صحابہ نے عرض کیا، یہ بے عقل جانور ہے اور ہم صاحب عقل ہیں، ہم آپ ﷺ کو سجدہ کرنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ حضور نبی اکرم و اعظم ﷺ نے فرمایا کسی انسان کو جائز نہیں کہ وہ دوسرے انسان کو سجدہ کرے۔ اگر ایسا کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کو اپنے شوہر کے آگے سجدہ ریز ہونے کے لئے کہتا۔ کیونکہ اس پر شوہر کا بہت بڑا حق ہے۔ (ایضاً)

......یعفور نامی گدھا خدمت رسول میں......

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس خیبر میں ایک سیاہ رنگ گدھا حاضر خدمت ہوا اور آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آپ نے پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا، میں عمرو بن فلاں ہوں ہم سات بھائی تھے، ہم میں سے ہر ایک پر انبیاء نے سواری کی ہے، میں ان سب سے چھوٹا تھا اور مجھے قدرت نے آپ کی سواری کے لئے رکھا ہوا تھا۔ چنانچہ ایک یہودی میرا مالک بن گیا اور میں جب آپ ﷺ کو یاد کر کے بے قرار ہو جایا کرتا تو وہ مجھے زد و کوب کرنے لگتا، حضور نبی اکرم و اعظم ﷺ نے فرمایا، تو تم یعفور ہو۔ (دلائل النبوۃ ص ۳۴۸)

......درخت اکٹھے ہو گئے اور پتھر دیوار بن گئے......

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم و اعظم ﷺ کے ساتھ حج پر روانہ ہوئے، جب آپ وادی روحا (جو مدینہ منورہ

Marfat.com

سے تیس میل دور ہے) پہنچے، آپ ﷺ نے فرمایا اے ''اسیم!'' (زھری کہتے ہیں کہ آپ ﷺ حضرت اسامہ کو پیار سے تصغیر کے ساتھ اسیم کہتے تھے) اللہ کے رسول ﷺ کے باہر جانے کے لئے تمہیں کہیں کوئی آڑ نظر آتی ہے۔ اسامہ کہتے ہیں، میں باہر نکلا اور کافی تلاش کی تا آنکہ میں تھک گیا مگر نہ کوئی ایسی جگہ مل سکی جہاں لوگ موجود نہ ہوں اور نہ ہی کوئی آڑ نظر آئی جس کے پیچھے آدمی چھپ کر قضائے حاجت کر لے، لوگوں سے وادی کے دونوں کنارے بھرے پڑے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا کوئی درخت یا کچھ پتھر بھی کہیں پڑے ہیں؟ میں نے کہا ہاں چند چھوٹے چھوٹے کھجور کے درخت ہیں اور ان کے قریب ہی پتھر کی کچھ سلیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر تمام درختوں کے پاس جاؤ اور انہیں کہو کہ اللہ کا رسول تمہیں حکم دے رہا ہے کہ آپس میں مل جاؤ تا کہ ان کے لئے پردے کی جگہ بن جائے اور پتھروں سے جا کر یہی کہو، تو میں ان درختوں کے پاس آیا اور انہیں کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ تمہیں فرما رہے ہیں کہ باہم مل جاؤ تا کہ ان کے لئے پردے کی جگہ بن جائے۔

﴿فوالذی بعثہ بالحق لقد رأیتھن یتقا فزن بعروقھن وترابھن حتیٰ لصق بعضھن ببعض فکا نھن نخلۃ واحدۃ و قلت ذالک للحجارۃ فوالذی بعثہ بالحق لقدرایتھن یتقافزن حجرًاحجرًاحتیٰ صرن کانھن جدار''﴾

ترجمہ: تو اس خدا کی قسم جس نے نبی ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ درخت اپنی جڑوں اور مٹی کے ساتھ زمین سے اچھل اچھل کر باہر نکل رہے ہیں پھر یوں آپس میں مل کر

Marfat.com

کھڑے ہو گئے جیسے ایک ہی درخت ہو۔ پھر میں نے پتھروں کو آپ ﷺ کا حکم سنایا تو اللہ عزوجل کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے، میں نے دیکھا کہ وہ بھی کود کود کر ایک دوسرے پر بیٹھ رہے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کی دیوار بن گئی۔

میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور ساری بات سنائی، آپ ﷺ نے فرمایا اے اسیم، یہ پانی کا برتن اٹھالو، میں نے اٹھالیا اور آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑا۔ جب ہم ان درختوں والی جگہ پر پہنچے تو آپ ﷺ نے برتن مجھ سے لے لیا اور چل دیئے۔ آپ نے وہاں قضائے حاجت فرمائی اور برتن اٹھائے میرے پاس واپس آئے۔ ہم واپس اپنے خیمے میں آئے، آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا اے اسیم! ان درختوں کے پاس جاؤ اور انہیں کہو رسول اللہ ﷺ تمہیں حکم دے رہے ہیں کہ اپنی اپنی جگہ واپس ہو جاؤ اور یہی پتھروں کو پیغام دے دو۔

﴿فا تيت النخلات فقلت لهن ما امر نی، فوالذی بعثه بالحق لقدر ایتهن یتقا فزن بعرقهن و ترابهن حتیٰ رجعت کل نخلةٍ الیٰ مکا نها، و قلت ذالك الحجارة فوالذی بعثهٗ با لحق لقدر ایتهن یتقافزن حجرًا حجرًا حتیٰ رجع کل حجرٍ الیٰ مکانه فا تیته فاخبرته صلی الله علیه و سلم﴾

ترجمہ: چنانچہ میں درختوں کے پاس آیا اور انہیں آپ ﷺ کا پیغام پہنچایا، تو اس اللہ تعالیٰ کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے، وہ اپنی جڑوں اور مٹی کے ساتھ اچھلتے ہوئے اپنی اپنی جگہ

Marfat.com

واپس چلے گئے، پھر میں نے پتھروں کو بھی آپ ﷺ کا حکم پہنچایا تو اللہ عزوجل کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے میں نے دیکھا وہ بھی ایک ایک کر کے اچھلے اور اپنی اپنی جگہ پر جا گرے۔ (اور میں نے واپس آکر آپ ﷺ کو سارا ماجرا کہہ سنایا)۔ (دلائل النبوۃ ص ۳۵۴)

......رکانہ پہلوان کے ساتھ کشتی......

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ایک شخص کا نام رکانہ تھا۔ سب لوگوں سے بدخلق نہایت طاقتور اور مشرک تھا، اضم نامی وادی میں بکریاں چرایا کرتا تھا۔ ایک بار نبی کریم ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے اور اسی وادی کی طرف چل دیئے۔ وہاں آپ کی رکانہ سے ملاقات ہوگئی، آپ کے ساتھ کوئی بھی ساتھی نہ تھا، رکانہ آپ ﷺ کے سامنے آکھڑا ہوا اور کہنے لگا اے محمد! (ﷺ) تم ہی ہمارے خداؤں لات وعزیٰ کو برا بھلا کہتے اور اپنے خدائے عزیز وحکیم کی طرف دعوت دیتے ہو؟ اگر میری تمہارے درمیان ایک طرح کی رشتہ داری نہ ہوتی تو میں تمہیں قتل کر کے ہی تم سے بات کرتا۔ اب تم اپنے خدائے عزیز وحکیم کو پکارو کہ وہ آج تمہیں مجھ سے بچالے، میں تمہارے سامنے ایک بات رکھتا ہوں، کیا تم مجھ سے کشتی کرو گے؟ تم اپنے خدا کو پکارو تاکہ وہ تمہیں مجھ پر غلبہ دے اور میں اپنے لات وعزیٰ کو پکاروں گا، اگر تم نے مجھے گرالیا تو میری ان بکریوں میں سے دس بکریاں تمہاری ہوں گی، اپنی پسند کی لے لینا۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے یہ سن کر فرمایا ہاں! اگر تم چاہتے ہو تو ٹھیک ہے،

Marfat.com

چنانچہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اللہ عزوجل عزیز و حکیم کے حضور دعا فرمائی کہ وہ آپ کو رکانہ پر فتح عطا فرمائے، ادھر رکانہ نے لات وعزیٰ کو پکارا تا کہ اسے آپ پر غلبہ حاصل ہو، پھر آپ نے اسے پکڑا اور نیچے گرالیا اور اسکے سینے پر بیٹھ گئے، رکانہ کہنے لگا تم تو مجھے یوں نہیں گرا سکتے تھے یہ تو تمہارے خدائے عزیز و حکیم کا عمل معلوم ہوتا ہے، مجھے میرے لات وعزیٰ دھوکا دے گئے ورنہ تم سے پہلے کبھی کسی نے مجھے گرایا نہ تھا پھر رکانہ نے کہا دوبارہ کشتی کرلو اگر اب بھی تم نے مجھے گرالیا تو دس بکریاں مزید تمہاری ہوں گی جو تم اپنی مرضی سے چن لینا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اسے پکڑا اور پھر نیچے گرالیا اور اس کے جگر پر بیٹھ گئے۔ رکانہ نے پھر کہا، تم نے تو مجھے نہیں گرایا یہ تو تمہارے خدائے عزیز و حکیم کا کام ہے۔ جبکہ مجھے لات وعزیٰ دھوکا دے گئے ہیں۔ ورنہ آج تک مجھے کوئی زیر نہ کر سکا تھا، رکانہ نے پھر کہا مجھ سے ایک بار پھر لڑ کر دیکھ لو اگر تم نے مجھے اب بھی گرا لیا تو دس بکریاں اور لے لینا، حضور نبی کریم ﷺ نے اسے پھر پکڑ لیا اور دونوں نے اپنے اپنے الٰہ کو پکارا جیسے پہلی مرتبہ پکارا تھا اور ساتھ ہی آپ ﷺ نے پھر پچھاڑ دیا، رکانہ کہنے لگا تم نے مجھے نہیں گرایا تمہارے خدائے عزیز و حکیم نے گرایا ہے جبکہ میرے لات وعزیٰ مجھے اب کی بار بھی رسوا کر گئے۔ اس لئے میری ان بکریوں میں سے تیس بکریاں چن لو۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میں یہ مال نہیں چاہتا بلکہ تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اے رکانہ تیرا جہنم میں جانا مجھے بہت ناگوار ہے اگر تم اسلام لے آئے تو جہنم کی آگ سے بچ جاؤ گے رکانہ کہنے لگا نہیں! بلکہ پہلے مجھے کوئی نشانی دکھلاؤ؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تجھ پر اللہ گواہ ہے۔ اگر میں اللہ سے دعا کروں اور تجھے نشانی دکھلا دوں تو کیا تم میری دعوت قبول کرلو گے؟ کہنے لگا، ہاں! وہاں قریب ہی ببول کا درخت تھا، بڑی

Marfat.com

ٹہنیوں اور شاخوں والا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا اللہ کے اذن سے میرے پاس آؤ۔ تو وہ درمیان سے ٹوٹ گیا اور اپنے آدھے تنے پر چلتا ہوا اپنی ٹہنیاں لئے حاضر دربار رسالت ہو گیا اور آپ ﷺ کے اور رکانہ کے درمیان کھڑا ہو گیا۔ رکانہ نے کہا آپ نے مجھے عظیم معجزہ دکھلا دیا۔ اب اسے کہیں کہ واپس چلا جائے ،آپ ﷺ نے اسے حکم دیا تو وہ اپنی ٹہنیوں سمیت واپس چلا گیا اور اس کے دونوں حصے باہم مل گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے رکانہ سے فرمایا، اب تو اسلام لے آؤ تاکہ نار جہنم سے بچ جاؤ، رکانہ نے کہا مجھے یوں تو کوئی انکار نہیں جبکہ میں ایک عظیم معجزہ دیکھ چکا ہوں، مگر مجھے ناپسند ہے کہ مدینہ طیبہ کی عورتیں اور بچے یہ سنیں کہ میں نے اپنے دل میں تمہارا رعب محسوس کر کے تمہاری بات مان لی ہے کیونکہ مدینہ طیبہ کی عورتیں اور بچے جانتے ہیں کہ آج تک کسی نے مجھے گرایا نہیں اور کبھی میرے دل میں کسی کا خوف آیا نہیں۔ البتہ یہ بکریاں حاضر ہیں، آپ ﷺ اپنا حصہ وصول کر لیں، آپ نے فرمایا جب تم نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تو مجھے تمہاری بکریوں کی کوئی ضرورت نہیں، یہ فرما کر آپ واپس تشریف لے آئے۔ ادھر ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما آپ کو (نہ پا کر) تلاش کرتے ہوئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر آئے۔ انہوں نے بتلایا کہ آپ وادی اضم کی طرف تشریف لے گئے تھے۔ جبکہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کو معلوم تھا کہ وہ رکانہ کی وادی ہے اور اس سے آپ ﷺ کی مڈبھیڑ ضرور ہو گی تو وہ آپ ﷺ کی تلاش میں ادھر نکل پڑے۔ اور ڈرے کہ کہیں رکانہ آپ ﷺ کو (تنہا پا کر) قتل کرنے کی کوشش نہ کرے۔ یہ دونوں ہر اونچی جگہ پر چڑھ کر حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھنے کی کوشش کر رہے تھے کہ اتنے میں آپ ﷺ دور سے تشریف

Marfat.com

لاتے دکھائی دیئے، تو یہ عرض کرنے لگے یارسول اللہ ﷺ آپ اس وادی کی طرف اکیلے کیسے تشریف لے آئے، آپ جانتے ہیں کہ ادھر رکانہ رہتا ہے اور وہ آپ ﷺ کی تکذیب میں سب لوگوں سے بڑھ کر خباثت پرداز ہے، آپ ﷺ ان کی بات سن کر مسکرا دیئے اور فرمایا، کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں؟

﴿ والله يعصمك من الناس ﴾

ترجمہ: اور اللہ آپ کو لوگوں (کے شر) سے بچائے گا۔

تو جب اللہ میرے ساتھ ہے تو پھر کون میرے قریب آ سکتا ہے؟ پھر آپ نے انہیں رکانہ سے کشتی کا سارا ماجرا سنا دیا اور جو آپ ﷺ نے اسے معجزہ دکھلایا تھا وہ بھی بتلایا، تو وہ کہنے لگے یارسول اللہ! (ﷺ) آپ نے رکانہ کر گرالیا؟ اس خدا کی قسم جس نے آپ جیسا رسول حق کے ساتھ بھیجا آج تک کوئی انسان اسے گرا نہ سکا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میں نے اللہ سے دعا کی تو اللہ نے دس انسانوں کی قوت و طاقت کے ساتھ میری مدد فرمائی (میرے بازوؤں میں دس شاہزوروں کی طاقت ڈال دی) (دلائل النبوۃ ص ۳۵۶)

﴿......دو مشکیزوں سے سارے لشکر کی سیرابی......﴾

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں ہم ایک سفر میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے، ساری رات سفر جاری رہا۔ تا آنکہ جب صبح ہونے والی تھی ہم نے پڑاؤ کیا، اور کسی مسافر کے لئے پڑاؤ کرنے کے اعتبار سے اس سے زیادہ لطف انگیز اور کوئی وقت نہیں ہوتا۔ چنانچہ ہم ایسے سوئے کہ سورج کی تپش ہی نے ہمیں

Marfat.com

بیدار کیا، سب سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور پھر فلاں اور فلاں اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم، اور نبی کریم ﷺ جب سوتے تو آپ ﷺ کو کوئی بھی بیدار نہ کرتا تھا، آپ ﷺ خود ہی نیند سے اٹھتے کیونکہ ہم نہیں جانتے تھے کہ نیند میں آپ کس حالت کے ساتھ ہیں۔ جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور لوگوں کی یہ حالت دیکھی اور وہ تھے بھی طاقتور آدمی، تو انہوں نے بلند آواز سے تکبیر کہی اور پھر مسلسل بلند آواز سے تکبیر کہنے لگے تا آنکہ ان کی آواز سے حضور نبی کریم ﷺ بیدار ہو گئے۔ لوگوں نے آپ کو اپنی بپتا سنائی تو آپ ﷺ نے فرمایا کوئی بات نہیں۔ یہاں سے کوچ کر چلو، چنانچہ لوگ وہاں سے چل پڑے اور کچھ ہی دور جا کر پڑاؤ کیا۔ پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور وضو کیا۔ پھر اذان کہی گئی۔ اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے دیکھا کہ ایک شخص الگ بیٹھا ہے، اس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہ پڑھی تھی، آپ ﷺ نے اسے فرمایا اے فلاں! کیا بات ہے تم نے قوم کے ساتھ مل کر نماز کیوں نہیں پڑھی؟ وہ عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! (ﷺ) مجھے جنابت لاحق ہوئی ہے اور پانی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو مٹی استعمال کرو (تیمّم کرو) وہ تمہیں کافی ہے۔ پھر آپ ﷺ وہاں سے روانہ ہوئے تو ایک جگہ پہنچ کر لوگوں نے آپ ﷺ سے پیاس کی شکایت کی۔ آپ ﷺ وہاں سے اترے اور فلاں صحابی کو بلایا۔ ابو رجاء نے اس کا نام بھی لیا تھا (مگر ان سے روایت کرنے والے) جناب عوف رضی اللہ عنہ بھول گئے، علاوہ ازیں آپ ﷺ نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بھی بلایا، اور انہیں فرمایا جاؤ پانی کی تلاش کرو۔ وہ دونوں گئے، ایک جگہ انہیں ایک عورت ملی جو اونٹ پر دو مٹکے یا مشکیزے رکھے لے جا رہی تھی۔ یہ دونوں اس کے پاس گئے اور کہا پانی کہاں

Marfat.com

ہے؟ اس نے کہا میں نے گذشتہ روز اسی وقت یہ پانی حاصل کیا تھا انھوں نے اسے کہا ہمارے ساتھ چلو کہنے لگی کہاں چلوں؟ کہا رسول خدا ﷺ کے پاس، کہنے لگی، وہی جسے صابی (نیا دین لانے والا) کہا جاتا ہے؟ انہوں نے کہا تیری مراد درست ہے، اب تجھے ہمارے ساتھ چلنا ہوگا۔ چنانچہ یہ اسے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس لے آئے اور آپ کو ساری سرگزشت سنادی اور اس عورت کو سواری سے اترنے کے لئے کہا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک برتن منگوایا اور دونوں مشکیزوں کا منہ کھول کر برتن میں کچھ پانی ڈالا پھر اس سے کلی کی اور واپس برتن والے پانی میں ڈال دی پھر وہ پانی مشکیزوں میں ڈال کر ان کا منہ بند کر دیا۔ پھر ان کے نیچے والا منہ کھول دیا، اور لشکر میں آواز دی گئی، آؤ پیو اور (جانوروں کو) پلاؤ، چنانچہ لوگ پینے پلانے لگے، آخر میں آپ ﷺ نے اس آدمی کو دیا جسے جنابت لاحق ہوئی تھی اور فرمایا اسے اپنے اوپر بہا لو! وہ عورت ایک طرف کھڑی دیکھ رہی تھی کہ اس کے پانی کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ اور خدا کی قسم ابھی تک وہ مشکیزے ایسے ہی پر تھے جیسے اونٹ سے اتارتے وقت پر تھے بلکہ ہمیں یوں محسوس ہو رہا تھا کہ پہلے سے بھی زیادہ پھولے ہوئے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ سے فرمایا اس عورت کے لئے کچھ جمع کرو تو لوگوں نے کھجوریں ستو اور آٹا جمع کیا اور ایک کپڑے میں باندھ کر اونٹ پر اس کے آگے رکھ دیا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا، تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہم نے تیرے پانی میں سے کچھ بھی کم نہیں کیا ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے (خزانہ غیب) سے پلا دیا، چنانچہ وہ اپنے گھر پہنچی اور چپ چپ رہنے لگی، گھر والوں نے پوچھا تجھے کیا ہوا ہے؟ چپ کیوں رہتی ہے؟ کہنے لگی میں نے نہایت تعجب خیز معاملہ دیکھا ہے، مجھے دو آدمی ملے اور مجھے اس شخص کے پاس لے گئے جسے

Marfat.com

صابی کہا جاتا ہے تو اس نے یہ کیا (اس نے سارا واقعہ سنایا) اور خدا کی قسم وہ یا تو ان دونوں (اس نے زمین اور آسمان کی طرف اشارہ کیا) کے درمیان سب سے بڑا جادوگر ہے یا پھر وہ اللہ کا سچا رسول ہے۔ادھر اہل اسلام اس عورت کی بستی کے آس پاس مشرکین پر حملے کر رہے تھے مگر اس کی بستی کی ابھی تک نوبت نہ آئی تھی۔تو ایک دن وہ اپنی قوم سے کہنے لگی قسم بخدا مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ یہ لوگ (اہل اسلام) ہمیں چھوڑنے والے نہیں ،تو اسلام قبول کرنے کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ چنانچہ قوم نے اس کی بات مان لی تو وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور سب نے اسلام قبول کر لیا۔

(دلائل النبوۃ ص ۳۷۰)

﴿......خشک کنواں آب رواں بن گیا......﴾

زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں ہم ایک سفر میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے مجھے فرمایا تمہارے پاس کچھ پانی ہے؟ میں نے کہا ہاں تھوڑا سا ہے جو آپ کے لئے کافی ہوگا آپ نے فرمایا کسی برتن میں ڈال کر میرے پاس لاؤ،تو میں لے آیا، آپ نے اس میں اپنا دست مبارک رکھ دیا تو میں دیکھ رہا تھا کہ آپ کی ہر دو انگلیوں کے درمیان سے چشمہ ابل رہا ہے،آپ نے فرمایا اگر مجھے اپنے رب سے حیا نہ ہوتی تو ہم (ہمیشہ کے لئے) اس سے پیتے اور پلاتے رہتے۔میرے صحابہ کو آواز دے دو کہ جسے پانی چاہئے وہ اپنی حاجت کے مطابق بھر لے،زیاد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنی قوم سے بطور نمائندہ آپ کے پاس آیا تھا تا کہ واپس جا کر انہیں اسلام اور اطاعت خداوندی کی تعلیم دے سکوں۔ہمارے وفد کے ایک

Marfat.com

آدمی نے کہا یارسول اللہ! ہمارے ہاں ایک کنواں ہے سردیوں میں اس کا پانی ہمیں کفایت کرتا ہے ہم اس کے گرد جمع رہتے ہیں جبکہ گرمیوں میں اس کا پانی بہت کم رہ جاتا ہے اور ہم اپنے آس پاس چشموں پر پھیل جاتے ہیں۔ جبکہ آجکل یہ ہمارے لئے بہت مشکل ہوگیا ہے کیونکہ آس پاس کے سب قبائل ہمارے دشمن ہیں، آپ اللہ سے دعا کریں کہ ہمارا اپنا پانی ہی ہمیں ہمیشہ کافی رہا کرے۔

فدعا رسول ﷺ بسبع حصیات ففرکھن فی یدہ ودعا ثم قال اذا اتیتموھا فالقوھا واحدۃً واحدۃً واذکروا اسم اللہ علیھا فما استطاعوا ان ینظروا الیٰ قعرھا بعد ھا۔

ترجمہ: تو نبی اکرم ﷺ نے سات کنکریاں منگوائیں آپ انہیں اپنے ہاتھ میں لے کر ملتے رہے اور دعا کرتے رہے پھر فرمایا جب تم واپس لے کر جاؤ تو انہیں ایک ایک کر کے کنوئیں میں ڈال دینا اور ہر بار بسم اللہ شریف بھی پڑھنا! کہتے ہیں کہ پھر اس کے بعد اس کنوئیں کی گہرائی معلوم نہ ہوتی تھی (دلائل النبوۃ ص ۳۷۱)

﴾......چار سیر آٹے کا کھانا اور ایک سوتیں صحابہ کرام......﴿

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں ایک بار ہم حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کسی کے پاس کچھ کھانا ہے؟ تو ایک آدمی کے پاس ایک صاع (تقریباً چار سیر) آٹا نکلا، چنانچہ

Marfat.com

اسے گوندھا گیا۔ اتنے میں ایک مشرک آدمی آیا طویل قامت اور غبار آلود بالوں والا۔ وہ کچھ بکریاں ہانکے لا رہا تھا، آپ ﷺ نے اسے فرمایا یہ بکریاں تم نے خریدی ہیں یا ہبہ اور عطیہ میں حاصل کی ہیں؟ اس نے کہا نہیں بلکہ خریدی ہیں، تو حضور نبی کریم ﷺ نے اس سے ایک بکری خرید فرمائی اور فرمایا کہ اس کا گوشت بھون کر تیار کرو۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں قسم بخدا ایک سو تیس میں سے ہر ایک شخص کے لئے حضور نبی کریم ﷺ نے گوشت سے ایک ٹکڑا کاٹا اور وہ ٹکڑے دو ڈھیروں میں بانٹ کر رکھ دیئے۔ کہتے ہیں ہم سب نے سیر ہو کر کھانا کھایا مگر دونوں ڈھیروں سے ابھی کچھ بچا ہوا تھا جو اونٹ پر لاد لیا گیا، یا جیسے راوی کے الفاظ تھے۔ (ایضاً ص ۳۷۵)

﴿......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز واقعہ......﴾

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خندق کے موقع پر ہم حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھدائی میں مصروف تھے۔ تین دن تک ہم کھانا نہ کھا سکے اور نہ ہی اس کی طاقت تھی۔ کھدائی کے دوران ایک مضبوط چٹان آ گئی۔ میں نے جا کر حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ خندق میں چٹان رکاوٹ بن گئی ہے۔ چنانچہ ہم نے اس پر پانی چھڑکا۔ حضور نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے آپ کے بطن مبارک پر پتھر بندھا ہوا تھا آپ ﷺ نے کدال اُٹھایا اور تین مرتبہ بسم اللہ شریف پڑھ کر اس چٹان پر ضرب لگائی تو وہ ریت کے تودے کی طرح ٹوٹ پھوٹ گئی، میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی یہ حالت دیکھ کر آپ ﷺ سے اجازت چاہی اور اجازت پا کر اپنے گھر آیا اور بیوی سے کہا تجھے تیری ماں روئے میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی حالت دیکھی ہے جو

Marfat.com

میرے لئے ناقابل برداشت ہے، تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟ اس نے کہا میرے پاس کچھ جو ہیں اور بکری کا چھوٹا سا بچہ ہے، چنانچہ ہم نے جو پیسے، بکری کا میمنا ذبح کیا اور اس کا گوشت بنا کر ہنڈیا میں ڈال دیا پھر میں نے آٹا گوندھا اور حضور نبی کریم ﷺ کے پاس چلا گیا کچھ دیر وہاں (کام کرتا) رہا۔ پھر دوبارہ اجازت چاہی اور اجازت لے کر گھر آیا۔ تو آٹے کی حالت اچھی ہو چکی تھی میں نے بیوی سے اس کی روٹیاں پکانے کو کہا۔ اور خود ہنڈیا چولہے پر چڑھا دی۔ پھر میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس گیا اور چپکے سے آپ ﷺ کے کان میں کہا کہ ہمارے پاس کچھ تھوڑا سا کھانا ہے۔ اگر آپ ﷺ مناسب خیال فرمائیں تو آپ خود اور ایک دو آدمی اپنے ساتھ لے کر تشریف لائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کھانا کیا ہے اور کتنا ہے؟ میں نے عرض کیا تقریباً چار سیر جو ہیں اور ایک بکری کا میمنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم اپنی بیوی کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ میرے آنے تک ہنڈیا چولہے سے نہ اتارے اور روٹیاں تنور سے نہ نکالے، پھر آپ ﷺ نے لوگوں میں اعلان فرمایا۔ چلو جابر کے گھر چلیں۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ سن کر مجھے اتنی حیا آئی جسے اللہ ہی جانتا ہے، میں نے اپنی بیوی سے کہا تجھے تیری ماں روئے، حضور نبی کریم ﷺ اپنے تمام صحابہ کو لے کر تمہارے گھر آ رہے ہیں، وہ کہنے لگی حضور نبی کریم ﷺ نے آپ سے کھانے کے متعلق پوچھا تھا؟ میں نے کہا ہاں! تو اس نے کہا پھر اللہ جانے اور اس کا رسول۔ آپ نے تو بتلا ہی دیا تھا کہ کتنا کھانا ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بیوی کی باتوں سے میری ساری پریشانی ختم ہو گئی۔ میں نے کہا تم سچ کہتی ہو۔ اتنے میں حضور نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے اور صحابہ سے فرمایا ازدحام نہ کرو (کھلے ہو کر بیٹھو) پھر آپ ﷺ نے تنور اور ہنڈیا میں اپنا لعاب دہن

Marfat.com

ڈال دیا۔ اور ہم برتنوں میں روٹیوں کے ٹکڑے ڈال کر اور ان پر شوربا ڈال کر آپ ﷺ کے قریب لا کر رکھنے لگے، حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا دسترخوان پر سات یا آٹھ آدمی بیٹھیں۔ سات آٹھ آدمیوں سے فارغ ہونے کے بعد جب ہم نے تنور اور ہنڈیا کو دوبارہ کھولا تو وہ پہلے کی طرح پھر بھر چکے تھے۔ ہم نے پھر روٹیوں کے ٹکڑے بنائے اور برتنوں میں ڈال کر ان پر شوربا ڈالا اور قریب لے آئے۔ ہم ہر بار ایسے ہی کرتے رہے اور ہر بار تنور اور ہنڈیا کو کھولنے پر انہیں پہلے کی طرح بھرا ہوا پاتے رہے۔ تاآنکہ سب صحابہ کرام سیر ہو گئے اور کھانا ابھی بچا ہوا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں فرمایا لوگوں کو بھوک لگی تھی (اس لئے انہیں پہلے کھلایا گیا تھا) اب تم کھاؤ اور کھلاؤ پھر ہم اس سارے دن میں وہی کھانا کھاتے اور کھلاتے رہے۔ راوی کہتا ہے مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ اس دن صحابہ کرام آٹھ سو یا تین سو تھے (راوی کو شک ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آٹھ سو کہا تھا یا تین سو) (دلائل النبوۃ ص ۳۷۶)

﴿......اصحاب صفہ کے لئے افزونی طعام......﴾

واثلہ بن اسقع لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں ہم ایک محفوظ مقام پر رہتے تھے، ایک بار ہمیں سخت بھوک لگی۔ میں ان سب میں چھوٹا تھا۔ انہوں نے مجھے اپنی بھوک کے بارے میں آگاہ کرنے کے لئے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجا، آپ نے اپنے گھر والوں کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا۔ کچھ ہے؟ انہوں نے کہا ہاں! یہاں روٹی کے چند ٹکڑے ہیں اور کچھ دودھ ہے، تو وہ آپ ﷺ کے سامنے لایا گیا، آپ ﷺ نے روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنائے ان پر دودھ ڈالا اور اپنے ہاتھ

Marfat.com

سے انہیں آپس میں ملایا تو وہ ایک ثرید سا بن گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے واثلہ! اپنے ساتھیوں میں سے دس کو لے آؤ اور دس کو چھوڑ آؤ۔ میں انہیں بلا لایا، حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا نام خدا کی برکت کے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ثرید کو اس کے درمیان سے لیا۔ اور فرمایا بسم اللہ شریف پڑھ کر اپنے سامنے سے کھاؤ اور درمیان میں رہنے دو کیونکہ برکت درمیان میں ہوتی ہے اور یہ کھانا بڑھ جائے گا۔ واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں دیکھ رہا تھا کہ وہ دس صحابہ انگلیاں پھیلا پھیلا کر کھا رہے تھے تا آنکہ وہ سیر ہو گئے، جب وہ کھانا کھا چکے تو حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں فرمایا تم اپنی جگہ چلے جاؤ اور اپنے ساتھیوں کو بھیج دو، تو وہ چلے گئے اور میں تعجب سے کھڑا یہ منظر دیکھتا رہ گیا اتنے میں دوسرے دس صحابہ آ گئے، آپ ﷺ نے انہیں بھی پہلے کی طرح حکم فرمایا اور جو کچھ پہلوں کو ہدایت کی تھی انہیں بھی کی۔ تو انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھا لیا اور کھانا ہنوز بچا ہوا تھا (دلائل النبوۃ ص ۳۷۷)

......کیوں جناب بوہریرہ کیسا تھا وہ جام شیر......

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ایک وقت تھا کہ میں بھوک کی شدت سے اپنا کلیجہ تھام لیتا تھا اور بھوک کے مارے پیٹ پر پتھر باندھے رکھتا تھا، ایک دن میں اس راستہ پر بیٹھا تھا جدھر سے لوگ (مسجد سے) نکلتے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق مجھ پر گزرے، میں نے قرآن کریم کی ایک آیت پڑھ کر ان سے کچھ مانگا (ایسی آیت پڑھی جس میں بھوکوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب موجود تھی) اور میرا مقصد یہی تھا کہ وہ مجھے ساتھ لے جائیں گے (اور

Marfat.com

کھانا کھلائیں گے) وہ خاموشی سے گزر گئے اور کچھ نہ کہا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ گزرے، میں نے ان سے بھی آیت پڑھ کر کچھ مانگا اور میرا یہی مقصد تھا کہ وہ مجھے اپنے پیچھے آنے کو کہیں گے، وہ بھی گزر گئے اور کچھ نہ کہا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ میرے قریب سے گزرے اور مجھے یوں دیکھ کر مسکرا دیئے اور میرے چہرے سے ظاہر ہونے والی کیفیت کو بھانپ لیا۔ پھر مجھے فرمایا اے ابوہریرہ! میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ لبیک! آپ ﷺ نے فرمایا میرے پیچھے چلے آؤ، آپ چل دیئے اور میں پیچھے ہولیا، آپ اندر تشریف لے گئے۔ میں نے اذن دخول مانگا اور اجازت پا کر اندر آ گیا۔ آپ نے گھر میں دودھ کا ایک پیالہ دیکھا اور فرمایا، یہ دودھ کہاں سے آیا ہے گھر والوں نے کہا، فلاں مرد یا عورت کی طرف سے ہدیہ آیا ہے۔ آپ نے فرمایا، اے ابو ہریرہ! میں نے کہا، لبیک یارسول اللہ، فرمایا، جاؤ اہل صفہ کو بلا لاؤ۔ اہل صفہ مہمانان اسلام تھے جن کے پاس اہل وعیال تھے نہ دولت و مال۔ جب آپ کے پاس صدقہ کی کوئی چیز آ جاتی تو اسے ان کے پاس بھیج دیتے اور اس میں سے خود کچھ نہ لیتے۔ اور اگر ہدیہ آتا تو اس سے کچھ تھوڑا سا اپنے لئے رکھ کر باقی انہیں بھیج دیتے۔ مجھے یہ بات طبع کے خلاف لگی، میں نے سوچا یہ تھوڑا سا دودھ اصحاب کے کیا کام آئے گا میں تو چاہتا ہوں کہ اس دودھ سے ایک گھونٹ مجھے بھی مل جائے اور میں اور نبی اکرم ﷺ اس سے کچھ فائدہ اٹھالیں۔ اگر وہ لوگ آ گئے تو آپ مجھے ہی ارشاد فرمائیں گے کہ انہیں پلاؤں اور کچھ توقع نہیں کہ اس کا کچھ حصہ مجھے بھی مل سکے۔ تاہم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت بھی لازم تھی۔ اس لئے میں گیا اور انہیں بلا لایا۔ وہ آ گئے، انہوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی اور اجازت پا کر اندر آئے اور کمرے میں اپنی جگہ پر بیٹھ گئے، آپ ﷺ

Marfat.com

نے فرمایا، اے ابو ہریرہ، میں نے عرض کیا، لبیک یا رسول اللہ! فرمایا، دودھ لاؤ اور انہیں پلاؤ۔ میں پیالہ اٹھا کر لے آیا۔ میں ایک آدمی کو پیالہ دیتا وہ پی کر سیر ہو جاتا اور پیالہ مجھے واپس کر دیتا تو میں دوسرے آدمی کو دے دیتا، وہ سیر ہو کر پیالہ مجھے لوٹا دیتا تو میں اگلے آدمی کے پاس پیالہ لے جاتا اور وہ بھی پی کر مجھے لوٹا دیتا، تا آنکہ میں حضور نبی کریم ﷺ تک پہنچ گیا جبکہ سارے صحابہ سیر ہو چکے تھے۔ آپ ﷺ نے پیالہ اپنے ہاتھ میں تھام لیا اور میری طرف دیکھ کر مسکرانے لگے اور فرمایا، اے ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا، لبیک یا رسول اللہ! فرمایا صرف میں اور تم ہی باقی رہ گئے؟ میں نے عرض کیا، ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے سچ فرمایا، پھر آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ بیٹھو اور پیو۔ میں بیٹھ گیا اور پینے لگا، آپ ﷺ نے فرمایا اور پیو، میں نے اور پیا۔ آپ ﷺ مجھے بار بار فرماتے رہے اور میں پیتا رہا، تا آنکہ میں نے عرض کیا، اس اللہ کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے، اب دودھ کے نیچے جانے کا کوئی راستہ نہیں رہا۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو پیالہ دے دیا، آپ ﷺ نے اللہ کی حمد کہی، بسم اللہ شریف پڑھی اور باقی ماندہ دودھ نوش فرمالیا۔ (دلائل النبوۃ ص ۳۷۹)

......ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کے ولیمہ کی دعوت......

ثابت بنانی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا، دور رسالت میں آپ نے کوئی عجیب تر چیز دیکھی ہو تو بتلائیں، کہنے لگے، ہاں اے ثابت! میں نے دس سال حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت کی اور میری کسی کوتاہی پر آپ ﷺ نے مجھے کبھی عار نہ دلائی۔ ثابت بنانی نے کہا، ان دس سالوں میں جو

Marfat.com

عجیب تر چیز آپ نے دیکھی وہ کیا تھی؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا جب حضور نبی کریم ﷺ نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا تو میری والدہ نے مجھ سے کہا اے انس! حضور نبی کریم ﷺ نے نکاح فرمایا ہے اور میں نہیں جانتی کہ آپ ﷺ کے ہاں صبح کا ناشتہ ہو۔تو یہ گھی لاؤ اور کچھ کھجوریں لے آؤ، پھر انہوں نے اس سے حیس بنایا اور کہا اے انس! اسے حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کی بیوی (سیدہ زینب رضی اللہ عنہا) کے پاس لے جاؤ، میں پتھر سے بنے ہوئے ایک برتن میں یہ حیس لے کر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچا۔آپ ﷺ نے فرمایا، اسے کمرے کے اس کونے میں رکھ دو اور جا کر حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، اور حضرت علی اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، کو بلا لاؤ علاوہ ازیں اہل مسجد اور راستے میں ملنے والے تمام احباب کو بھی بلا لاؤ، مجھے بڑا تعجب ہوا کہ کھانا کس قدر کم ہے اور جنہیں بلانے کا مجھے حکم دیا گیا ہے وہ کتنے زیادہ ہیں، مجھے آپ کے امر سے سرتابی کی مجال بھی نہ تھی، اس لئے میں لوگوں کو بلا لایا تا آنکہ سارا مکان اور حجرہ بھر گیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے انس! کوئی اور بھی تمہیں نظر آتا ہے (جو نہ آیا ہو)؟ میں نے عرض کیا نہیں یا نبی اللہ! (ﷺ) آپ ﷺ نے فرمایا یہ کھانا ادھر لاؤ، میں نے وہ برتن لا کر آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا،

﴿فخمس ثلاثة اصابعه فی التور فجعل التور یربو او یرتفع فجعلوا یتغدون ویخرجون حتیٰ اذا فرغوا اجمعون وبقی فی التور نحو ما جئت به﴾

آپ ﷺ نے اپنی تین انگلیاں برتن میں ڈبو دیں، دیکھتے ہی دیکھتے کھانا

Marfat.com

بڑھنے اور بلند ہونے لگا۔ صحابہ کرام کھانا کھانے اور فارغ ہو کر جانے لگے تا آنکہ سب کھا کر چلے گئے اور برتن ابھی تک بھرا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا، اسے زینب کے آگے رکھ دو، تو میں ان کے آگے رکھ کر دروازہ بند کر کے چلا گیا جو کھجور کی ٹہنیوں سے بنا ہوا تھا۔ ثابت کہتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابو حمزہ! جنہوں نے اس برتن سے کھایا تھا آپ کے خیال میں ان کی تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے کہا میرا گمان ہے اکہتر یا بہتر ہوگی۔ (دلائل النبوۃ ص ۳۸۰)

......افزونی طعام کا ایک حیرت انگیز واقعہ......

حضرت علی المرتضے، شیر خدا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی۔

﴿ وانذر عشیر تك الا قربین ﴾

اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو (پہلے) ڈراؤ

تو حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا، اے علی! بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ قریبی رشتہ داروں کو (عذاب الٰہی اور دوزخ سے) ڈراؤں، حضرت علی رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں اس سے میرا دل ہاتھ بھر تنگ ہوا، کیونکہ میں جانتا تھا کہ جب میں ان لوگوں کو اس طرف بلاؤں گا تو یہ نہایت ناپسند کریں گے۔ اس لئے مجھے دل تنگی ہوئی۔ تا آنکہ جبریل امین علیہ السلام آگئے اور انہوں نے کہا، اے محمد ﷺ اگر آپ ﷺ نے ایسا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ آپ کو آزمائش میں ڈال دے گا، چنانچہ حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا، ہمارے لئے کھانا بناؤ، بکری کی ٹانگ کا سالن

Marfat.com

تیار کرو اور ایک بڑا کٹورا دودھ کا بھی اکٹھا کرلاؤ، پھر جا کر تمام بنو عبدالمطلب کو بلالاؤ تا کہ میں ان سے بات چیت کروں اور جو کچھ مجھے حکم دیا گیا ہے وہ ان تک پہنچا دوں! میں نے آپ کے ارشاد پر عمل کیا اور وہ اس دن چالیس افراد تھے یا ایک آدمی اس سے کم وبیش ہوگا۔ ان میں آپ کے چچا ابو طالب، حمزہ رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ اور ابولہب بھی تھے، جب یہ لوگ جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے مجھے کھانا لانے کو فرمایا جو میں نے ان لوگوں کے لئے تیار کیا تھا۔ میں نے اسے سامنے رکھ دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس میں سے گوشت کا ایک ٹکڑا اٹھایا، اسے اپنے دانتوں سے کاٹا اور (گوشت والے) برتن کے کناروں میں پھیلا دیا۔ اور فرمایا نام خدا کی برکت سے کھاؤ۔

﴿فا کل القوم حتیٰ ما بقی لھم الی شیی حا جة وما اریٰ الا مواضع اید یھم والذی نفس علی بیده ان کان الرجل الواحد منھم لیا کل مثله و یشرب مثله﴾

قوم نے کھانا شروع کردیا تا آنکہ کسی کی حاجت باقی نہ رہی مگر کھانے پر صرف ہاتھ لگنے کے نشانات نظر آرہے تھے (کھانا مکمل طور پر جوں کا توں بچا پڑا تھا) حالانکہ اس اللہ کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، ان میں سے ہر آدمی یہ سارا کھانا اکیلا کھا سکتا تھا، پھر جب حضور نبی کریم ﷺ نے بات کرنا چاہی تو ابولہب نے بڑھ کر اپنی بات شروع کردی اور کہا تمہارے میزبان نے تم پر جادو کردیا ہے، تو لوگ کھا کر چلے گئے اور حضور نبی کریم ﷺ ان سے کچھ کہہ نہ سکے۔ اگلے دن حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے علی! اس شخص (ابولہب) نے مجھ سے پہلے وہ باتیں کہنا شروع کردیں جو تم سن چکے ہو اور میرے کچھ کہنے سے پہلے ہی لوگ اٹھ کر چل دیئے، تو کل کی طرح آج

Marfat.com

پھر کھانا تیار کرو۔ اور ان لوگوں کو بلا لاؤ تو میں نے کھانا بنایا اور ان کو بلا لایا، آپ ﷺ نے کھانا منگوایا، ان کے سامنے رکھا۔ اور اسی طرح کیا جیسے کل کیا تھا۔ سب نے کھانا کھایا تا آنکہ کسی کو کچھ کھانے کی حاجت نہ رہی۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا، انہیں پلاؤ بھی! تو میں وہی بڑا کٹورا لے آیا، سب نے پیا تا آنکہ سیراب ہو گئے۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے گفتگو فرمائی۔ (دلائل النبوۃ ص ۳۸۲)

غیب کی بکری اور چار سو صحابہ......

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ ہم تقریباً چار سو آدمی سفر کر رہے تھے۔ ہم نے ایک ایسی جگہ پڑاؤ کیا جہاں پانی کا نام تک نہ تھا، اس جگہ اترنا لوگوں کو ناگوار محسوس ہوا، تاہم جب انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو وہاں اترتے دیکھا تو سبھی اتر پڑے۔

اچانک ایک بکری دوڑتی ہوئی نبی کریم ﷺ کے پاس آ گئی، اس کے سینگ ایسے تھے جیسے فولاد۔ نبی کریم ﷺ نے اسے دوہا پھر تمام لشکر کو دودھ سے سیراب کیا اور خود بھی نوش فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا۔

﴿ یا نافع أملکھا وما أراك تملکھا ﴾

اے نافع اس بکری کو سنبھال لو مگر مجھے نہیں امید کہ تم اسے سنبھال سکو گے۔

جب نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا کہ مجھے نہیں امید کہ تم اسے سنبھال سکو تو میں نے ایک میخ لے کر زمین میں گاڑی۔ پھر ایک مضبوط رسی اس بکری کے گلے میں ڈالی اور اسے میخ سے باندھ دیا۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ سو گئے۔ لوگ بھی سو گئے اور

Marfat.com

میں بھی سو گیا۔جب میں بیدار ہوا تو دیکھا کہ رسی کھلی پڑی ہے اور بکری غائب ہے۔میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس امر سے آگاہ کیا۔آپ نے مجھے فرمایا، اے نافع! میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ تم اسے سنبھال نہ سکو گے؟

﴿ان الذی جاءَ بہا ھو الذی ذھب بہا﴾

بے شک جو اسے لایا تھا وہی لے بھی گیا۔ (دلائل النبوۃ ص ۳۸۳)

﴿......چند سیر کھجوریں چار سو صحابہ بھی نہ کھا سکے......﴾

دکیر بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہم چار سو آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس کھانا لینے کیلئے آئے، آپ نے فرمایا، اے عمر! جاؤ انہیں کھلاؤ بھی اور کچھ دو بھی۔انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے پاس تو صرف چند سیر کھجوریں ہیں جو کہ میرے اہل وعیال کے کھانے کا کل سامان ہے۔ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، کہنے لگے۔تم حکم نبی سنو اور اس پر عمل کرو! عمر فاروق رضی اللہ عنہ، کہنے لگے نبی کریم ﷺ کا حکم سر آنکھوں پر یہ کہہ کر عمر فاروق رضی اللہ عنہ، وہاں سے چلے اور اپنے گھر آئے، اپنی گردن سے (بندھی ہوئی) چابی اتاری اور دروازہ کھول کر قوم سے کہا، اندر آجاؤ تو وہ داخل ہوگئے، میں سب سے آخر میں داخل ہوا۔

﴿فقال خذوا فاخذ کل رجل منھم ماأحب ثم التفت الیہ وانی لمن اخر القوم و کانالم نوزاتمرۃً﴾

آپ نے فرمایا لو کھاؤ! تو ہر آدمی نے اپنی حاجت کے مطابق کھایا۔

میں نے کھانے کی طرف دیکھا جب کہ میں سب سے آخر میں بیٹھا

Marfat.com

ہوا تھا، مجھے یوں محسوس ہوا جیسے ہم نے (دستر خوان سے) ایک کھجور بھی کم نہیں کی۔ (دلائل النبوۃ ص ۳۸۴)

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے کھانے میں برکت......

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں (جب نبی کریم ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے) تو میں نے نبی کریم ﷺ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، کے لئے کھانا تیار کیا جو آپ دونوں حضرات کے لئے کافی تھا۔ میں نے کھانا لا کر سامنے رکھ دیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا جاؤ اور باشندگان مدینہ میں سے تیس سرکردہ افراد کو بلاؤ۔ یہ بات مجھ پر بڑی بھاری اتری، میرے پاس تو اس سے زائد کھانا بھی نہ تھا۔ میری طبیعت بوجھل سی ہو گئی۔ آپ نے فرمایا جاؤ تیس اشراف مدینہ کو بلا لاؤ۔ میں بلا لایا۔ وہ آ گئے۔ آپ نے فرمایا، کھاؤ۔ وہ کھانے لگے تا آنکہ سیر ہو گئے۔ پھر انہوں نے گواہی دی کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں اور جانے سے پہلے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر لی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا، جاؤ ساٹھ معززین مدینہ کو میرے پاس لاؤ۔ ابو ایوب رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں تیس کی جگہ ساٹھ کا لفظ سن کر مجھے دونا خوف محسوس ہوا، تاہم میں انہیں بلا لایا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لو بھئی زور لگا لو! تو وہ کھانے لگے اور سیر ہو گئے، پھر انہوں نے گواہی دی کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور جانے سے پہلے آپ کی بیعت کر لی، پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا، اب جاؤ مزید نوے اشراف مدینہ کو دعوت دے آؤ، کہتے ہیں اب مجھے ساٹھ اور تیس کی جگہ نوے کا لفظ سن کر پہلی دونوں مرتبہ سے کہیں زیادہ خوف محسوس ہوا مگر میں انہیں بلا لایا، انہوں نے آ کر کھانا کھایا اور سیر

Marfat.com

ہو گئے۔ پھر انہوں نے گواہی دی کہ آپ سچے رسول خدا ہیں اور تب باہر نکلے جب انہوں نے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت اسلام کر لی تھی۔ کہتے ہیں، اس دن میرے اس دو افراد کے کھانے سے ایک سو اسی افراد نے کھانا کھایا جو سب کے سب انصار تھے۔

(دلائل النبوۃ ص ۳۸۴)

صحابہ کرام جماعت در جماعت کھاتے رہے

سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کے پاس ثرید کا ایک پیالہ لایا گیا، جسے لوگوں کے سامنے رکھ دیا گیا۔ اور لوگ اس سے صبح سے دوپہر تک کھاتے رہے۔ ایک جماعت کھا کر اٹھتی تو دوسری جاتی۔ ایک شخص نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا وہ بڑھ جاتا تھا؟ آپ نے فرمایا، تمہیں تعجب کس بات پر ہے؟ وہ ادھر سے بڑھتا تھا۔ آپ نے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، حارث بن عبد الرحمان کہتے ہیں ایک بار میں ابو سلمہ بن عبد الرحمان کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں بنی غفار کا ایک آدمی آ گیا جو عبد اللہ بن طہفہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا تھا۔ ابو سلمہ نے اسے کہا ہمیں اپنے والد سے سنی ہوئی کوئی حدیث سناؤ، انہوں نے کہا، مجھے میرے والد عبد اللہ بن طہفہ نے بتلایا کہ جب کبھی مہمان جمع ہو جاتے تو نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے ہر آدمی ایک مہمان کو اپنے ساتھ گھر لے جائے۔ ایک مرتبہ بہت سے مہمان آ گئے تو آپ نے فرمایا ہر آدمی اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص کو گھر لے جائے۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ان مہمانوں میں تھا جنہیں نبی کریم ﷺ اپنے ساتھ لے گئے تھے، آپ ﷺ نے گھر جا کر پوچھا اے عائشہ رضی اللہ عنہا! گھر میں کچھ ہے! انہوں نے کہا، ہاں

Marfat.com

تھوڑا سا حیس (گھی میں گندھی ہوئی کھجوروں کا کھانا ہے۔) میں نے اسے آپ کے افطار کیلئے بنایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے لے آؤ۔ وہ ایک چھوٹے سے پیالے میں لے کر آ گئیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس میں سے تھوڑا سا تناول فرمایا اور باقی ہمارے آگے رکھ دیا، پھر فرمایا، نام خدا کی برکت سے کھاؤ! ہم کھانے لگے تا آنکہ (شکم سیر ہو جانے کے باعث) ہم اسے دیکھ بھی نہ سکتے تھے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کچھ پینے کو بھی ہے؟ تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا، تھوڑا سا دودھ ہے جو میں نے آپ کے افطار کے لئے رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اسے لے آؤ۔ وہ لے آئیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس سے کچھ پیا پھر فرمایا، لو تم برکت نام خدا سے پی لو! ہم نے پیا تا آنکہ ہم سیراب ہو گئے اور دودھ کی طرف دیکھ بھی نہ سکتے تھے، پھر ہم نماز کے لئے نکلے، اور آپ جب نماز کے لئے نکلتے تو گھر والوں کو جگایا کرتے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا نماز! نماز! اتنے میں آپ ﷺ نے ایک شخص کو منہ کے بل اوندھے پڑے دیکھا تو فرمایا، یہ کون ہے؟ اس نے کہا میں عبداللہ ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا، یہ ایسی نیند ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے۔ (دلائل النبوۃ ص ۳۸۵)

......جبل حرا وجد میں آیا اور ساکن ہو گیا......

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سنا کہ جب آپ جبل حرا پر تھے اور وہ حرکت کرنے لگا۔ آپ ﷺ نے اسے پاؤں سے ٹھوکر لگائی اور فرمایا اے حرا ٹھہر جا! تجھ پر نبی، صدیق اور شہید ہی تو ہیں، جب کہ اس وقت آپ کے ساتھ ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، علی مرتضیٰ، طلحہ،

Marfat.com

حضرت زبیر، حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمٰن بن عوف تھے۔ اور اگر میں چاہتا تو نویں آدمی کا نام بھی لے سکتا ہوں۔ لوگوں نے اصرار کیا کہ وہ نوواں بھی بتلائیں تو آپ نے فرمایا "وہ میں تھا" (رضی اللہ عنہم) (دلائل النبوۃ ص ۳۸۶)

﴿......سنگریزے بھی تسبیح پڑھتے ہیں......﴾

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں میں گواہ ہوں کہ میں ایک بار حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں سنگریزے تھے۔ وہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں تسبیح کہنے لگے۔ حلقے میں ابو بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی اور علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ اور تمام اہل مجلس ان کی تسبیح سن رہے تھے پھر حضور نبی کریم ﷺ نے وہ سنگریزے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دے دیئے تو وہ ان کے ہاتھ میں بھی محو تسبیح تھے جسے تمام اہل حلقہ سن رہے تھے، پھر انہوں نے وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دے دیئے، تو وہ ان کے ہاتھ میں بھی تسبیح سے رطب اللسان رہے پھر انہوں نے آگے عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو تھما دیئے تو وہاں بھی تسبیح گو تھے جسے سب اہل مجلس سن رہے تھے، پھر انہوں نے وہ ہمیں دے دیئے مگر ہم میں سے کسی کے ہاتھ میں انہوں نے تسبیح نہیں پڑھی، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک میں چند سنگریزے لئے تو وہ تسبیح کہنے لگے پھر آپ ﷺ نے انہیں زمین پر رکھ دیا تو وہ خاموش ہو گئے۔ پھر انہیں اٹھایا تو وہ تسبیح بولنے لگے۔

Marfat.com

﴿......در و دیوار نے آمین کہا......﴾

حضرت ابو ساعد بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ حضرت عباس بن عبد المطلب سے ملے اور فرمایا کل آپ اور آپ کے بچے گھر سے نہ نکلیں ایک دوسری روایت کے مطابق یوں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے عباس رضی اللہ عنہ کل آپ اور آپ کے بچے گھر میں رہیں، مجھے آپ لوگوں سے ایک ضروری کام ہے، چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے سب بچوں کو ایک کمرے میں جمع کر دیا۔ اتنے میں حضور نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا، السلام علیکم، تم نے کیسی صبح کی؟ سب نے کہا، اچھی صبح کی ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کہتے ہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ پر ہمارے ماں باپ قربان! آپ ﷺ نے فرمایا، قریب ہو جاؤ قریب ہو جاؤ! تو سب افراد ایک دوسرے سے مل کر بیٹھ گئے، کہتے ہیں، جب سارے آپ کے نزدیک تر ہو گئے تو آپ ﷺ نے ان پر اپنی چادر ڈال دی اور فرمایا ''اے اللہ! یہ عباس میرا چچا ہے۔ اور یہ میرے اہل بیت ہیں، انہیں آگ سے یوں چھپا دے (دور کر دے) جیسے انہیں میری چادر نے چھپا رکھا ہے۔ تو دروازے کی دہلیز اور کمرے کی دیواروں سے تین بار بلند آواز آئی، آمین آمین آمین (دلائل النبوۃ ص ۳۸۷)

﴿......خالی برتن میں گھی ابل آیا......﴾

حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ غزوہ تبوک کے لئے سفر پر روانہ ہوئے تو میرے پاس زاد سفر میں گھی کا ایک برتن تھا۔ ایک جگہ میں نے محسوس کیا کہ گھی کم ہو گیا ہے۔ میں نے حضور نبی

Marfat.com

کریم ﷺ کے لئے کھانا بنایا اور گھی کا برتن دھوپ میں رکھ دیا، اچانک اس میں گھی ابھرنے لگا اور اس میں سے خر، خر، کی آواز آنے لگی۔ میں اٹھا اور برتن کو اوپر سے اٹھالیا۔ حضور نبی کریم ﷺ مجھے دیکھ رہے تھے، فرمانے لگے، اگر تو اسے یونہی چھوڑ دیتا تو یہ وادی گھی کے ساتھ بہنے لگتی۔ (دلائل النبوۃ ص ۳۸۹)

......حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا قرض کیسے ادا ہوا......

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد غزوہ احد میں جام شہادت نوش کر گئے اور اپنے پیچھے بیٹیاں اور مجھ (جابر رضی اللہ عنہ) پر قرض چھوڑ گئے۔ جب کھجوروں کے پھل کٹنے کا موسم آیا تو میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا، یارسول اللہ! آپ ﷺ جانتے ہیں کہ میرے والد محترم احد میں شہید ہو گئے تھے اور مجھ پر بہت سا قرض ڈال کر چلے گئے۔ تو میں چاہتا ہوں کہ قرض خواہوں کو آپ ﷺ خود نمٹائیں، آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور ہر کھجور کے پھل کا علیحدہ ڈھیر لگادو، میں نے لگا دیا، پھر آپ ﷺ کو بلا لایا۔ جب قرض خواہوں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو بڑھ چڑھ کر بیان کرنے لگے۔ جب حضور نبی کریم ﷺ نے ان کی یہ حالت دیکھی تو آپ ﷺ نے سب سے بڑے ڈھیر کے گرد تین چکر لگائے اور اس کے پاس بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا اپنے ساتھیوں کو بلاؤ، پھر آپ ﷺ انہیں ناپ ناپ کر دیتے رہے تا آنکہ میرے والد کا سارا قرضہ اتر گیا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں اسی پر راضی تھا کی اللہ تعالیٰ قرض اتار دے، خواہ میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور نہ لے جاسکوں (تو بھی خیر ہے) مگر حضور نبی کریم ﷺ نے تو پورے کے

Marfat.com

پورے تمام ڈھیر مجھے دے دیئے اور جب میں نے اس ڈھیر کو دیکھا جس پر حضور نبی کریم ﷺ بیٹھے تھے تو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی۔ (دلائل النبوۃ ص ۳۸۹)

﴿......گوشت سے جتنے بازو چاہتا نکلتے رہتے......﴾

ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم نے بکری کا گوشت پکا رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اے ابو رافع مجھے اس سے ایک بازو دے دو، میں نے پیش کر دیا۔ آپ ﷺ نے کھالیا پھر فرمایا، ایک بازو اور دے دو، میں نے وہ بھی دے دیا اور آپ ﷺ نے اسے بھی تناول فرمالیا، پھر فرمایا مجھے ایک بازو اور پکڑا دو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بکری کے دو ہی بازو ہوتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، اگر تم خاموش رہتے تو جتنے بازو میں مانگتا تم دیتے چلے جاتے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کو بکری کے گوشت میں سے کندھے کا گوشت بڑا پسند تھا۔ ایک دن آپ ﷺ نے بکری ذبح کروائی اور غلام سے فرمایا، اس کا ایک کندھا لاؤ، وہ لے آیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا ایک اور لے آؤ وہ لے آیا، پھر آپ نے فرمایا، ایک اور لے آؤ، وہ لے آیا، پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بکری کے کندھے دو ہی ہوتے ہیں اور میں آپ کے پاس تین کندھے لا چکا ہوں (اس کی کیا حقیقت ہے) حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا، اگر تم خاموش رہتے تو جتنے کندھے میں مانگتا تم دیتے چلے جاتے، شیخ ابو نعیم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ان احادیث میں حضور نبی کریم ﷺ کی رسالت

Marfat.com

پر یہ دلالت ہے کہ آپ ﷺ جب اللہ سے لوگوں کی عادت کے خلاف کوئی چیز مانگ لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو ضرور عطا فرما دیتا ہے۔ تا آنکہ آپ ﷺ کی عظمت وشوکت کو ظاہر کیا جائے۔ اور تخلیقی امور میں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی کرامت و رفعت کو یوں ظاہر فرمایا کہ اگر آپ ﷺ بکری کے گوشت میں سے بازو کا گوشت مسلسل مانگتے رہتے تو اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے سوال کو مسلسل شرف قبولیت عطا فرماتا رہتا۔ (ایضاً)

﴾......سست اونٹ تیز رفتار بن گیا......﴿

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے، میں اپنے اونٹ پر سب لوگوں کے آخر میں تھا، کہتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے اس کی پشت پر کچھ مارا یا اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کسی چیز کے ساتھ اس کے پہلو میں چبھو کا دیا۔ اس کے بعد وہ ساری قوم سے آگے آگے چلتا رہا اور میں اسے روکتا تو وہ رکنے کا نام نہ لیتا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی غزوہ میں شرکت کی۔ آپ پیچھے سے میرے قریب پہنچے۔ جبکہ میرے نیچے میرا تھکا ماندہ اونٹ تھا جو سفر کے قابل نہ تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا تمہارے اونٹ کو کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا، علیل ہے۔ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے پیچھے ہٹ کر اسے ڈپٹا اور دعا فرمائی۔ تو وہ سب اونٹوں سے آگے آگے چلنے لگا، تب آپ نے فرمایا، اب تمہارے اونٹ کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا اچھا ہے اسے آپ کی برکت حاصل ہوگئی ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ میں اپنے سست رفتار اونٹ پر سوار تھا، نبی

Marfat.com

کریم ﷺ میرے قریب سے گزرے اور میرے اونٹ کو اپنے عصا سے چھو کا دیا تو وہ سب سواریوں سے آگے نکلنے لگا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس پہنچے تو میرا اونٹ تھک چکا تھا۔ آپ نے اسے کوئی چیز چھوئی تو وہ اچھل پڑا، کہتے ہیں پھر میں اس کی لگام کھینچنے کی کوشش کرتا تو کھینچ نہ پاتا تھا، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ لوگ ڈر گئے۔ نبی کریم ﷺ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے جو بہت سست رفتار تھا مگر جب آپ اسے ایڑی لگا کر باہر نکلے تو لوگوں کے گھوڑے اس سے پیچھے رہ گئے تھے۔ آپ نے فرمایا، گھبراؤ نہیں، یہ تو سمندر ہے، کہتے ہیں پھر اس اونٹ سے کوئی آگے نہ نکل سکا (ایضاً)

نبی کریم ﷺ پیچھے بھی ایسے ہی دیکھتے تھے جیسے آگے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ارشاد فرماتے تھے، صفیں درست کرو اور مل کر کھڑے ہو جاؤ کیونکہ میں تمہیں پیچھے سے ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے آگے سے دیکھتا ہوں، ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں سے فرمایا اپنی صفیں اچھی طرح درست رکھا کرو میں تمہیں پیچھے سے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے آگے سے دیکھتا ہوں، ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، میں اپنے پیچھے بھی ایسے ہی دیکھتا ہوں جیسے آگے دیکھتا ہوں، اس لئے صفیں درست رکھا کرو۔

Marfat.com

......نبی کریم ﷺ کی بے مثال بلند آوازی......

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ایک بار نبی کریم ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا جو اس قدر بلند آواز سے تھا کہ گھروں میں پردہ نشین عورتوں نے بھی سن لیا۔ آپ بلند آواز سے فرما رہے تھے اے لوگو! کئی ایسے بھی ہیں جو زبان سے تو ایمان لائے ہیں مگر ایمان کے متعلق ان کے دل میں اخلاص نہیں۔ مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کیا کرو۔ انکی خفیہ باتوں میں نہ پڑا کرو۔ کیوں کہ جو شخص اپنے بھائی کی پردہ دری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بھید افشا کر دیتا ہے۔ اور جس کی اللہ تعالیٰ پردہ دری کر دے وہ اپنے گھر کے اندھیرے کمرے میں بیٹھا ہوا بھی رسوا ہو جاتا ہے، عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ ایک بار ہم نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، نماز ختم ہونے کے بعد آپ ہماری طرف بڑے غضب میں بلند آواز کے ساتھ متوجہ ہوئے۔ آپ کی آواز اتنی بلند تھی کہ پردہ نشین عورتوں نے بھی حجروں میں اسے سن لیا۔ آپ نے فرمایا، اے لوگو! کئی ایسے ہیں جو زبان سے ایمان لائے ہیں مگر ان کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوا۔ مسلمانوں کو گالی نہ دو۔ ان کی خفیہ باتوں میں نہ پڑو۔ کیونکہ جو مسلمانوں کی ذاتی اور خفیہ باتوں میں پڑتا ہے اللہ اسے رسوا کر دیتا ہے۔ اس کی پردہ دری کر دیتا ہے خواہ وہ اپنے گھر کے اندھیرے کمرے یا پردے میں ہو، ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بار جمعہ کے دن حضور نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو لوگوں سے فرمایا، بیٹھ جاؤ۔ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے محلہ بنی غنم میں یہ آواز سن لی اور وہیں بیٹھ گئے۔ حضور نبی

Marfat.com

کریم ﷺ سے عرض کیا گیا کہ یہ ابن رواحہ محلہ بنی غنم میں (سرراہ) بیٹھے ہیں، انہوں نے آواز سنی کہ آپ ﷺ لوگوں سے فرما رہے ہیں کہ بیٹھ جاؤ تو وہیں بیٹھ گئے ہیں، عبدالرحمٰن بن معاذ رضی اللہ عنہ سے جو حضور نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے ہیں، روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں منیٰ میں خطبہ ارشاد فرمایا جس سے ہمارے کانوں کی کھڑکیاں کھل گئیں۔ ہم اپنے اپنے (خیموں اور) مقامات میں بیٹھے آپ کا خطبہ سن رہے تھے، آپ لوگوں کو مسائل حج سکھلا رہے تھے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا، اب تم نے کھجور کی گھٹلی جیسی کنکریاں مارنی ہیں۔ (دلائل النبوۃ ص ۳۹۲)

﴿......آپ ﷺ کے بول و براز کی برکت......﴾

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ آپ بیت الخلاء میں جاتے ہیں مگر وہاں کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) تم نہیں جانتی کہ زمین انبیاء کے وجود سے نکلنے والی ہر چیز کو نگل لیتی ہے اور وہاں کچھ نظر نہیں آتا، ام ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ رات کے کسی پہر میں اٹھے اور گھر میں پڑے ہوئے ایک برتن میں پیشاب کیا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھلی تو مجھے پیاس لگ رہی تھی۔ میں نے وہی برتن اٹھا کر پی لیا اور مجھے کچھ معلوم نہ تھا۔ صبح حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ام ایمن! اٹھو اس برتن میں جو کچھ ہے اسے بہا دو۔ میں نے کہا قسم بخدا وہ تو میں پی چکی ہوں، کہتی ہیں اس پر حضور نبی کریم ﷺ مسکرا پڑے تا آنکہ آپ کی داڑھیں مبارک ظاہر ہو گئیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا، رہیں تم، تو تمہیں کبھی پیٹ

Marfat.com

کی مرض لاحق نہ ہوگی، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھتے تو بہت لمبا قیام فرماتے تھے، حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے گھر میں بنے ہوئے ایک کنوئیں میں بول فرمایا تو پورے مدینہ میں اس سے میٹھا کوئی کنواں نہ رہا اور جب آپ ﷺ کے گھر میں لوگ آتے تو آپ ﷺ اسی کنوئیں سے لوگوں کو میٹھا پانی نکال کر دیتے۔ دور جاہلیت میں اس کنوئیں کا نام برود تھا، (عربی میں ٹھنڈے سرے کو برود کہتے ہیں۔ (دلائل النبوۃ ص ۳۹۴)

﴿......خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی میں بال مبارک......﴾

عبدالحمید بن جعفر اپنے والد سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ جنگ یرموک میں ان کی ٹوپی گم ہوگئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ٹوپی تلاش کرو، لوگوں نے تلاش کی مگر نہ ملی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، پھر ڈھونڈو، تو وہ مل گئی۔ لوگوں نے دیکھا کہ وہ ایک پرانی اور بوسیدہ سی ٹوپی ہے، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہنے لگے، حضور نبی کریم ﷺ نے عمرہ ادا فرمایا تو سر منڈوایا۔ لوگ آپ ﷺ کے بالوں کو حاصل کرنے کے لئے ٹوٹ پڑے اور مجھے آپ ﷺ کی پیشانی کے بالائی حصہ سے اترنے والے بال مل گئے۔ جو میں نے اس ٹوپی میں سی لئے۔ اس کے بعد میں اسے پہن کر جب بھی جنگ میں گیا ہوں فتح ونصرت نے میرے قدم چومے ہیں، ابو اسحاق نے ابو السفر سے روایت کی ہے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حیرہ میں ایرانی سرداروں میں سے کسی عورت کے ہاں مہمان ہوئے، ساتھیوں نے کہا، احتیاط سے رہنا کہیں یہ عجمی لوگ تمہیں زہر نہ پلادیں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا زہر

Marfat.com

میرے پاس لاؤ، تو تھوڑی سی زہر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس لائی گئی آپ رضی اللہ عنہ نے اسے پکڑ لیا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر یکلخت پی گئے، مگر آپ رضی اللہ عنہ کو کچھ نقصان نہ ہوا۔ (دلائل النبوۃ ص ۳۹۵)

......آپ ﷺ کی دعا سے ابولبابہ رضی اللہ عنہ پر کیا گزری؟......

عبداللہ بن عبداللہ نے عبدالرحمٰن بن حرملہ سے اور انہوں نے سعید بن مسیب سے اور انہوں نے ابولبابہ بن عبدالمنذ ررضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن لوگوں سے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ دوران خطبہ فرمایا، اے اللہ! ہمیں سیراب کر، ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ کھجوریں ابھی کھلیان میں پڑی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ ہمیں اتنا سیراب کر کہ ابولبابہ برہنہ بدن اٹھے اور اپنی چادر سے اپنے کھلیان بند کرتا پھرے، کہتے ہیں، اس وقت آسمان میں بادل کا نام ونشان نہ تھا مگر بڑی کثرت کے ساتھ بارش ہوئی اور انصار نے ابولبابہ رضی اللہ عنہ سے آکر کہا کہ اس وقت تک بارش نہ رکے گی جب تک تم وہ کچھ نہ کرو گے جو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ چنانچہ ابولبابہ رضی اللہ عنہ برہنہ بدن اٹھے اور چادر سے اپنے کھلیان کے سوراخ بند کرنے لگے تو آسمان تھم گیا۔ راوی حدیث عبداللہ بن عبداللہ وہی ہیں جنہیں ابواوس کہا جاتا ہے (دلائل النبوۃ ص ۳۹۹)

......بنوسلامان کے لیے بارش کی دعا......

واقدی نے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کی ہے کہ بنوسلامان کا وفد حضور نبی کریم ﷺ کے پاس شوال ۱۰ھ کو حاضر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا، آج کل تمہارا علاقہ

Marfat.com

کیسا ہے؟ انہوں نے عرض کیا، بڑی قحط سالی ہے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمارے علاقے پر بارش نازل کرے اور ہم اپنے وطن ہی میں مقیم رہیں، حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے اللہ! ان کے علاقہ پر بادل برسا، وہ کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ! دعا کے ساتھ ہاتھ بھی اٹھایئے کیونکہ آپ کا یہ عمل ہمارے لئے باعث کثرت و برکت رہے گا۔ حضور نبی کریم ﷺ یہ بات سن مسکرا پڑے اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے تا آنکہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نمودار ہوگئی، وہ لوگ کہتے ہیں پھر ہم یہاں تین دن ٹھہرے رہے اور آپ ﷺ کی میزبانی سے لطف اندوز ہوتے رہے، پھر ہم آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے ہمیں وداع کیا اور ہمیں عطیات سے نوازا، چنانچہ ہم میں سے ہر ایک کو پانچ اوقیہ غلہ (از جنس گندم یا کھجور) دیا گیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے معذرت کرتے ہوئے عرض کیا، ہمارے پاس آج اس سے زیادہ نہ تھا۔ اہل وفد نے کہا، یہ جو دیا ہے کیا کم ہے اور یہ کتنا پاکیزہ عطیہ ہے! کہتے ہیں پھر ہم اپنے وطن پہنچے تو پتا چلا کہ یہاں اسی وقت بارش ہوئی تھی جب حضور نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی تھی (ایضاً ص ۳۰۰)

﴾......آخری ایام میں آپ ﷺ کی چند دعائیں......﴿

فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میرا سر باندھو تا کہ میں مسجد میں جاسکوں تو میں نے ایک زرد رنگ کے کپڑے سے آپ ﷺ کا سر باندھ دیا، آپ ﷺ دو آدمیوں کے کندھوں پر سہارا لے کر چلتے ہوئے مسجد میں تشریف لائے اور کچھ کلام فرمایا پھر فرمایا، اگر کسی شخص کو کسی امر میں نفس کا غلبہ ہے اور اسے خوف ہے کہ نفس اسے گناہ میں مبتلا کر دے گا وہ اٹھ کر مجھ

Marfat.com

سے سوال کرسکتا ہے تاکہ میں اس کے لئے اللہ سے دعا کروں۔ ایک عورت اٹھی اور اس نے انگشت سے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا، آپ ﷺ نے اسے فرمایا، تم (سیدہ) عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچو میں وہیں آرہا ہوں اور ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں بخیل ہوں، بزدل ہوں اور زیادہ سوتا ہوں، دعا فرمائیں اللہ میرا دل سخی بنا دے، بزدلی کی جگہ بہادری عطا کردے اور زیادہ سونے کی عادت بھی چھڑوا دے، آپ ﷺ نے دعا فرمادی، فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ پھر میں نے ایک جنگ میں اسے اپنے ساتھ دیکھا اور حالت یہ تھی کہ سخاوت، شجاعت اور شب زندہ داری میں ہم میں سے کوئی بھی اس کا ہم پلہ نہ تھا، ادھر حضور نبی کریم ﷺ نے (گھر جاکر) اس عورت کے سر پر ایک شاخ رکھی اور اس کے لئے دعا فرمائی، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، میں اس عورت میں حضور نبی کریم ﷺ کی دعا کا اثر جانتی ہوں، تا آنکہ وہ مجھے کہا کرتی تھی، اے عائشہ رضی اللہ عنہا! نماز اچھی طرح سے پڑھا کرو۔ (دلائل النبوۃ ص ۴۰۱)

......ابو ثروان رضی اللہ عنہ پر آپ ﷺ کی دعا......

عبدالملک بن عنبرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ثروان بنی عمرو بن تیم کے اونٹ چرایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ قریش کی وجہ سے باہر نکلے ایک جگہ اونٹوں کا ہجوم دیکھا تو اسی طرف چل دیئے، قریب آئے تو دیکھا یہ چند اونٹ ہیں، آپ ﷺ ان کے درمیان داخل ہو گئے (جہاں ان کا چارہ پڑا تھا) وہاں آپ ﷺ بیٹھ گئے اونٹ اپنی جگہ سے ہٹنے لگے۔ ابو ثروان نے اونٹوں پر چکر لگایا مگر کچھ نظر نہ آیا (یہ اپنی جگہ سے کیوں ہٹے ہیں) پھر وہ اونٹوں کے درمیان داخل ہوا تو

Marfat.com

وہاں حضور نبی کریم ﷺ کو بیٹھے دیکھا۔ ابوثروان نے کہا تم کون ہو؟ میرے اونٹ بھگا دیئے تم نے حضور نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا، نہ ڈرو میں تمہارے اونٹوں سے مانوس ہونا چاہتا تھا، ابوثروان نے کہا تم کون ہو؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا نہ پوچھو میں ایک آدمی ہوں۔ میں نے تمہارے اونٹوں سے مانوس ہونا چاہا ہے۔ ابوثروان نے کہا میرا خیال ہے تم وہی آدمی ہو جسے لوگ نبی سمجھتے ہیں، حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاں میں تجھے دعوت دیتا ہوں کہ اس امر کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، ابوثروان نے کہا یہاں سے نکل جاؤ، وہ اونٹ کبھی بہتر نہیں ہو سکتے جن میں تم ہو اور اس نے آپ ﷺ کو وہاں بیٹھنے نہ دیا، حضور نبی کریم ﷺ نے اسی پر دعا فرمائی اللھم الحل شقاه وبقاه اے اللہ اس کی بدبختی کی عمر لمبی کردے۔ راوی حدیث عبدالملک کہتے ہیں کہ میرے باپ نے کہا، میں نے ابوثروان کو دیکھا، جب وہ بہت بوڑھا ہو چکا تھا اور موت کی تمنا کرتا تھا، لوگوں نے اسے کہا ہم تو یہی سمجھتے ہیں، کہ تم ہلاک ہو جاؤ گے (جنت میں نہ جاؤ گے) تم پر حضور نبی کریم ﷺ دعا کر چکے ہیں اس نے کہا ہرگز نہیں، میں کچھ عرصہ بعد آپ ﷺ کے پاس آیا تھا جبکہ اسلام ہر طرف غالب ہو چکا تھا تو میں آپ پر اسلام لے آیا۔ آپ ﷺ نے میرے لئے دعا فرمائی اور استغفار کی۔ مگر پہلی دعا تو سبقت لے جا چکی تھی (ایضاً ص ۴۰۱)

......خشک بکریاں توانا و شیر دار ہو گئیں......

ابو قرصافہ صحابی رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے، کہتے ہیں میرے اسلام لانے کا سبب یہ ہوا کہ میں یتیم لڑکا تھا، والدہ اور خالہ کی زیر کفالت تھا، تاہم میرا زیادہ

Marfat.com

میلان خالہ کی طرف تھا۔ میں اپنی چھوٹی چھوٹی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ میری خالہ اکثر مجھے کہتی تھی، پیارے بیٹے؟ اُس آدمی یعنی حضور نبی کریم ﷺ کے قریب نہ بھٹکنا، وہ تمہیں راہ سے ہٹادے گا اور گمراہ بنادے گا، تو میں گھر سے نکلتا، چراگاہ میں جاتا، بکریاں وہیں چھوڑتا اور حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آجاتا، آپ ﷺ کے پاس بیٹھتا، آپ ﷺ کی باتیں سنتا رہتا اور رات کو کمزور اور خشک تھنوں والی بکریاں لے کر گھر واپس ہو جاتا۔ ایک بار میری خالہ نے مجھ سے کہا کیا بات ہے تیری بکریاں خشک ہو چکی ہیں، میں نے کہا میں نہیں جانتا، پھر اگلے دن میں حضور نبی کریم ﷺ کے ہاں جا پہنچا، آپ ﷺ کے معمولات پہلے ہی دن جیسے تھے، البتہ آپ یہ فرما رہے تھے، اے لوگو! ہجرت کرو اور اسلام کو مضبوطی سے تھام لو کیونکہ جب تک جہاد ہوتا رہے گا، ہجرت ختم نہ ہوگی۔ پھر میں بکریاں لے کر گھر آگیا اور تیسرے دن پھر آپ ﷺ کے پاس جا پہنچا، وہاں بیٹھا رہا اور تب اٹھا جب اسلام لا چکا اور بیعت کے لئے آپ ﷺ کے دست مبارک میں ہاتھ دے چکا تھا۔ پھر میں نے اپنی خالہ کے معاملے اور بکریوں کے متعلق آپ ﷺ سے عرض کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا، بکریاں میرے پاس لاؤ۔ میں لے آیا، آپ ﷺ نے ان کی پشتوں اور تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے برکت کی دعا فرمائی تو وہ چربی اور دودھ سے بھر گئیں، جب میں اپنی خالہ کے پاس بکریاں لایا تو وہ کہنے لگیں، میرے پیارے بیٹے! بکریاں ایسے ہی چرایا کرو، میں نے کہا اے خالہ میں نے آج بھی پہلے کی طرح بکریاں چرائی ہیں مگر میں تمہیں اپنا قصہ بتلاتا ہوں، پھر میں نے انہیں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس اپنے حاضر ہونے اور آپ ﷺ کی سیرت وکلام کے متعلق آگاہ کر دیا تو میری والدہ اور خالہ کہنے لگیں ہمیں بھی آپ ﷺ کے پاس لے چلو، میں اپنی

Marfat.com

والدہ اور خالہ کو لے کر چلا۔ انہوں نے وہاں پہنچ کر اسلام قبول کیا اور حضور نبی کریم ﷺ سے بیعت کی، یہ تھا ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ۔ (دلائل النبوۃ ص ۴۰۲)

......عتیبہ کو شیر نے پھاڑ ڈالا......

عروہ بن زبیر، ھبار بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابولہب اور اس کا بیٹا **عتیبہ** ملک شام کے سفر پر چلے، میں بھی ان کے ساتھ تیار ہوا، عتیبہ نے کہا، بخدا میں اس (نبی کریم ﷺ کے پاس) جاتا ہوں اور اس کے رب کے بارے میں اس کی دل آزاری کرتا ہوں۔ تو وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا، اے محمد (ﷺ) میں وہ ہوں جو اس خدا کا منکر ہے جو دنا فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ کی صفت والا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا!

اللھم ابعث علیه کلباً من کلابك

ترجمہ: اے اللہ اس پر اپنے درندوں میں سے کوئی درندہ مسلط کر دے!

عتیبہ وہاں سے اٹھا اور ابولہب کے پاس پہنچا، اس نے کہا، اے بیٹے! تم نے اسے کیا کہا تھا؟ اس نے کہا، میں نے اس خدا کا انکار کیا ہے جس کی وہ عبادت کرتا ہے۔ ابولہب نے پوچھا کہ پھر اس نے تجھے کیا کہا تھا؟ عتیبہ نے بتلایا کہ اس نے کہا تھا، اے اللہ اس پر اپنے درندوں میں سے کوئی درندہ مسلط کر دے۔ ابولہب نے کہا، اے بیٹا، خدا کی قسم اب میں تمہارے متعلق دعائے محمد (ﷺ) کی اثر پذیری سے بے خوف نہیں رہ سکتا۔ راوی کہتا ہے پھر ہم سفر پر روانہ ہوئے اور مقام شراۃ پر جا کر پڑاؤ کیا، وہ شیروں کی آماجگاہ تھی۔ ہم ایک راہب کے عبادت خانہ کے قریب اترے تھے۔ اس

Marfat.com

راہب نے کہا اے عرب کے مسافرو! یہاں تم کیوں اتر پڑے، یہ تو شیروں کی آماجگاہ ہے۔ ابولہب نے ہم سے کہا، تم میرا حق تو پہچانتے ہو، ہم نے کہا ابولہب! کیوں نہیں؟ اس نے کہا بے شک محمد ﷺ نے میرے بیٹے پر دعا کی ہوئی ہے۔ اب خدا کی قسم میں اس کے متعلق بہت پرخطر ہوں۔ تم اس عبادت خانے میں اپنا سامان رکھو۔ پھر میرے بیٹے عتیبہ کا بستر بچھاؤ پھر اس کے آس پاس اپنے بستر بچھا دو، ہم نے ایسا ہی کیا، ہم نے اپنا سامان جمع کیا تو وہ ایک اونچا چبوترہ سا بن گیا، اس پر ہم نے اس کا بستر بچھایا اور آس پاس (زمین پر) اپنے بچھونے جما دیئے۔ چنانچہ ہم اور ابولہب اس کے گرد نیچے سوئے تھے اور وہ سامان کے اوپر سو رہا تھا، رات کو ایک شیر آ گیا اور ہمارے چہرے سونگھنے لگا۔ مگر اسے اپنا مطلوب نہ ملا، وہ کچھ دیر کھڑا رہا، پھر اس نے چھلانگ لگائی اور وہ اگلے ہی لمحے سامان کے اوپر چڑھا ہوا تھا۔ اب اس نے عتیبہ کا منہ سونگھا اور اس کے سر پر اتنے زور سے اپنے پنجے مارے کہ کھوپڑی پھٹ گئی، اس کے منہ سے صرف اتنے لفظ نکلے۔ میری تلوار اور درندے! اس سے آگے وہ کچھ نہ پکار سکا۔ ہم کود کر اٹھے مگر شیر جا چکا تھا، اور عتیبہ کا سر پھٹا پڑا تھا، ابولہب نے کہا، میں جانتا ہوں، خدا کی قسم یہ دعائے محمد (ﷺ) کے اثر سے کبھی بچ نہ سکتا تھا، عثمان بن عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے گھر کے بعض بزرگوں سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ کی بیٹی عتیبہ بن ابولہب کے گھر تھی جسے اس نے طلاق دے دی۔ پھر جب وہ شام جانے لگا تو اس نے کہا، میں ہر قیمت پر محمد (ﷺ) کے پاس جاتا ہوں اور اس کے رب کے متعلق اسے ایذا دیتا ہوں تو وہ آیا اور یوں گویا ہوا۔ اے محمد! میں اس کا انکار کرتا ہوں جو قریب ہوا پھر اور قریب ہوا پھر اتنا فاصلہ رہ گیا جو دو کمانوں میں ہوتا ہے۔ یہ کہہ کر اس

Marfat.com

نے آپ ﷺ کے آگے تھوک دیا، حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے اللہ اس پر اپنے درندوں میں سے کوئی درندہ مسلط کر دے، کہتے ہیں ابو طالب اس وقت موجود تھے، وہ یہ سن کر غمزدہ سا چہرہ لئے ایک طرف ہٹ گئے اور عتبیہ سے کہا، میں تمہارے متعلق اپنے بھتیجے کی دعا سے ڈرنے لگا ہوں۔ تو وہ لوٹ گیا اور ابولہب کو جا کر ساری بات کہہ سنائی، پھر وہ شام کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ ایک جگہ انہوں نے پڑاؤ کیا۔ وہاں اک راہب نے اپنے دیر میں سے ان پر جھانکتے ہوئے کہا، یہ جگہ درندوں کا ٹھکانا ہے۔ ابولہب نے کہا، اے گروہ قریش! اس رات میری مدد کرو مجھے اپنے بیٹے کے متعلق محمد (ﷺ) کی دعا کے پورا ہونے کا بہت خطرہ ہے۔ تو انہوں نے اپنے کجاوے اکٹھے کئے، ان پر عتبیہ کا بستر بچھایا اور خود اس کے نیچے ارد گرد سو گئے۔ اتنے میں ایک شیر آیا اور ان کے چہرے سونگھنے لگا، اس نے اپنی دم لہرائی اور کود کر اوپر جا چڑھا اور اس (کے سر) پر اس زور سے پنجہ مارا کہ کھوپڑی کے دو ٹکڑے ہو گئے اور وہیں اس کی جان نکل گئی، کسی شاعر نے کہا تھا۔

فسائل بنی الا شعر ان جئتهم

ما کان انباء ابی واسع

اگر تم بنی اشعر کے ہاں جاؤ تو اس سے پوچھو کہ ابو واسع کا کیا ماجرا ہے؟

لا وسع اللہ لہ قبرہ

بل ضیق اللہ علیٰ القاطع

اللہ اس کی قبر کو وسعت نہ دے۔ بلکہ خدا ایسے شخص کی قبر تنگ کرے۔

Marfat.com

رحم نبي جدهٗ ثابت

يدعو الیٰ نور له ساطع

جس نے ایسے نبی سے رشتہ کاٹ لیا جس کی عظمت مسلمہ ہے اور وہ اپنے چمکتے ہوئے نور (اسلام) کی طرف دعوت دیتا ہے۔

اسبل بالحجر لتکذیبه

دون قریش نهزة القارع

اور اس شخص نے اس نبی کی تکذیب کے لئے سب قریش سے بڑھ کر مخالفت کرتے ہوئے ساری عقل استعمال کر دی۔

فاستوجب الدعوة منه بما

بين للناظر والسامع

تو پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی اس دعا کا مستحق ٹھہرا جو ہر دیکھنے اور سننے والے پر ظاہر ہے۔

ان سلط الله به کلبه

يمشی الهوينا مشية الخادع

کہ اللہ نے اس پر اپنا ایک درندہ مسلط کر دیا جو یوں آہستہ چلتا ہوا آیا جیسے ایک دھوکا باز آدمی آتا ہے۔

حتیٰ اتاه وسط اصحابه

وقد علتهم سنة الهاجع

تا آنکہ وہ اس شخص تک آپہنچا جب کہ وہ اپنے ساتھیوں کے

Marfat.com

درمیان تھا۔اوران پراس وقت گہری نیند کا قبضہ تھا۔

فالتقم الرأس بيا خوفه

والنحر منه فغرة الحائع

تو درندے نے تالوسمیت اس کے سرکواور سینے تک اس کے جسم کو

نگل لیا جیسے بھوکا آدمی منہ پھاڑ کر کھانا کھاتا ہے (دلائل النبوۃ ص۴۰۴)

﴿......عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ کے لئے حسن کی دعا......﴾

عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے پانی طلب فرمایا، تو میں ایک پیالہ لئے حاضر ہو گیا، جس میں پانی بھی تھا اور چند ایک بال بھی۔ میں نے وہ بال نکالے اور پیالہ آپ ﷺ کو پیش کر دیا، آپ ﷺ نے میری طرف دیکھا اور فرما اللھم جملہ اے اللہ اسے جمال عطا فرما۔ راوی حدیث ابونہیک ازدی کہتے ہیں پھر میں نے انہیں ترانویں (۹۳) سال کی عمر میں دیکھا جب کہ اُن کے سر اور داڑھی میں ایک بھی بال سفید نہ تھا۔ (دلائل النبوۃ ص۲۰۶)

﴿آپ ﷺ کی دعا سے نابغہ رضی اللہ عنہ کے دانت قائم رہے﴾

یعلی بن اشدق سے روایت ہے، کہتے ہیں میں نے نابغہ بن جعد سے سنا ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ شعر سنایا جو آپ ﷺ کو بڑا پسند آیا۔

بلغنا السماء مجد نا وثراء نا

وانا لنر جو فوق ذالك مظهر

ہم نے اپنے عظمت اور بھلائی آسمان تک پہنچا دی ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ

Marfat.com

اس سے بھی اوپر ہماری عظمت کا مظہر قائم ہو۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ابویعلی وہ مظہر آسمانوں سے اوپر کہاں ہوگا؟ میں نے عرض کیا، جنت میں، آپ ﷺ نے فرمایا، ہاں کیوں نہیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ، پھر جب میں نے آپ ﷺ کو یہ شعر سنائے۔

ولا خیر فی حلم اذا لم تکن له

بوادر تحمی صفوة ان یکدرًا

ترجمہ: اور بردباری میں کوئی خوبی نہیں جب اس سے پہلے وہ امور نہ ہوں جو آئینہ حلم کو داغدار ہونے سے بچاتے ہیں،

ولا خیر فی جھل اذا لم یکن له

حلیم اذا ما اورد الامر اصدراً

ترجمہ: اور لاعلمی میں کوئی خوبی نہیں جب وہ ایسے بردبار شخص میں نہ ہو کہ جب وہ کسی مصیبت کو ذہن میں لائے تو اسے فوراً نکال دے۔

تو حضور پاک ﷺ نے فرمایا تم نے خوب اشعار کہے ہیں، اللہ تمہارا چہرہ سلامت رکھے، یعلی کہتے ہیں پھر میں نے نابغہ رضی اللہ عنہ کو سو سال سے زائد عمر میں دیکھا۔ اس وقت تک ان کا ایک دانت بھی نہ گرا تھا۔ (دلائل النبوۃ ص ۲۰۷)

﴿......آپ ﷺ کی دعا سے نزول ملائکہ......﴾

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ہم ایک غزوہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے،

Marfat.com

جب دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی تو میں نے سنا آپ فرمارہے تھے۔

﴿ یا ما لک یو م الدین ایٰک نعبد و ایاك نستعین ﴾

''اے روز جزا کے مالک ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے مدد چاہتے ہیں''۔ تو میں نے (اس دعا کے بعد) دیکھا کہ لوگ (کفار) کٹ کٹ کر گر رہے ہیں اور فرشتے آگے پیچھے سے ان پر وار کر رہے ہیں۔ (دلائل النبوۃ ص ۴۰۸)

﴿......میاں بیوی میں بے پناہ محبت ہوگئی......﴾

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں حضور نبی کریم ﷺ (مدینہ طیبہ) کے بازار نبط میں سے گزرے، آپ کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ایک عورت سامنے سے آگئی اور عرض کرنے لگی، یارسول اللہ ﷺ میں اپنے گھر میں اپنے شوہر کے ساتھ ایک بیوی کی طرح رہتی ہوں۔ اور میں ایک مسلمان عورت ہوں اور وہی کچھ چاہتی ہوں جو ایک مسلمان عورت چاہتی ہے، حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اسے میرے پاس بلاو تو وہ اسے لے آئی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، یہ تمہاری بیوی کیا کہتی ہے؟ اس آدمی نے حضور نبی کریم ﷺ سے کہا، اس اللہ کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، ابھی تک اس عورت کے سبب غسل کا پانی میرے سر سے سوکھا نہیں ہے۔ عورت کہنے لگی، یا رسول اللہ! (ﷺ) مہینے میں صرف ایک بار نہیں ہے، حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تم اس سے نفرت کرتی ہو؟ کہنے لگی ہاں۔ اس رب کی قسم جس نے آپ کو نبوت سے سرفراز کیا ہے، حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم دونوں اپنے سروں کو میرے قریب کرو، تو

Marfat.com

انہوں نے اپنی پیشانیاں آپ ﷺ کے قریب کردیں۔حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا

﴿اللھم الف بینھما و جب احد ھما الیٰ الاخر﴾

اے اللہ ان دونوں کے درمیان محبت پیدا فرما اور ان دونوں کو ایک دوسرے کا متوالا کردے۔

پھر چند دن کے بعد حضور نبی کریم ﷺ کا ان پر گزر ہوا، وہ مرد چمار تھا، آپ ﷺ نے دیکھا کہ اس کی عورت اپنی گردن میں چمڑا اٹھائے (شوہر کے پاس) لا رہی ہے۔حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے عمر! کیا یہ وہی عورت نہیں جو چند روز قبل ہم سے کچھ کہہ رہی تھی؟ تو عورت کے کان میں آپ ﷺ کی آواز پڑ گئی اس نے چمڑا دیں پھینکا اور دوڑ کر حضور نبی کریم ﷺ کے قدم چوم لئے۔حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تمہارا اور تمہارے شوہر کا کیا حال ہے؟ کہنے لگی رب کی قسم جس نے آپ ﷺ کو عزت عطا فرمائی ہے، دنیا میں کوئی بچہ یا باپ مجھے اس سے زیادہ محبوب نہیں حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

﴿اشھدا نی رسول اللہ﴾

میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔

﴿وانا اشھد انک رسول اللہ﴾

اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں،

(صلی اللہ علیہ وسلم) (دلائل النبوۃ ص ۴۰۹)

Marfat.com

......حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے مال میں برکت......

ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے گھر تھیں، کہتی ہیں کہ ایک دور میں صحابہ کرام (بھوک اور قحط کی وجہ سے) دو تین دن کے بعد رفع حاجت کے لئے نکلا کرتے تھے، (کیونکہ اکثر پیٹ خالی ہوتا تھا) اور اونٹوں کی طرح مینگنیاں کر کے اٹھ آتے۔ ایک دن حضرت مقداد رضی اللہ عنہ قضائے حاجت کے لئے نکلے اور مقام حجبہ پر پہنچے جو جنت البقیع کے قریب تھا، وہاں وہ ایک ویران جگہ میں داخل ہو گئے، ابھی وہ بیٹھے ہی تھے کہ اتنے میں ایک چوہے نے اپنے سوراخ سے دینار نکالا، پھر وہ مسلسل دینار پر دینار نکالتا رہا تا آنکہ سترہ ہو گئے، انہوں نے وہ اٹھا لئے اور حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں لے آئے اور سارا ماجرا کہہ سنایا، حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم نے سوراخ میں از خود تو ہاتھ نہیں ڈالا تھا، انہوں نے کہا نہیں، اس رب کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا، تو یہ تم پر صدقہ ہے، جو کچھ سوراخ میں سے نکلا ہے، اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اس میں برکت ڈالے، ضباعہ کہتی ہیں کہ ان میں سے آخری دینار تب ختم ہوا جب میں حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے گھر چاندی کی تھیلیاں دیکھنے لگی۔ (دلائل النبوۃ ص ۴۱۰)

......سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بھوک جاتی رہی......

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس رہتا تھا۔ ایک روز سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں، میں نے دیکھا کہ ان کے چہرے میں خون کا قطرہ تک نہ تھا اور بھوک کی شدت سے چہرے پر زردی چھائی ہوئی

Marfat.com

تھی، حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں دیکھا تو اپنے قریب کر لیا وہ آپ ﷺ کے سامنے کھڑی ہو گئیں آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک ان کے سینے پر جہاں گلے کا ہار لٹکا رہتا ہے رکھ دیا اور انگلیاں پھیلا دیں، پھر فرمایا اللھم مشبع الجاعه و رافع الوضعه لا تجع فاطمة بنت محمد ﷺ اے اللہ، بھوکوں کو سیر کرنے والے اور گرے ہوئے کو اٹھانے والے، محمد مصطفٰے ﷺ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھوکا نہ رکھنا، عمران کہتے ہیں، پھر میں نے دیکھا تو ان کے چہرے پر زردی کی جگہ خون جھلک رہا تھا، اس کے بعد میں ان سے ملا تو وہ فرمانے لگیں اس کے بعد مجھے کبھی بھوک نہ لگی۔ راوی حدیث سلیمان بن احمد کے الفاظ یہ ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی انگلیاں پھیلائیں اور اپنی ہتھیلی ان کے سینے کے بالائی حصہ پر رکھ دی۔ اور آسمان کی طرف چہرہ اٹھا کر فرمایا!

﴿اللھم مشبع الجاعه و قاضی الحاجه ورافع الوضعة لا تجع فاطمه بنت محمد (ﷺ)﴾

اے اللہ بھوکوں کو سیر کرنے والے حاجتیں پوری کرنے والے اور خاک افتادگان کو سر بلند کرنے والے فاطمہ بنت محمد (ﷺ) کو بھوکا نہ رکھنا۔

کہتے ہیں، میں نے دیکھا کہ فوراً ان کے چہرے سے زردی کا نام و نشان تک مٹ گیا اور خون آ گیا، پھر میں نے ان سے چند روز کے بعد پوچھا تو وہ فرمانے لگیں، اے عمران اس روز کے بعد مجھے کبھی بھوک لگی ہی نہیں۔ (دلائل النبوۃ ص ۴۱۱)

﴿...... حضرت علی کو سردی محسوس ہوتی تھی نہ گرمی ......﴾

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ ایک بار میرے پاس مسجد

Marfat.com

(کوفہ) کے لوگ اکٹھے ہو گئے اور کہنے لگے ہم نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسی چیز دیکھی ہے جو ہمارے لئے بڑی تعجب خیز ہے۔ میں نے کہا کیا ہے؟ کہنے لگے آپ ہمارے پاس سخت سردی میں تشریف لاتے ہیں اور صرف ایک تہبند اور چادر زیب تن ہوتی ہے اور گرمی میں آپ روئی سے بھری ہوئی شیروانی پہنے تشریف لے آتے ہیں (انہیں سردی محسوس ہوتی ہے نہ گرمی)، میں گھر گیا اور اپنے والد سے اس کا تذکرہ کیا تو وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور عرض کیا کہ لوگ آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق بڑی حیران کن چیز محسوس کرتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا ہے وہ؟ انہوں نے کہا آپ کا لباس، آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا، کیا تم اس وقت ہمارے ساتھ نہ تھے جب حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے (میدان خیبر میں) بلایا تھا، جب کہ میری آنکھیں خراب تھیں تو آپ نے اپنی ہتھیلیوں میں تھوکا، پھر انہیں آنکھوں پر مل دیا اور فرمایا

﴿اللھم اذھب عنه الحرو البرد﴾

ترجمہ: اے اللہ، اس سے گرمی اور سردی کا اثر دور کر دے۔

تو اس خدا کی قسم جس نے حضور نبی کریم ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے، میں نے آج تک کبھی گرمی سے تکلیف محسوس کی ہے اور نہ سردی سے (ایضاً)

﴿......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سردی محسوس نہ ہوئی......﴾

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے ایک سرد رات میں صبح کی اذان کہی مگر کوئی نمازی نہ آیا، میں نے پھر اذان دی۔ پھر کوئی نہ آیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے بلال! آج لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا، ان پر سردی

Marfat.com

غالب آ گئی ہے۔ آپ ﷺ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا،

﴿اللھم اکسر عنھم البرد﴾

ترجمہ: اے اللہ، ان لوگوں سے سردی کا زور توڑ دے

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، پھر میں نے دیکھا کہ لوگ صبح اور چاشت کی نماز کے لئے آگے پیچھے چلے آ رہے ہیں۔ (دلائل النبوۃ ص ۴۱۲)

﴿......آسیب زدہ لوگ شفایاب ہو گئے......﴾

ام جندب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کے پیچھے بنو خثعم کی ایک عورت اپنا بچہ لئے چلی آ رہی تھی۔ وہ کہنے لگی، یا رسول اللہ (ﷺ) یہ میرا بچہ ہے اور میرے اہل و عیال میں سے صرف یہی بچا ہے۔ اسے آسیب ہے، یہ کلام نہیں کرتا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، میرے پاس کچھ پانی لاؤ، پانی لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ دوئے پھر پانی میں کلی فرمائی اور اسے وہ پانی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا، اسے یہ پلاؤ اور کچھ اس کے اوپر بہاؤ، اور میں اللہ سے اس کے لئے شفا طلب کرتا ہوں، ام جندب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اس عورت کے پاس گئی اور میں نے کہا اس پانی میں سے کچھ مجھے بھی دے دو۔ وہ کہنے لگی یہ تو اس بیمار کے لئے ہے، کہتی ہیں پھر میں ایک سال بعد اس عورت سے ملی اور بچے کے متعلق پوچھا، اس نے کہا، اسے شفا ہو گئی ہے، اور وہ دوسرے لوگوں سے کہیں زیادہ دانا و عقل مند ہے (دلائل النبوۃ ص ۴۱۲)

یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والثناء کے ساتھ ایک سفر میں تھا۔ راستہ میں ایک جگہ ہم نے ایک عورت دیکھی جو اپنا بچہ لئے بیٹھی

Marfat.com

تھی، وہ کہنے لگی، یا رسول اللہ میرے اس بچے کو آسیب ہے، اور ایک دن میں نامعلوم کئی مرتبہ ہم اس کے ہاتھوں پریشان ہوتے ہیں۔ حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا اسے مجھے پکڑاؤ۔ تو اس نے بچہ آپ ﷺ کی طرف اٹھا دیا، آپ ﷺ نے اسے اپنے سامنے کجاوے میں رکھ لیا، پھر اس کا منہ کھولا اور اس میں تین مرتبہ پھونک ماری اور فرمایا بسم اللہ۔ میں اللہ کا بندہ ہوں اے دشمن خدا یہاں سے دفع ہو جا۔ پھر آپ ﷺ نے بچہ اس عورت کے حوالے کر دیا اور فرمایا جب ہم لوٹ کر یہاں سے گزریں تو مجھے اس کی حالت سے آگاہ کرنا کہتے ہیں، ہم چل دیئے۔ پھر وہاں سے واپسی پر گزرے تو وہ عورت اسی جگہ تین بکریاں لئے بیٹھی تھی۔ حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا اس خبیث (جن یا شیطان) نے کیا کیا؟ وہ کہنے لگی اس رب کی قسم جس نے آپ ﷺ کو بھیجا ہے، اب تک ہم نے اس کا کوئی اثر نہیں دیکھا اور یہ تین بکریاں ہدیہ قبول فرمائیں۔ آپ ﷺ نے (مجھے) فرمایا کہ اتر کر ایک بکری لے لو اور باقی لوٹا دو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنا بچہ لے کر حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والثناء کے پاس آئی، اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے اس لڑکے کو جنون ہے اور صبح و شام کھانے کے وقت اس پر جنون کا غلبہ ہو جاتا ہے اور ہمارے لئے کوئی نہ کوئی خباثت کھڑی کر دیتا ہے، حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والثناء نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور اسکے لئے دعا فرمائی۔ اس نے وہیں قے کی تو اس کے پیٹ سے ایک چھوٹا سیاہ رنگ کا سانپ نکل آیا اور زمین پر چلنے لگا۔ (دلائل النبوۃ ص ۴۱۳)

......سینہ شیطان سے محفوظ ہو گیا......

Marfat.com

عثمان ابن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اپنے متعلق قرآن یاد نہ رہنے کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا، یہ شیطان ہے جسے خنزب کہتے ہیں۔ تم میرے قریب آؤ اے عثمان! پھر آپ ﷺ نے میرے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور میرے سینے پر دست مبارک رکھ دیا۔ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے شیطان، عثمان کے سینے سے نکل جا، کہتے ہیں پھر میں جو چیز بھی سنتا وہ مجھے یاد رہتی۔ (دلائل النبوۃ)

﴿......آپ ﷺ کی دعا سے اندھا بینا ہو گیا......﴾

حبیب بن فدیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں (حبیب کو) ان کے والد حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والثناء کے پاس لائے۔ جب کہ ان کی آنکھیں سفید تھیں جن سے کچھ بھی دکھائی نہ دیتا تھا، آپ نے ان سے سوال کیا کہ تمہاری آنکھیں کیسے جاتی رہیں؟ انہوں نے کہا میں اپنے اونٹوں کو کہیں لے جا رہا تھا کہ میرا پاؤں سانپ کے انڈے پر آ گیا اور میری نظر ختم ہو گئی۔ حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والثناء نے ان کی آنکھوں میں تھتکارا تو وہ بینا ہو گئے، راوی کہتے ہیں، پھر میں نے انہیں دیکھا کہ وہ اسی برس کی عمر میں سوئی میں دھاگا ڈال لیتے تھے، جب کہ ان کی آنکھیں سفید تھیں۔ (ایضا)

﴿......جلا ہوا ہاتھ درست ہو گیا......﴾

محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ اپنی والدہ ام جمیل رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں تجھے (محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ کو) لے کر حبشہ سے (ہجرت کر کے) مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئی۔ جب میں مدینہ طیبہ سے ایک یا دو رات کے فاصلے

Marfat.com

پر تھی تو میں نے ایک جگہ تمہارے لئے کھانا پکانا شروع کیا، لکڑیاں ختم ہو گئیں تو میں لکڑیاں چننے نکل گئی۔ تم نے ابلتی ہوئی ہنڈیا اٹھالی جو تمہاری کلائی پر الٹ گئی (اور ہاتھ جھلس گیا) میں تمہیں لے کر مدینہ طیبہ پہنچی اور تمہیں حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والثناء کے پیش کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ محمد بن حاطب ہے، یہ پہلا بچہ ہے جس کا نام آپ ﷺ کے نام پر رکھا گیا ہے، آپ نے تیرے سر پر دست شفقت پھیرا اور برکت کے لئے دعا فرمائی اور تیرے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا، پھر آپ ﷺ تیرے ہاتھوں پر تھتکارنے لگے اور ساتھ یہ فرمانے لگے

﴿ اذھب الباس رب الناس واشف الشافی لا شفاءَ الا شفاءُ ك شفاءً لا یغادر سقماً﴾

ترجمہ: اے لوگوں کے پروردگار اس کی تکلیف دور کر دے اور اسے شفا دے دے، تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیری ہی طرف سے شفا ہے، ایسی شفا عطا فرما کہ کوئی تکلیف باقی نہ رہے،

میری والدہ کہتی ہیں پھر میں تجھے لے کر ابھی آپ ﷺ کی مجلس سے اٹھی تھی کہ تیرے ہاتھ بالکل درست ہو چکے تھے۔ (ایضا)

﴾...... پانی کا چھینٹا مارا تو غم غلط ہو گئے ......﴿

بشار بن عبدالملک کہتے ہیں مجھے میری دادی ام حکیم نے بتلایا کہ ام اسحاق رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں اپنے بھائی کے ساتھ ہجرت کرتے ہوئے مدینہ طیبہ کو روانہ ہوئی۔ راستے میں اس نے مجھے کہا ام اسحاق! تم یہاں بیٹھو میں مکہ مکرمہ میں اپنا زاد راہ بھول آیا

Marfat.com

ہوں، میں نے کہا مجھے تمہارے متعلق اس بدکار سے ڈر ہے، ان کی مراد اپنا شوہر تھا۔ (یعنی میرا شوہر جو مشرک ہے کہیں تمہیں قتل نہ کردے) بھائی نے کہا، انشاء اللہ ہرگز نہیں۔ کہتی ہیں، میں چند دن ٹھہری رہی، ایک آدمی کا قریب سے گزر ہوا جسے میں پہچانتی تو تھی مگر نام معلوم نہیں تھا، اس نے کہا، ام اسحاق! یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ میں نے کہا اپنے بھائی کا انتظار کر رہی ہوں۔ اس نے کہا اب تمہیں بھائی کبھی نظر نہیں آئے گا، اسے تمہارے شوہر نے قتل کردیا ہے، تو میں وہاں سے چل پڑی اور مدینہ طیبہ پہنچی۔ حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والثناء کے پاس حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ وضو فرما رہے تھے، میں آپ ﷺ کے سامنے کھڑی ہوگئی۔ اور عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! میرا بھائی اسحاق قتل ہوگیا۔ کہتی ہیں، میں جتنا بھی آپ ﷺ کی طرف دیکھتی آپ ﷺ اتنا وضو میں منہمک ہوجاتے۔ پھر آپ ﷺ نے پانی کا چلو لیا اور میرے چہرے پر چھینٹا مار دیا۔ بشار کہتے ہیں مجھے میری دادی نے بتلایا کہ ام اسحاق کو عظیم مصیبت نے آگھیرا تھا، ان کی آنکھوں میں آنسو نظر تو آتے تھے مگر رخسار پر نہ گرتے تھے (گویا آپ کے ایک چھینٹے سے دل مطمئن ہوگیا) (ایضاً ص ۲۱۵)

......عقبہ بن معیط کی گستاخی اور انجام......

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عقبہ بن معیط جب بھی سفر سے واپس آتا، دعوت کا اہتمام کرتا تھا، تب عام لوگوں پڑوسیوں اور تمام اہل مکہ کو مدعو کرتا۔ ساتھ ہی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بھی اکثر بیٹھا کرتا۔ مگر اسے آپ کی باتیں بڑی عجیب سی محسوس ہوتیں اور اس کی شقاوت پہلے سے بھی بڑھ جاتی، ایک مرتبہ وہ سفر سے لوٹا، کھانا

Marfat.com

تیار کیا اور حضور نبی کریم ﷺ کو کھانے پر بلایا، آپ ﷺ نے فرمایا! میں اس وقت تک نہ کھاؤں گا جب تک تم یہ گواہی نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس نے کہا اے چچازاد بھائی پہلے کھانا تو کھاؤ! آپ ﷺ نے فرمایا میں نہیں کھاؤں گا جب تک تم یہ نہیں کہتے تو اس نے یہ شہادت دے دی اور آپ ﷺ نے کھانا تناول فرمالیا۔ یہ بات ابی بن خلف تک پہنچی تو وہ اس کے پاس آیا اور کہنے لگا، عقبہ! تم بد دین ہو گئے؟ وہ اس کا دوست بھی تھا، عقبہ نے کہا نہیں بخدا میں تو بد دین نہیں ہوا۔ البتہ ایک شخص میرے پاس آیا، اس نے میرا کھانا کھانے سے انکار کر دیا اور بصورت دیگر اپنی ہم نوائی میں شہادت ادا کرنے کو کہا، مجھے حیا آئی کہ ایک آدمی میرے گھر سے کھانا کھائے بغیر نکل جائے تو میں نے شہادت دیدی اور اس نے کھانا کھا لیا۔ ابی بن خلف نے کہا میں تم سے اس وقت تک راضی نہیں جب تک تم خود جا کر اس کے چہرے پر تھوک نہیں دیتے اور گردن نہیں دباتے، تو کہتے ہیں اس سیاہ بخت نے ایسا کر دکھایا، پھر اس نے کسی (ذبح شدہ) جانور کا اوجھ اٹھایا اور آپ ﷺ کے کندھوں کے درمیان پھینک مارا، حضور نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا، میں جب بھی تجھ سے مکہ سے باہر ملا تیرا سر تلوار سے اڑا دوں گا۔ چنانچہ عقبہ بدر میں گرفتار ہوا اور عاجز ہو کر قتل ہوا جب کہ اسیران بدر میں سے اس کے سوا کوئی دوسرا شخص قتل نہیں کیا گیا، اسے عاصم بن ثابت بن افلح نے قتل کیا تھا۔ (ایضاً ص ۴۱۹)

﴾......کئی گنا طاقتور آدمی کو گرفتار کر لیا......﴿

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو

Marfat.com

(جو ابھی اسلام نہ لائے تھے اور بدر میں گرفتار ہو گئے) ابوالیسر کعب بن عمرو نے گرفتار کیا تھا، جبکہ ابوالیسر پست قامت اور کمزور آدمی تھے اور عباس بلند قامت وتوانا انسان تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابوالیسر! تم نے عباس کو کیسے گرفتار کرلیا، انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس کام میں ایک آدمی نے میری مدد کی تھی جسے میں نے قبل ازیں نہ دیکھا تھا اور نہ پھر وہ بعد میں دیکھا گیا، اس کی ایسی ایسی شکل وصورت تھی، حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ایک معزز فرشتے نے تمہاری مدد کی تھی (ایضاً ص ۴۱۹)

......بادل میں گھوڑوں کی آوازیں......

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں مجھے بنی غفار کے ایک آدمی نے بتایا کہ میں اور میرا چچازاد بھائی (گھر سے) آئے اور ایک پہاڑ پر چڑھ گئے جہاں سے ہم بدر کی لڑائی اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے تھے، ہم اس وقت مشرک تھے، ہمیں اس امر کا انتظار تھا کہ گردش زمانہ کس کے خلاف ٹھہرتی ہے۔ تاکہ ہم بھی مال واسباب لوٹنے والوں میں شامل ہوسکیں۔ ابھی ہم پہاڑی ہی پر تھے کہ ایک بادل ہم سے قریب ہوا ہمیں اس میں سے گھوڑوں کے ہنہنانے کی آوازیں آنے لگیں، پھر میں نے سنا کوئی کہہ رہا تھا خیزوم آگے بڑھو، کہتا ہے، یہ سن کر دہشت سے میرے چچازاد بھائی کا دل پھٹ گیا اور وہ وہیں مر گیا، جب کہ میں بھی مرنے ہی والا تھا مگر میں نے دل کو مضبوط کر لیا (دلائل النبوۃ ص ۴۲۰)

......وہ سونا ہی دے دو جو گھر میں چھوڑ آئے ہو......

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عباس کو ابوالیسر کعب

Marfat.com

بن عمرو نے گرفتار کیا تھا، وہ ایک پست قامت آدمی تھے جبکہ عباس بلند قامت تھے۔
حضور نبی کریم ﷺ نے عباس سے کہا عباس! اپنا بھی فدیہ دو اور اپنے دو بھتیجوں عقیل بن ابی طالب اور نوفل بن حارث کا فدیہ بھی دو اور اپنے ایک حلیف عتیبہ بن جحدم برادر ابی الحارث بن فہد کا بھی۔ کیونکہ تم مالدار آدمی ہو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں تو مسلمان تھا مگر یہ لوگ مجھے مجبور کر کے لے آئے، آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے اسلام کو اللہ بہتر جانتا ہے اگر تم سچ کہتے ہو تو اللہ تمہیں اس کی جزا عطا فرمائے گا، باقی تمہارا ظاہر تو ہم پر آشکار ہے، اس لئے فدیہ ادا کرو، جبکہ قبل ازیں مال غنیمت کے طور پر ان کا بیس اوقیہ سونا حضور نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ چکا تھا۔ عباس کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ وہی سونا میرا فدیہ شمار کرلیں، آپ ﷺ نے فرمایا نہیں! وہ تو ہمیں اللہ نے تمہاری طرف سے دلایا ہے، تو انہوں نے کہا (اس کے سوا) میرے پاس کوئی مال نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا وہ مال کہاں ہے جو تم مکہ میں چھوڑ آئے ہو۔ جب تم ادھر آنے لگے تو تم نے اپنی بیوی اُم الفضل بنت حارث سے جبکہ تمہارے ساتھ تیسرا کوئی انسان نہ تھا، یہ کہا تھا کہ اگر میں اس سفر میں مارا جاؤں تو بیٹے فضل کو اتنا دے دینا اور عبداللہ کو اتنا، عباس کہنے لگے اس خدا کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے، اس مال کو میرے اور میری بیوی کے سوا کوئی نہ جانتا تھا اس لیے میں یقین سے کہہ رہا ہوں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ (دلائل النبوۃ ص ۴۲۳)

مقتولانِ بدر سے خطاب

حضرت انس رضی اللہ عنہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم

Marfat.com

ﷺ کے حکم سے پچیس اور کچھ سرداران قریش کی نعشیں بدر کے خشک کنوؤں میں سے کسی کنوئیں میں پھنکی گئیں۔ پھر آپ ﷺ نے سواری تیار کروائی، جو تیار کی گئی، آپ ﷺ اس پر سوار ہو کر چل پڑے، ہم بھی ساتھ ہو لیے، ہمارا یہی خیال تھا کہ آپ ﷺ قضائے حاجت کو تشریف لے چلے ہیں۔ آپ ﷺ چلتے چلتے اس کنوئیں پر جا پہنچے اور کفار کی لاشوں کو ان کے اور ان کے باپ دادوں کے نام سے پکارنے لگے، اے فلاں بن فلاں! کیا اب تمہیں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت بھلی معلوم ہو رہی ہے؟ ہم سے ہمارے رب نے جو وعدہ کیا تھا وہ ہم نے بجا طور پر پالیا کیا تم نے بھی اپنے رب کا وعدہ درست پالیا ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے، یارسول اللہ! ﷺ آپ ایسی نعشوں سے گفتگو فرما رہے ہیں جن میں روح نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس رب کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم میری بات کو ان سے زیادہ نہیں سن رہے۔ یہ ان کے لئے جھڑک، ذلت اور انتقام ہے (دلائل النبوۃ ص ۴۲۴)

﴿ قتل کرنے آئے اور مسلمان ہو گئے...... ﴾

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں قریش کے لوگوں کو بدر میں قتل ہوئے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ ایک دن عمیر بن وہب اور صفوان بن امیہ مقام حجر میں بیٹھے گفتگو کر رہے تھے۔ عمیر (ان دنوں اسلام لانے سے قبل) قریش کا ایک نہایت فتنہ پرداز آدمی تھا اور حضور نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو ایذاء دینا اس کا محبوب شغل تھا اور اس کے ہاتھوں انہیں مکہ میں بڑی اذیت پہنچ چکی تھی۔ اس کا بیٹا وہب بن عمیر اسیران بدر میں شامل تھا، ان دونوں نے کنوئیں میں پھینکے جانے

Marfat.com

والے مقتولان بدر اوران کے انجام پر گفتگو کی صفوان نے کہا بخدا ان کے بعد زندگی بے لطف ہوگئی ہے، عمیر نے کہا بخدا تم سچ کہتے ہو۔ اگر مجھ پر قرض نہ ہوتا جس کی ادائیگی کا میرے پاس کوئی سامان نہیں اور میرے اہل وعیال نہ ہوتے کہ اپنے بعد جن کے تباہ حال ہونے کا مجھے خوف ہے تو میں سوار ہو کر محمد مصطفیٰ کے پاس پہنچتا اور انہیں شہید کر کے دم لیتا، اور میرے پاس تو انہیں پیش کرنے کو عذر بھی ہے۔ کیونکہ میرا بیٹا ان کے ہاں گرفتار ہے صفوان نے اسے موقع غنیمت جانا اور کہا تمہارا قرضہ بھی میرے ذمے رہا، وہ میں ادا کروں گا اور تمہارے اہل وعیال بھی میرے بچوں کے ساتھ رہیں گے جب تک وہ زندہ رہیں گے میں ان کی کفالت کرتا رہوں گا اور جو چیز بھی میرے قبضے میں ہے وہ ان پر نثار کرنے میں دریغ نہ کروں گا۔ عمیر نے کہا یہ راز اپنے پاس ہی رکھنا، اس نے کہا ایسا ہی کروں گا۔ تو عمیر نے اپنی تلوار تیز کروائی، اس پر زہر کی پان چڑھائی۔ پھر سفر کرتا ہوا مدینہ طیبہ جا پہنچا، عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ مسجد میں بیٹھے یوم بدر اور اس دن خود پر ہونے والے اکرام خداوندی اور دشمنوں کی زبوں حالی کا تذکرہ کررہے تھے۔ اچانک نظر پڑی تو دیکھا عمیر بن وہب مسجد کے دروازے پر اونٹ بیٹھا رہا تھا اور تلوار گلے میں لٹک رہی تھی۔ انہوں نے دیکھتے ہی کہا، یہ دشمن خدا عمیر بن وھب کوئی فتنہ لے کر آیا ہے۔ اسی نے ہمارے درمیان آتش جنگ بھڑکائی تھی اور روز بدر ہمارے متعلق دشمن کو معلومات فراہم کی تھیں، پھر وہ اٹھ کر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھ گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ دشمن خدا عمیر بن وہب تلوار بدست آیا ہے۔ آپ نے ﷺ فرمایا اسے میرے پاس لے آؤ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے اور تلوار کو اس کے گریبان سمیت پکڑ لیا اور اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے

Marfat.com

لوگوں سے کہا، چلو حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جا کر بیٹھو اور اس خبیث کا دھیان رکھو، یہ پر خطر ہے، پھر اسے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس لے جایا گیا، جب آپ ﷺ نے دیکھا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کی تلوار کی میان اس کے گلے میں ڈالے ہوئے ہیں تو فرمایا عمر! اس کو چھوڑ دو، پھر فرمایا عمیر! تم میرے قریب آجاؤ! وہ قریب ہو گیا اور کہنے لگا انعمو صباحاً تمہاری صبح نعمت بھری ہو۔ یہ دور جاہلیت میں آداب بجالانے کا ایک طریقہ تھا۔ حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا عمیر! اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہارے آداب سے بہتر اسلامی آداب عطا فرمائے ہیں اور وہ سلام ہے جو اہل جنت کے آداب میں سے ہے، اس نے کہا محمد (ﷺ) بخدا مجھے ابھی اس سے پوری آگاہی نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا، عمیر تمہارا کیا ماجرا ہے؟ اس نے کہا میں اس قیدی کے لئے آیا ہوں جو تمہارے پاس ہے، اس کے متعلق کچھ بھلائی کرو، آپ ﷺ نے فرمایا تو تمہاری گردن میں تلوار کس لئے ہے؟ کہنے لگا، اللہ اسے رسوا کرے کیا تلوار سے بھی کبھی کچھ فائدہ ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا سچ بتلاؤ تم کس مقصد سے آئے ہو! اس نے کہا میں اسی مقصد کے لئے آیا ہوں، حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، نہیں بلکہ تم اور صفوان بن امیہ مقام حجر پر بیٹھ کر کنوئیں میں ڈالے جانے والے مقتولان بدر کے متعلق باتیں کرتے رہتے تھے۔ پھر تم نے کہا اگر مجھ پر قرضہ اور یہ میرے اہل وعیال نہ ہوں تو میں اس مہم پر روانہ ہو جاؤں اور محمد (ﷺ) کو قتل کر کے آؤں۔ صفوان نے تمہارے قرضے اور عیال کی ذمہ داری اپنے سر لے لی اس شرط پر کہ تم مجھے قتل کرو گے، جبکہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان حائل ہے۔ عمیر نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں، ہم آپ ﷺ کی وہ باتیں

Marfat.com

جھٹلایا کرتے تھے جو آپ ﷺ ہمارے پاس آسمانی خبریں اور اللہ سے نازل ہونے والی وحی لایا کرتے تھے مگر یہ بات تو وہ ہے جو میرے اور صفوان کے سوا کسی کو معلوم نہ تھی۔ تو خدا کی قسم میں جان گیا ہوں کہ اللہ ہی نے آپ ﷺ کو اس سے خبردار کیا ہے۔ اللہ کے لئے حمد ہے جس نے مجھے اسلام کی ہدایت دی اور وہ مجھے اس راہ پر لے آیا، پھر آپ ﷺ حق کی شہادت دے رہے ہیں، حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اپنے بھائی کو دین کے مسائل اور قرآن سکھلاؤ اور اس کا قیدی بھی آزاد کردو، تو ایسا ہی کردیا گیا، پھر عمیر رضی اللہ عنہ، عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ میں نور خدا (اسلام) کو بجھانے کے لئے پوری کوشش کرتا رہا ہوں اور دین خداوندی کے پیروکاروں پر ہر طرح کے ظلم ڈھاتا رہا ہوں اب میں چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ مجھے اجازت دے دیں تو میں مکہ جاؤں اور انہیں اللہ اور اسلام کی طرف دعوت دوں، شاید اللہ انہیں ہدایت دے دے، ورنہ میں انہیں اذیت پہنچاؤں گا جیسے آپ ﷺ کے ساتھیوں کو پہنچایا کرتا تھا تو حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ وہ مکہ چلے گئے، ادھر جب سے عمیر مدینہ طیبہ کو روانہ ہوئے تھے۔ صفوان قریش سے کہہ رہا تھا، تمہیں ایسے واقعہ کی مبارک باد ہو جو انہی دنوں وقوع پذیر ہونے والا ہے اور اس سے تم حادثہ بدر کی سب تلخیاں بھول جاؤ گے، صفوان باہر سے آنے والے لوگوں سے پوچھتا رہتا تھا تا آنکہ ایک سوار آیا اور اس نے عمیر کے قبول اسلام کا واقعہ سنایا۔ اس نے قسم اٹھائی کہ وہ اس سے کبھی کلام کرے گا اور نہ اسے کچھ نفع دینے کی کوشش کرے گا، چنانچہ عمیر رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ آئے اور وہاں دعوت حق کا کام شروع کردیا اور مخالفین اسلام پر سختیاں شروع کردیں تو ان کے ہاتھ پر بہت سے لوگ اسلام لائے (دلائل النبوۃ ص ۳۲۸)

Marfat.com

قتل ابی بن خلف کی پیش گوئی پوری ہو گئی......

حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت ہے میدان احد میں شکست کے بعد جب لوگ کہہ رہے تھے کہ حضور نبی کریم ﷺ شہید ہو گئے ہیں تو ایسے میں آپ ﷺ کو سب سے پہلے حضرت کعب رضی اللہ عنہ پہچاننے والے تھے، کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ کی آنکھیں خود کے نیچے سے چمک رہی ہیں تو میں بلند آواز سے پکارا مبارک ہو اے مسلمانو! یہ رسول اللہ ﷺ موجود ہیں، آپ ﷺ نے مجھے اشارہ فرمایا خاموش رہو۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کو دیکھا تو وہ آپ ﷺ کو لے کر پہاڑ کی ایک گھاٹی کی طرف چلے گئے، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت حارث بن صمہ اور دیگر مسلمانوں کا ایک گروہ آپ ﷺ کے ساتھ تھا، آپ ﷺ کو وہاں بٹھا دیا گیا، اتنے میں ابی بن خلف آ گیا، وہ کہنے لگا اے محمد! اگر تم بچ جاؤ تو میں زندہ نہیں رہوں گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ﷺ کیا ہم میں سے کوئی اس کی خبر لے؟ حضور ﷺ نے فرمایا، چھوڑ و اسے! جب وہ قریب آیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے حارث بن صمہ سے نیزہ لیا، جیسا کہ مجھے روایات ملی ہیں ان کے مطابق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے نیزہ پکڑ کر یوں (تیزی سے) ہلایا کہ ہم آپ ﷺ کے آس پاس سے دوڑ کر دور ہو گئے جیسے اونٹ کے حرکت کرنے پر اس کی پشت سے مکھیاں اڑ جاتی ہیں، پھر آپ ﷺ اس کے سامنے آ گئے اور اسے اس زور سے نیزہ مارا کہ وہ اپنے گھوڑے سے گر کر لڑھکتا چلا گیا۔ (ایضاً ص ۴۳۰)

Marfat.com

☆......حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ ابی بن خلف نے قسم اٹھار کھی تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو شہید کرے گا، اس کی یہ قسم آپ ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا نہیں بلکہ میں اسے قتل کروں گا، انشاء اللہ، آپ کی پیش گوئی پوری ہوئی اور ابی بن خلف ذلیل وخوار ہو کر مر گیا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ درست اور روشن ہوگئی

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ روز احد ان کی آنکھ گر گئی تو حضور نبی کریم ﷺ نے اسے اپنی جگہ لگایا اور وہ دوسری آنکھ سے زیادہ روشن ہو گئی، محمد بن اسحاق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بدر میں خبیب بن سیاف کے کندھے کے جوڑ پر کسی نے وار کیا (تو بازو کٹ گیا) حضور نبی کریم ﷺ نے اسے یوں (کندھے کے ساتھ) واپس لگایا کہ وہاں ایک باریک سی لکیر نظر آتی تھی، حضرت قتادہ بن نعمان بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو ایک کمان ہدیہ کی گئی جو آپ نے روز احد مجھے دے دی، اور میں نے حضور نبی کریم ﷺ کے آگے اسے اتنا چلایا کہ اس کے کنارے کھڑ کھڑانے لگے اور میں آپ ﷺ کے رخ انور کے سامنے کھڑے ہو کر آپ ﷺ کو تیروں سے بچاتا رہا، میرا چہرہ آپ ﷺ کے سامنے تھا، جو آخری تیر آیا تو اس سے میری آنکھ باہر نکل آئی جو میں نے پکڑ لی، کفار پیچھے ہٹ گئے اور میں اپنے ہاتھ پر اپنی آنکھ رکھے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے جب میری آنکھ کو ہتھیلی پر دیکھا تو آپ ﷺ کے آنسو نکل آئے اور فرمایا

اللھم قتادة کما وقی نبیك علیه السلام بو جهه وجعلها

Marfat.com

احسن عینیه و احد هما نظراً

اے اللہ قتادہ کی یوں حفاظت فرما جیسے اس نے اپنے چہرے کے ساتھ تیرے نبی کی حفاظت کی ہے اور اس کی یہ آنکھ دوسری سے حسین اور تیز بنادے۔

منصور بن احمد مغربی کی روایت میں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے وہ آنکھ اپنے دست مبارک سے چشم خانہ میں رکھی تو وہ دوسری آنکھ سے بھی حسین اور روشن تر ہو گئی تھی۔ (دلائل النبوۃ ص ۴۳۱)

...... حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کو فرشتوں نے غسل دیا ......

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت حنظلہ بن ابی عامر ثقفی اور ابوسفیان باہم مبازرت طلبی کر رہے تھے۔ جب حنظلہ اس پر غالب آگئے تو شداد بن اوس نے جسے ابو شعوب کہا جاتا تھا، انہیں دیکھ لیا اور تلوار سے وار کر کے انہیں شہید کر دیا، ورنہ ابوسفیان قتل ہو چکا تھا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا!

﴿ان صاحبکم لتغسله الملائکة﴾

تمہارے ساتھی کو فرشتے غسل دے رہے ہیں، لوگوں نے ان کی بیوی سے اس بارے میں پوچھا تو اس نے کہا جب انہوں نے نقارۂ جنگ سنا تو وہ اس وقت جنبی تھے (ان پر غسل ضروری تھا) حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسی لئے فرشتوں نے انہیں غسل دیا ہے۔ واقدی نے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ ذرا تفصیل سے بیان کیا ہے، وہ کہتے ہیں، حنظلہ بن ابی عامر نے جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی بن سلول سے نکاح کیا

Marfat.com

تھا اور اسی رات کو وہ ان کے پاس بھیجی گئی جس کی صبح غزوۂ احد کا وقوع ہوا، انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے اجازت چاہی کہ وہ رات اپنی بیوی کے پاس رہیں، آپ ﷺ نے اجازت دے دی، جب انہوں نے نماز فجر پڑھ کر حضور نبی کریم ﷺ کے پاس جانا چاہا تو بیوی نے نہ جانے دیا، آپ بیٹھ گئے کچھ دیر بیٹھے رہے تا آنکہ دوبارہ غسل واجب ہو گیا، پھر انہوں نے جانا چاہا، جب کہ وہ عورت قبل ازیں اپنی قوم سے چار آدمی بلوا چکی تھی تا کہ انہیں اس امر پر گواہ بنائے کہ حنظلہ اس کے پاس رہے ہیں۔ اس سے پوچھا گیا کہ تجھے یہ گواہی قائم کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ تو اس نے کہا میں نے خواب دیکھا ہے کہ حنظلہ رضی اللہ عنہ کے لئے آسمان پھٹا ہے اور وہ اس میں داخل ہو گئے ہیں اور آسمان پھر برابر ہو گیا ہے تو میں نے خیال کر لیا کہ یہ حنظلہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا اشارہ ہے، اس لئے میں نے گواہی بنائی کہ وہ میرے پاس رہے اور میں نے انہیں صبح کے وقت جانے نہ دیا۔ جب حنظلہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کے پہلو میں مقتول پڑے ہیں، باقی شہداء کا مثلہ کر دیا گیا مگر ان کا جسم محفوظ رہا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے فرشتوں کو دیکھا ہے کہ وہ حنظلہ رضی اللہ عنہ بن ابی عامر کو چاندی کے برتنوں میں آب باراں سے زمین و آسمان کے درمیان غسل دے رہے تھے، ابو اسید ساعدی کہتے ہیں کہ ہم نے (غور سے) دیکھا تو آپ کے سر سے قطرے گر رہے تھے۔ ابو اسید کہتے ہیں، میں حضور نبی کریم ﷺ کے پاس گیا اور آپ ﷺ کو یہ امر بتلایا، آپ ﷺ نے ان کی بیوی کو پیغام بھجوایا اور اس سے اس بارے میں سوال کیا تو اس نے بتلایا کہ وہ گھر سے جاتے ہوئے جنبی تھے۔ (ایضاً)

Marfat.com

﴿......گھناؤنی سازش سے آپ ﷺ کیسے محفوظ ہوئے......﴾

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کریمہ کے متعلق شان نزول وارد ہے۔ آیہ مبارکہ یہ ہے۔

﴿یا ایھا الذین امنو اذکروا نعمة الله علیکم اذ ھم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیھم فکف ایدیھم عنکم﴾

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ کی نعمت کو یاد کرو جو تم پر ہے، جب ایک قوم نے تمہاری طرف ہاتھ بڑھانا چاہا تو اس نے ان کا ہاتھ تم تک پہنچنے نہ دیا۔ (سورۂ مائدہ:۱۱)

وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن امیہ ضمری جب بئر معونہ سے واپس آرہے تھے تو بنو کلاب کے دو آدمیوں سے ملاقات ہوئی۔ جنہیں حضور نبی کریم ﷺ نے امان دے رکھی تھی۔ عمرو نے انہیں قتل کر دیا، انہیں نبی کریم ﷺ کی طرف سے عطا شدہ امان کا علم نہ تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ان کا فدیہ میں ادا کروں گا، نبی کریم ﷺ بنو نضیر کے ہاں پہنچے، حضرت ابوبکر، عمر اور علی رضی اللہ عنہم بھی ساتھ تھے، بنو نضیر نے پرتپاک استقبال کیا اور کہا، ابو القاسم فرمایئے کیسے تشریف لانا ہوا، آپ نے فرمایا، میرے ایک صحابی نے بنو کلاب کے دو آدمی قتل کر دیئے ہیں، میں دیت کے معاملہ میں تم سے تعاون چاہتا ہوں، یہود کہنے لگے، کیوں نہیں، ہم رقم جمع کرتے ہیں، آپ بیٹھ گئے، صحابہ بھی بیٹھ گئے، ادھر یہود نے پروگرام بنایا کہ آپ پر پتھر پھینک دیا جائے۔ چنانچہ جبریل امین نے پتھر روک دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (دلائل النبوۃ ص ۴۳۶)

Marfat.com

......تین بادشاہتوں کے فتح ہونے کی خبردی......

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں صحابہ کرام مدینہ طیبہ کے گرد خندق بنا رہے تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے، آپ ﷺ نے کدال لے کر ضرب لگائی اور فرمایا اس ضرب سے اللہ تعالیٰ روم کے خزانے ہم پر کھول دے گا پھر دوسری ضرب لگائی اور فرمایا اس ضرب سے اللہ تعالیٰ ہم پر فارس کے خزانے کے دروا کر دے گا پھر تیسری ضرب لگائی اور فرمایا اس ضرب سے اللہ تعالیٰ یمن کو ہمارا مددگار اور معاون بنا کر لائے گا، (اسلام کے لئے یمن کے دروازے کھل جائیں گے) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں ہم خندق کھودنے میں مصروف تھے، ایک جگہ سنگلاخ چٹان آگئی جس پر کدال کا کچھ اثر نہ ہوتا تھا۔ ہم نے اس کا ماجرا حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا، آپ ﷺ تشریف لائے تو اسے دیکھ کے آپ ﷺ نے چادر ایک طرف پھینکی اور کدال اٹھالیا اور بسم اللہ شریف پڑھ کر ضرب لگائی تو اس کا تیسرا حصہ ٹوٹ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اکبر مجھے شام کے خزانے دیئے گئے اور میں وہاں کے سرخ محلات اس وقت دیکھ رہا ہوں، پھر آپ ﷺ نے دوسری ضرب لگائی تو ایک تہائی حصہ ٹوٹ گیا، آپ ﷺ نے اللہ اکبر کہتے ہوئے فرمایا مجھے فارس کے خزانے دیئے گئے ہیں اور میں مدائن کا سفید محل دیکھ رہا ہوں، پھر آپ ﷺ نے تیسری ضرب لگائی اور تکبیر بلند کرتے ہوئے بسم اللہ شریف پڑی تو ساری چٹان ٹوٹ چکی تھی۔ آپ ﷺ نے تکبیر بلند کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، مجھے یمن کے خزانے دے دیئے گئے اور مجھے اس وقت یہاں سے صنعاء کے دروازے نظر آرہے

Marfat.com

ہیں۔ (ایضا ص ۴۴۷)

......چند کھجوروں سے سارا لشکر سیر ہو گیا......

حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کی صاحب زادی کہتی ہیں ایک بار دوران جنگ مجھے (میری والدہ) عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ عنہا نے بلایا اور میری جھولی میں کھجوروں کا ایک برتن رکھتے ہوئے کہا پیاری بیٹی! جاؤ اپنے باپ بشیر بن سعد اور ماموں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہما کو ان کا ناشتا دے آؤ، میں نے وہ برتن لے لیا اور چل پڑی، حضور نبی کریم ﷺ کے پاس سے میرا گزر ہوا۔ مجھے اپنے باپ اور ماموں کی تلاش تھی، آپ ﷺ نے فرمایا بیٹی! تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ چند کھجوریں ہیں جو میری والدہ نے میرے باپ بشیر بن سعد اور ماموں عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہما کے کھانے کو بھیجی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا انہیں ادھر لاؤ، میں نے انہیں حضور نبی کریم ﷺ کے دونوں ہاتھوں میں ڈال دیا مگر آپ ﷺ کے ہاتھ بھر نہ سکے، آپ ﷺ کے حکم سے ایک کپڑا بچھایا گیا، آپ ﷺ نے کھجوریں اس پر ڈال کر بکھیر دیں، اور آپ ﷺ نے پاس بیٹھے ہوئے کسی شخص سے فرمایا تم اہل خندق کو کھانے کے لئے میرے پاس بلا لاؤ چنانچہ سب اہل خندق جمع ہو گئے اور وہاں سے کھجوریں کھانے لگے مگر طعام بڑھتا رہا تا آنکہ سب اہل خندق کھا چکے مگر کھجوریں کپڑے کے کناروں سے زمین پر گر رہی تھیں۔ (ایضا)

......خندق میں تیز ہوا لشکر کفار کو تباہ کر گئی......

شیخ (ابو نعیم رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں یہ امر بھی آپ ﷺ کی نبوت کی دلیل ہے

Marfat.com

کہ اللہ تعالیٰ نے کفار پر طوفان چلا دیا، جس سے ان کے خیمے اکھڑ گئے، وہ اپنے خیموں اور گھوڑوں کو سنبھال نہ سکے، اللہ نے انہیں غیظ وغضب کی آگ میں جلتے ہوئے دل پر داغ شکست لئے ناکام لوٹ جانے پر مجبور کر دیا، وہ طوفان کفار کے لئے عذاب تھا اور حضور نبی کریم ﷺ کے لئے نصرت الٰہی اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔

﴿نصرت بالصبا واهلكت عاد بالدبور﴾

مشرق کی ہوا سے میری مدد کی گئی اور مغرب کی ہوا سے قوم عاد ہلاک ہوئی۔

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں میں روز خندق لوگوں کے پیچھے نکلی۔ میں چلی جا رہی تھی کہ میں نے پیچھے سے کسی کی آہٹ سنی، میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ، تھے۔ میں زمین پر بیٹھ گئی، ان کے ساتھ ان کا بھتیجا حارث بن اوس جو حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ بدر میں شریک جہاد ہوا تھا بھی ڈھال اٹھائے چلا آ رہا تھا جبکہ حضرت سعد نے لوہے کی زرہ پہن رکھی تھی۔ مگر (چھوٹی ہونے کی وجہ سے) دونوں طرف سے سینہ باہر نکلا ہوا تھا، آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں وہ سب لوگوں سے بارعب اور قد آور تھے۔ جبکہ میں ان کے سینے کی برہنہ طرفوں کے متعلق خوف سا محسوس کر رہی تھی، تو وہ میرے قریب سے گزر گئے۔ ان کے لب پر یہ رجز تھا۔

لبث قليلاً يدرك الهيجا حمل

ما احسن الموت اذا حان الا جل

ترجمہ : کچھ دیر خود کو ٹھہرائے رکھتا کہ لڑائی کا معاملہ دشمن کا مال اٹھانے تک پہنچ جائے۔
اور جب وقت آجاتا ہے تو موت کتنی حسین ہو جاتی ہے۔

فرماتی ہیں جب وہ مجھ سے آگے نکل گئے تو میں اٹھی اور ایک باغ میں چلی گئی

Marfat.com

جہاں مسلمانوں کی ایک جماعت موجود تھی۔ ان میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور خود پہنے ہوئے ایک شخص اور بھی تھا جس کی صرف آنکھیں نظر آ رہی تھیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (مجھے) کہنے لگے، آپ بڑی جرأت کر لیتی ہیں، آپ اِدھر کیوں نکل آئیں، کیا معلوم کہ ہمیں یہاں سے بھاگنا پڑے یا کوئی اور مصیبت آنے والی ہو پھر وہ مجھے مسلسل ملامت کرتے رہے تا آنکہ میں چاہتی تھی کہ زمین پھٹ جائے اور میں اس میں اتر جاؤں، اتنے میں اس آدمی نے اپنے چہرے سے خود اتارا تو وہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا' آپ نے بہت باتیں کہہ دیں، ہم کدھر کو فرار ہوں گے؟ فرار ہوں گے تو صرف اللہ کی طرف لوٹیں گے، پھر لڑائی میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو تیر لگا، ابن عرقہ نے آپ پر تیر چلایا اور یہ کہا'' اسے لے لو اور میں ابن عرقہ ہوں''۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ تمہارا چہرہ جہنم میں عرق آلود (پسینے سے شرابور) کرے، تو وہ تیر آپ کی رگ اکحل میں لگا اور وہ پھٹ گئی، راوی حدیث محمد بن عمرو کہتے ہیں لوگ کہہ رہے تھے جس کی یہ رگ پھٹ جائے اس کا خون نکلتا رہتا ہے، بالآخر وہ مر جاتا ہے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ جب تک بنو قریظہ سے میری آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوں مجھے موت نہ دے حالانکہ بنو قریظہ جاہلیت میں ان کے حلیف اور دوست تھے مگر اس دن (جنگ خندق میں) انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ سے بدعہدی کرتے ہوئے مشرکین کی مدد کی تھی۔ تو ان کی دعا قبول ہو گئی، پھر اللہ تعالیٰ نے کفار پر طوفان کی ہوا چلا دی، ان کا کوئی برتن نہ تھا جو الٹ نہ گیا ہو اور کوئی خیمہ نہ تھا جو اکھڑ نہ گیا ہو، چنانچہ ارشاد خداوندی ہے۔

﴿ ورد اللـه الذین کفرو یغیظھم لم ینا لوا خیرا و کفی الله

Marfat.com

المو منین القتال﴾

ترجمہ: اور اللہ نے کافروں کو اپنے غیظ وغضب میں ہی لوٹا دیا، وہ کوئی بھلائی نہ پاسکے اور جنگ میں مومنوں کو اللہ کافی ہے۔

﴿......مٹی دم کر کے دی تو پیٹ کا درد جاتا رہا......﴾

قصہ بئر معونہ میں مرقوم ہے کہ ابو براء جب کہ بوڑھا تھا چلتا ہوا آیا اور اپنے بھتیجے لبید بن ابیعہ کے ہاتھ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس ایک گھوڑا بطور ہدیہ بھیجا، آپ ﷺ نے اسے لوٹا دیا اور فرمایا میں کسی مشرک کا ہدیہ نہیں لیتا۔ اور اگر لیتا ہوتا تو ابو براء کا ہدیہ ضرور لے لیتا، تو لبید نے کہا، میں یہ گمان نہیں کر سکتا کہ بنو مضر کا کوئی شخص ابو براء کا ہدیہ لوٹا دے۔ پھر لبید نے آپ ﷺ سے کہا ابو براء نے مجھے اس لئے بھیجا کہ وہ اپنے پیٹ (معدہ) کی تکلیف کے متعلق آپ ﷺ سے شفا چاہتا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے زمین سے مٹھی بھر خاک اٹھائی اور اس میں کچھ لعاب دہن ڈالا، پھر اسے دیتے ہوئے فرمایا، اسے پانی میں ملانا اور اسے پانی پلا دینا۔ اس نے ایسا ہی کیا اور صحت یاب ہو گیا۔ حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے قصہ بئر معونہ میں یہ بات مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو بتلایا گیا کہ عمرو بن منذر رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ حرام بن ملحان (اور ان کے ساتھی) قتل کر دیئے گئے ہیں تو انہوں نے کفار کے ہاں گرفتاری سے بچنے کے لئے ان سے لڑائی شروع کر دی اور شہید ہو گئے، تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس نے آگے بڑھ کر موت کو گلے لگا لیا۔ عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ جب عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کا جسم نہ ملا تو یہی خیال کیا گیا کہ فرشتوں نے انہیں

Marfat.com

چھپالیا تھا، اعتق لیموت کا مطلب یہ ہے، کہ وہ موت کو دیکھ بھی رہے تھے، پھر بھی انہوں نے شہادت کا موقع ضائع نہ ہونے دیا۔ (دلائل النبوۃ ص ۲۶۷)

......حضور ﷺ کا معجزہ شفا ظاہر ہوا......

عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کو تیس سوار دے کر بھیجا جن میں عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بھی تھے، انہیں یسیر بن رزام یہودی کے قتل کے لئے بھیجا گیا تھا، تو یہ صحابہ خیبر میں اس کے پاس پہنچے، حضور نبی کریم ﷺ کو پتا چلا تھا کہ وہ آپ ﷺ سے جنگ کرنے کے لئے قبیلہ غطفان کو جمع کر رہا ہے۔ صحابہ نے آکر اسے کہا، ہمیں حضور نبی کریم ﷺ نے تمہاری طرف بھیجا ہے تاکہ تمہیں آپ کی طرف سے علاقہ خیبر کا امیر بنا دیا جائے، اس طرح انہوں نے اسے دام تزویر میں پھنسا لیا چنانچہ وہ اپنے تیس سوار لے کر ان کے ساتھ (مدینہ منورہ کو) چل پڑا مگر ہر ایک یہودی کے پیچھے ایک مسلمان بھی بیٹھ گیا۔ (تاکہ یہودی بھاگنے نہ پائیں)، جب یہ لوگ خیبر سے چھ میل دور وادی قرقر میں پہنچے تو اب یسیر بن رزام کو اپنی غلطی کا احساس ہوا، اس نے آہستہ سے ہاتھ بڑھا کر عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ جو اس کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے کی تلوار پکڑنا چاہی۔ عبداللہ کو محسوس ہو گیا تو انہوں نے سوار کے جانور کو ایڑھی لگا دی (تاکہ وہ تیز ہو جائے اور یسیر اسے سنبھالنے میں لگ جائے) اور ساتھ ہی انہوں نے خود کو امتحان میں ڈال کر جوں ہی موقع غنیمت پایا، یسیر کے پاؤں پر ایسا وار کیا کہ وہ دور جا گرا، یسیر نے بھی کوشش کی اور شوحط (ایک درخت) کی لکڑی کا عصا جو اس کے ہاتھ میں تھا عبداللہ بن انیس کے سر میں دے مارا

Marfat.com

جس کا اثر دماغ تک پہنچ گیا، بہر حال اس وادی میں ہر مسلمان اپنے ہمرکاب یہودی پر پل پڑا اور اسے نعمت حیات سے محروم کر دیا، ایک یہودی جوان کے لئے پریشانی کا سبب بنا کے سواسب کے سب تہ تیغ ہو گئے، جب کہ مسلمانوں میں سے کوئی بھی شہید نہ ہوا، پھر یہ صحابہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے زخم سر پر اپنا لعب دہن ڈالا تو نہ اس میں پیپ پڑی اور نہ درد والم کا احساس رہا (زخم جلد درست ہو گیا)

......عبداللہ بن انیس کی کامیاب مہم......

عبداللہ بن انیس کے لڑکے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ ابن صیح ہذلی مجھ سے جنگ کرنے کو لوگ اکٹھے کر رہا ہے۔ وہ مقام نخلہ یا وادی عرنہ میں (مکہ کے قریب) رہتا ہے، اس کے پاس جاؤ اور اسے قتل کر کے آؤ۔ کہتے ہیں، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ﷺ مجھے اس کا حلیہ بتلایئے میں اسے پہچانتا نہیں ہوں، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسے دیکھو گے تو شیطان تمہیں اس کے تعارف کا احساس دلا دے گا، کیونکہ تم اسے دیکھ کر کچھ گھبراہٹ محسوس کرو گے، عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنی تلوار لے کر روانہ ہو گیا۔ جب میں اس تک پہنچا تو وہ اپنی عورتوں کی سواریوں کے درمیان کھڑا تھا اور وہاں کے اترنے کے لئے مناسب جگہ تلاش کر رہا تھا۔ عصر کا وقت تھا۔ میں نے جب اسے دیکھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق مجھے گھبراہٹ سی محسوس ہوئی، مجھے خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں اس کے پیچھے پڑنے

Marfat.com

سے میری نماز نہ جاتی رہے، تو میں نے نماز ادا کی، پھر اس کی طرف چل پڑا، میں اپنے ہاتھ سے اشارہ کررہا تھا (اسے اپنی طرف بلارہا تھا) جب میں اس کے قریب پہنچا تو اس نے کہا کون صاحب ہے؟ میں نے کہا عرب کا ایک باشندہ ہوں جس نے یہ سنا ہے کہ تم اس آدمی (حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) پر چڑھائی کرنے کو لشکر تیار کررہے ہو میں تمہاری مدد کے لئے آیا ہوں، اس نے کہا کیوں نہیں میرا یہ ارادہ ہے۔ کہتے ہیں میں کچھ دیر اس کے ساتھ ساتھ چلتا رہا۔ جوں ہی مجھے موقع ملا میں نے تلوار کا وار کرکے اس کا سر اتار دیا، اور میں اس کی عورتوں کو اس کی لاش پر اوندھا پڑے چھوڑ کر وہاں سے بھاگ نکلا۔ جب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا یہ کامیاب چہرہ لگ رہا ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اسے قتل کردیا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سچ کہہ رہے ہو۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ساتھ لے کر اپنے گھر میں داخل ہوئے اور مجھے ایک عصا دیتے ہوئے فرمایا اے عبداللہ بن انیس! اسے سنبھال کر رکھنا۔ میں وہ عصا لے کر باہر لوگوں کے پاس آیا انہوں نے پوچھا یہ عصا کیا ہے؟ میں نے کہا یہ مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا کیا ہے اور حکم فرمایا ہے کہ اسے سنبھال کر رکھنا۔ لوگوں نے کہا کیا تم واپس جاکر آپ ﷺ سے پوچھ نہیں سکتے کہ یہ کیوں دیا گیا ہے؟ کہتے ہیں کہ میں واپس آپ ﷺ کے پاس گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ یہ عصا مجھے کیوں دے رہے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا روز قیامت میرے اور تمہارے درمیان نشانی ہوگی آج کل بہت کم لوگ عصا رکھتے ہیں، تو عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے اسے اپنی تلوار کے ساتھ ملا لیا، پھر وہ عصا ان کے پاس رہا، جب ان کا وصال ہوا تو وصیت

Marfat.com

کے مطابق اسے ان کے کفن میں رکھ کر ان کے ساتھ ہی دفن کر دیا گیا (ایضاً ص ۱۷۴)

......برکت دست رسول خدا ﷺ......

عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں میں سفر و حضر میں در رسول اللہ ﷺ سے وابستہ رہتا تھا تو تبوک کی رات ہمیں بڑی حاجت (بھوک) محسوس ہوئی، ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئے جب کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور اپنے پاس موجود مہمانوں کو قبل ازیں خیموں میں بھیج دیا تھا اور خود اپنے خیمے میں داخل ہونا چاہتے تھے، آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کی زوجہ محترمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا تھیں۔۔ جب میں آپ ﷺ کے سامنے آیا تو فرمانے لگے تم رات کہاں تھے، میں نے بتلایا، اتنے میں جعال بن سراقہ اور عبداللہ بن مغفل مزنی بھی آگئے۔ ہم تینوں بھوکے تھے اس لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دروازے پر بیٹھے رہے، آپ ﷺ اپنے خیمے میں گئے اور ہمارے کھانے کو کچھ مانگا۔ مگر وہاں کچھ نہ ملا تو آپ ﷺ نے باہر نکل کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آواز دی۔ ''اے بلال! ان کے لئے کچھ رات کا کھانا ہے؟ انہوں نے کہا خدا کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے۔ ہم اپنے تھیلے اور توشہ دان جھاڑ بیٹھے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا دیکھو تو سہی شاید تمہیں کچھ مل جائے۔ تو وہ ایک تھیلا لے کر اسے جھاڑنے لگے اور ایک ایک اور دو دو کر کے کھجوریں نکلنے لگیں تا آنکہ سات ان کے ہاتھ میں تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پلیٹ نما برتن منگوایا، کھجوریں اس میں رکھیں، پھر ان پر دست مبارک رکھ دیا، اور بسم اللہ شریف پڑھی۔ پھر فرمایا نام خدا کی برکت سے کھاؤ، ہم کھانے لگے تو میں

Marfat.com

نے ۵۴ کھجوریں گنیں۔ جب کہ میں گٹھلیاں بائیں ہاتھ میں لیتا جاتا تھا۔ میرے دونوں ساتھی بھی ایسا ہی کر رہے تھے۔ ہم سیر ہو گئے، کیونکہ ہم سے ہر ایک آدمی پچاس پچاس کھجوریں کھا چکا تھا۔ پھر جب ہم نے کھانے سے ہاتھ اٹھایا تو وہی سات کھجوریں پڑی نظر آئیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا بلال! انہیں اٹھا لو! انہیں جو بھی کھائے گا خوب سیر ہو جائے گا، کہتے ہیں پھر ہم آپ ﷺ کے خیمے کے گرد ہی رہے، حسب معمول نماز تہجد پڑھنے لگے اور رات بھر قیام میں گزار دی۔ جب فجر طلوع ہوئی تو آپ ﷺ نے فجر کی سنتیں ادا فرمائیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان اور اقامت کہی آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز فجر پڑھائی، پھر اٹھ کر خیمے کے سامنے آکر بیٹھ گئے، ہم بھی آپ ﷺ کے گرد بیٹھ گئے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں ناشتے کی حاجت ہے؟ عرباض رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنے دل میں سوچنے لگا کہ ناشتہ ہے کہاں؟ آپ ﷺ نے حضرت بلال کو کھجوریں لانے کے لئے فرمایا، پھر آپ ﷺ نے انہیں برتن میں رکھ کر ان پر دست مبارک پھیرا اور فرمایا اللہ کا نام لے کر کھاؤ، ہم سب کھانے لگے اور اس خدا کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے، ہم نے تب چھوڑا جب ہم سارے سیر ہو چکے تھے، ہم دس آدمی تھے۔ جب کھانے والوں نے کھانے سے ہاتھ کھینچے تو وہی سات کھجوریں پڑی تھیں، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنے رب سے شرم نہ ہوتی تو مدینہ طیبہ واپس جانے تک ہم سب یہی کھجوریں کھاتے رہتے، پھر اتنے میں ہم لوگوں کے پاس سے ایک لڑکا گزرا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے کھجوریں اٹھا کر اسے دے دیں تو وہ انہیں کھاتا ہوا چل دیا (دلائل النبوۃ ص ۴۷۴)

Marfat.com

......چشمے میں دست رسول ﷺ کی برکت......

ابو طفیل بن واثلہ رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ، نے انہیں بتلایا کہ صحابہ کرام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک چلے۔ آپ سفر میں نماز ظہر و عصر کو اکٹھا پڑھتے تھے اور اسی طرح مغرب و عشا کو بھی ایک جگہ، آپ ﷺ نے فرمایا انشاء اللہ کل تم چشمہ تبوک پر پہنچ جاؤ گے اور اس وقت دوپہر کا وقت ہوگا۔ تو جو شخص بھی چشمہ پر پہنچے وہ میرے آنے تک پانی کے قریب نہ جائے، فرماتے ہیں جب ہم وہاں پہنچے تو ہم سے پہلے دو آدمی پہنچ چکے تھے۔ چشمہ کیا تھا، جوتی کے تسمے کی سی دھار میں معمولی سا پانی ٹپک رہا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کیا تم نے کچھ پانی پیا ہے، انہوں نے کہا ہاں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سرزنش کی اور جو کچھ اللہ نے چاہا، انہیں کہا۔ پھر لوگوں نے ہاتھوں سے چشمہ کا پانی تھوڑا تھوڑا کر کے اکٹھا کرنا شروع کیا جس سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے، پھر وہی استعمال شدہ پانی چشمے کے سوراخ میں ڈال دیا تو فوراً چشمہ زور وشور سے بہنے لگا، سب لوگوں نے پانی سے حاجات پوری کیں، پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے معاذ! اگر زندگی نے تمہارا ساتھ دیا تو جلد دیکھو گے کہ یہاں پانی کئی باغات کو سیراب کیا کرے گا (ایضا ۴۷۵)

......دعائے رسول ﷺ سے نزول باراں......

عبداللہ بن ابی بکر بن عباس بن سہل سے روایت ہے کہ تبوک میں لوگوں کو ایک صبح پانی کی نایابی شدت سے محسوس ہوئی، انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

Marfat.com

اس صورت حال کا شکوہ کیا، آپ ﷺ نے اللہ عزوجل سے دعا کی تو اللہ نے فوراً بادل بھیج دیا، جو اتنا برسا کہ لوگ سیراب ہو گئے اور پانی سے تمام حاجات پوری کر لیں، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ساعۃ العسرہ (مشکل گھڑی) کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا، میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سخت گرمی میں تبوک کی طرف روانہ ہوا، ایک جگہ ہم نے پڑاؤ کیا، پیاس ہمیں اس شدت سے لگی تھی کہ گویا ابھی گردنیں ٹوٹ جائیں گی (موت واقع ہو جائے گی) تا آنکہ بعض لوگوں نے اپنے اونٹ ذبح کر کے ان کے معدے سے پانی نکال کر پینا شروع کر دیا اور جو باقی بچا اسے اپنے جگر کے اوپر ڈال لیا، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی دعا سے ہمیشہ ثمرہ ظاہر فرمایا کرتا ہے، آپ ﷺ ہمارے لئے اپنے رب سے دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم ایسا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا، ہاں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے۔ ابھی دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ آسمان میں گڑگڑاہٹ شروع ہو گئی، بادلوں نے اندھیرا کر دیا اور خوب برسے، لوگوں نے اپنے سب برتن بھر لئے۔ پھر ہم دیکھتے چلے گئے کہ بادل ہمارے لشکر سے آگے پیچھے نہ ہوتے تھے (مسلسل سایہ فگن رہتے تھے) محمد بن اسحاق کہتے ہیں، ہمیں ابن شہاب زہری، زید بن اوھان، عبداللہ بن ابی بکر، عاصم بن عمرو بن قتادہ وغیرہم علماء حدیث نے بتلایا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (سفر تبوک میں) جب مقام حجر سے گزرے تو یہاں اتر پڑے، لوگوں نے وہاں کے کنوئیں سے پانی نکالا، جب لوگ آگے چلے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پانی کو مت پینا، اور نہ ہی اس سے نماز کے لیے وضو کرنا اور اگر تم اس سے آٹا گوندھ

Marfat.com

چکے ہوتو وہ جانوروں کے آگے ڈال دو، اسے خود مت کھانا اور فرمایا آج رات کوئی آدمی اپنے ساتھی کے بغیر لشکر سے نہ نکلے۔ لوگوں نے آپ ﷺ کے حکم پر عمل کیا، البتہ بنی ساعدہ کے دو آدمی ایسا کر پائے، ان میں سے ایک تو قضائے حاجت کے لئے نکلا اور دوسرا اپنا اونٹ تلاش کرنے۔ جو قضائے حاجت کے لئے گیا تھا اس کا گلہ گھونٹا گیا اور اونٹ تلاش کرنے والے کو ہوا نے اٹھالیا اور بنی طے کے پہاڑوں میں جا پھینکا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا، میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ کوئی آدمی اپنے ساتھی کے بغیر باہر نہ جائے۔ پھر جس کا گلا گھونٹا گیا تھا اس کے لئے آپ ﷺ نے دعا فرمائی تو وہ شفایاب ہو گیا اور دوسرا جو علاقہ بنی طے میں جا گرا تھا، اسے بنی طے نے مدینہ طیبہ واپسی پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ''بطور ہدیہ'' پیش کر دیا۔ (دلائل النبوۃ ص ۴۷۶)

......عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ عنہ کی قابل رشک موت......

شیخ ابونعیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، واقدی نے غزوہ تبوک کے معجزات میں یہ بھی ذکر کیا ہے کہ جو ہمیں محمد بن احمد بن حسن نے، ان کو حسن بن جہم نے، ان کو حسین بن خرج نے اور ان کو محمد بن عمر نے بتلایا ہے کہ عبداللہ ذوالبجادین یتیم اور بے مایہ تھے، ان کا باپ مرا تو میراث میں ان کے لئے کچھ بھی نہ چھوڑ گیا۔ ان کا چچا مالدار تھا، اس نے انہیں اپنی کفالت میں لے لیا تا آنکہ وہ مالدار ہو گئے ان کے پاس اونٹوں بکریوں اور غلاموں کی ایک کھیپ جمع ہو گئی، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ کو ہجرت کر گئے تو ان کا دل اسلام لانے کے لئے تڑپنے لگا۔ مگر چچا سے بچ کر جا نہ سکتے تھے، اسی حالت پر کئی سال

Marfat.com

گزر گئے، تمام غزوات رونما ہو چکے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے بعد مدینہ طیبہ لوٹ گئے۔ تب عبداللہ نے اپنے چچا سے کہا، چچا! میں تمہارے اسلام لانے کا منتظر تھا مگر تم تو محمد (ﷺ) کو نبی مانتے ہوئے نظر نہیں آرہے۔ تو مجھے اسلام قبول کرنے کی اجازت دے دو۔ اس نے کہا بخدا اگر تم نے محمد (ﷺ) کی پیروی کی تو میں نے جو کچھ تمہیں دیا ہے چھین لوں گا، عبدالعزیٰ نے (یہ عبداللہ کا پہلا نام تھا) کہا میں تو بخدا محمد (ﷺ) کی پیروی کر چکا ہوں اور پتھروں کی پرستش سے تو میں رہا، جو کچھ تم نے مجھے دیا تھا یہ پڑا ہے سنبھال لو، چچا نے سب کچھ لے لیا اور کپڑے تک اتروا لئے۔ وہ اپنی والدہ کے پاس آئے، اس نے انہیں ایک کمبل دیا انہوں نے اس کے دو ٹکڑے کیے ایک تہبند بنا لیا اور دوسرے کی چادر، چلتے چلتے مدینہ طیبہ پہنچ گئے، سحر کے وقت مسجد میں آکر لیٹ گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور فارغ ہو کر ایک ایک آدمی کو بنظر غائر دیکھنے لگے، اس نووارد کو آپ ﷺ نے دیکھ کر فرمایا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا میں عبدالعزیٰ ہوں، آپ نے فرمایا تم عبداللہ ذوالبجادین (دو کمبلوں والا) ہو، پھر فرمایا تم میرے پاس رہا کرو تو وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمانوں میں سے تھے۔ آپ ﷺ انہیں قرآن کریم سکھلایا کرتے تا آنکہ انہوں نے بہت سا قرآن یاد کر لیا۔ پھر صحابہ کرام تبوک جانے کی تیاری کرنے لگے، عبداللہ بلند آواز آدمی تھے، پوری آواز سے قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتے، عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس اعرابی کی آواز آپ نے سنی ہے کتنے زور سے قرآن پڑھتا ہے اور دوسروں کو پڑھنے نہیں دیتا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عمر! اسے چھوڑ دو، یہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے آیا ہے، جب صحابہ تبوک کو روانہ ہوئے تو عبد

Marfat.com

اللہ نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ میرے لئے شہادت کی دعا فرمائیں، آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس کسی درخت کا چھلکا لاؤ۔ وہ لے آئے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ان کے بازو پر باندھ دیا اور فرمایا، اے اللہ میں اس کا خون کفار پر حرام قرار دیتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں تو ایسا نہیں چاہتا تھا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم راہ خدا میں جہاد کے لئے نکلو اور تمہیں بخار آ لے، جس کے صدمے سے تم فوت ہو جاؤ تو تم شہید ہو، ان دونوں سے کوئی چیز تمہیں ملے گی۔ جب صحابہ نے تبوک میں پڑاؤ کیا اور وہاں چند دن ٹھہرے تو اسی دوران (بخار سے) عبداللہ ذوالبجادین فوت ہو گئے، بلال بن حارث مزنی کہا کرتے تھے، میں اس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آگ کا شعلہ لئے قبر کے پاس کھڑے تھے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبر میں اترے ہوئے تھے جبکہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما عبداللہ کے جسد خاکی کو آپ ﷺ کے قریب لا رہے تھے۔ اور آپ ﷺ کے لب مبارک پر یہ الفاظ تھے "اپنے بھائی کو میرے قریب لاؤ" جب آپ ﷺ نے انہیں لحد میں لٹا دیا تو فرمایا.

﴿اللھم انی امسیت عنه راضیاً فارض عنه﴾

ترجمہ: اے اللہ میں اس سے راضی ہوں، تو بھی اس سے راضی ہو جا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، اے کاش وہ صاحب قبر میں ہوتا۔ (دلائل النبوۃ ۴۷۷)

﴿...... امیر دومۃ الجندل کے متعلق پیش گوئی ......﴾

Marfat.com

محمد بن اسحاق روایت کرتے ہیں کہ تبوک پہنچنے پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بلایا اور دومۃ الجندل کے امیر اکیدر ابن عبدالملک کی طرف روانہ کیا، وہ وہاں کا عیسائی فرماں روا تھا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد سے فرمایا تم اسے نیل کا شکار کرتے ہوئے پاؤ گے، خالد بن ولید روانہ ہو گئے، جب وہ اکیدر کے محل کے قریب پہنچے تو وہ چاندنی رات میں صاف نظر آ رہا تھا، وہ اپنے محل کی چھت پر اپنی بیوی کے ساتھ تھا، اتنے میں ایک نیل آیا اور قصر شاہی کا دروازہ اپنے سینگوں سے پھوڑنے لگا، اس کی بیوی نے اسے کہا، تم نے کبھی ایسا ہوتے دیکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں! مگر یہ نیل کس نے کھلا چھوڑ دیا ہے۔ وہ کہنے لگی کسی نے نہیں۔ فرما نروا نے اتر کر اپنا گھوڑا تیار کروایا، پھر اپنے گھر کے چند افراد کو بھی گھوڑوں پر بٹھایا اور خود بھی سوار ہوا اور وہ نیزوں سے مسلح ہو کر اس نیل کو پکڑنے چل پڑے، ان میں اکیدر کا بھائی حسان بھی تھا، آگے سے حضو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرستادہ دستہ فوج (جو خالد بن ولید کی کمان میں تھا) سے ان کی مڈبھیڑ ہو گئی۔ انہوں نے اکیدر کو گرفتار کر لیا اور اس کا بھائی مارا گیا جس، نے سونے سے مزین ریشمی چوغہ پہنا ہوا تھا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ، نے اس کی لاش سے چوغہ اتار لیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا، پھر وہ اکیدر کو لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس نے اپنا خون بچا لیا اور جزیہ ادا کرنے پر اطاعت قبول کر لی، آپ ﷺ نے اسے آزاد کر دیا اور وہ اپنے علاقے میں چلا گیا، بنی طے کا ایک آدمی بجیر بن بجرہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیش گوئی کو کہ "تم اسے نیل کا شکار کرتے ہوئے پاؤ گے" اور نیل کے مذکورہ واقعہ کو یاد کیا کرتا تھا اور اس بارے میں یہ اشعار بھی کہا کرتا تھا

Marfat.com

تبارك سائِق البقراتِ ليلاً

رأيت الله يهدى كل هادٍ

ترجمہ: رات کے وقت بیلوں کو چلا کر لانے والا پاک خدا ہے

میں نے دیکھا ہے کہ اللہ ہر راہ روکو راہ دکھاتا ہے

فمن يك حائدًا عن زی تبوك

فانا قد اُمرنا بالجهاد

تو تبوک میں آنے والے نبی ﷺ سے جو شخص بھی اپنی راہ ہٹائے

گا وہ سن لے کہ ہمیں اس سے جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔

اکیدر دومۃ الجندل کا فرماں روا تھا۔ دومۃ الجندل مدینہ طیبہ سے بھی دس رات کی مسافت پر ہے اور کوفہ سے بھی دس رات کی مسافت پر ہے، اور دمشق سے بھی دس رات کے فاصلے پر ہے، وہاں کھجوریں اور چشمے بہت ہیں۔ (دلائل النبوۃ ص ۴۷۸)

﴿......منافقین کی سازش سے آپ کی باخبری......﴾

صلہ بن زفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ ﷺ نے منافقین کو کیسے پہچان لیا تھا جب کہ صحابہ رسول ﷺ میں ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم سمیت کوئی بھی انہیں پہچان نہ سکا تھا۔ انہوں نے کہا میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل رہا تھا۔ آپ ﷺ اپنی سواری پر محو استراحت تھے۔ میں نے کچھ لوگوں کو یہ باتیں کرتے سنا، "اگر ہم اسے (حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو) سواری سے گرادیں اور اس کی گردن ٹوٹ جائے تو اس سے ہماری جان چھوٹ

Marfat.com

سکتی ہے" یہ سن کر میں فوراً ان کے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان (حفاظت کے لئے) چلنے لگا اور بلند آواز سے تلاوت قرآن کرنے لگا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری آواز سے بیدار ہوئے اور فرمایا کون ہے؟ میں نے کہا حذیفہ، آپ نے فرمایا یہ تمہارے پیچھے کون ہیں؟ میں نے کہا فلاں فلاں ہیں، میں نے ان سب کے نام لئے آپ ﷺ نے فرمایا جو کچھ وہ کہہ رہے تھے تم نے سنا ہے؟ میں نے کہا ہاں اور اسی لئے تو میں آپ کے اور ان کے درمیان چل رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے ان سب کا نام لے کر فرمایا کہ یہ فلاں فلاں سب منافق ہیں مگر تم کسی کو نہ بتلانا (دلائل النبوۃ ص ۴۷۹)۔

جنگ موتہ کے معجزات......

واقدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، موتہ دمشق سے ادھر بلقاء کے قریب ایک جگہ ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ منورہ سے باہر) مقام جرف پر اسلامی لشکر ترتیب دیا، مگر ابھی تک سالاران لشکر کی نشان دہی نہ فرمائی تھی، نماز ظہر کے بعد آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے تو صحابہ بھی آپ ﷺ کے گرد بیٹھ گئے۔ اتنے میں نعمان یہودی آیا اور دوسرے لوگوں کے ساتھ آپ ﷺ کے نزدیک کھڑا ہو گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امیر لشکر زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر وہ قتل ہو جائیں تو جعفر طیار رضی اللہ عنہ، امیر ہوں گے۔ اگر وہ بھی شہادت پا لیں تو پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ، امیر ہوں گے اور اگر انہیں بھی قتل کر دیا جائے پھر مسلمان باہمی رضا مندی سے کسی کو بھی امیر بنا لیں! نعمان نے کہا اے ابوالقاسم! اگر آپ سچے نبی ہیں تو جن کا آپ نے نام لیا ہے، وہ تھوڑے ہوں یا زیادہ سب کے سب قتل ہوں گے۔ کیونکہ انبیاء بنی

Marfat.com

اسرائیل امیر لشکر بناتے ہوئے جب کہتے تھے کہ اگر یہ شہید ہو جائے تو فلاں امیر ہوگا تو وہ ضرور شہادت پا کر رہتا۔ اگر وہ سو افراد کا نام لیتے تو سو ہی قتل ہو جایا کرتے، پھر وہ یہودی حضرت زید رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا، اپنے گھر والوں کو وصیت کر جاؤ کیونکہ اگر محمد (ﷺ) نبی ہیں تو تم ان کی طرف لوٹ کر نہ آسکو گے، زید رضی اللہ عنہ نے کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ سچے نبی اور نیکو کار ہیں، واقدی کہتے ہیں جب موتہ میں دونوں لشکر آمنے سامنے آئے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور معرکہ جنگ کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے لگے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زید نے جھنڈا اُٹھالیا۔ شیطان ان کے پاس آیا اور سمجھانے لگا کہ زندگی محبوب چیز ہے اور موت بری، اس نے زید کے دل میں دنیا کی محبت ڈالنے کی کوشش کی۔ تو زید نے کہا، اب تو آیا ہے جبکہ مومنوں کے دل میں ایمان مستحکم ہو چکا ہے؟ تو انہیں دنیا کی طرف مائل کرنا چاہتا ہے؟ اس کے بعد وہ لڑتے رہے اور شہید ہو گئے، پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا اس کے لئے استغفار کرو، وہ جنت میں داخل ہو گئے اور وہاں سیر کر رہے ہیں، پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اب جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا اٹھالیا، ان کے پاس بھی شیطان آیا اور ان کے دل میں زندگی کی محبت اور موت سے کراہت ڈالنا چاہی تو انہوں نے کہا، اس وقت؟ جب کہ مومنوں کے دل میں ایمان گھر کر چکا ہے۔ اب تو انہیں دنیا کی طرف مائل کر رہا ہے۔ پھر وہ لڑنے لگے تا آنکہ شہید ہو گئے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور ان کے لئے دعا فرمائی پھر فرمایا اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو وہ شہید ہے، وہ جنت میں داخل ہو چکا ہے اور وہاں اپنی خواہش سے جہاں چاہتا ہے اپنے دو یاقوتی پروں کے

Marfat.com

ساتھ اڑ رہا ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا اب ان کے بعد عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھالیا۔ وہ بھی شہید ہو گئے اور جنت میں ٹیڑھے سے چل رہے ہیں، انصار کو یہ سن کر رنج ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! وہ ٹیڑھے سے کیوں چل رہے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب انہیں زخم آیا تو کچھ پیچھے ہٹ گئے تھے مگر پھر انہوں نے اپنے نفس کو ملامت کی اور جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گئے اور جب جنت میں داخل ہوئے تو اپنے ساتھیوں سے الگ رہے، حضرت اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضرت جعفر اور ان کے ساتھی شہید ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے، جبکہ میں چالیس کھالیں رنگ چکی تھی، آٹا گوندھ چکی اور اپنے بچوں کو نہلا دھلا کر ان کی کنگھی چوٹی سے فارغ ہو چکی تھی (گھر کے تمام کام کاج کر لئے تھے)، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جعفر کے بچوں کو میرے پاس لاؤ، میں انہیں لے آئی۔ آپ ﷺ نے انہیں سونگھا اور رونے لگے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کے واسطے بتلائیں آپ ﷺ کیوں رو رہے ہیں، کیا آپ کو جعفر اور ان کے ساتھیوں کے متعلق کوئی خبر پہنچی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ہاں آج وہ شہید ہو گئے، تو میں اٹھ کر چیخنے لگی، عورتیں میرے پاس جمع ہو گئیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور لوگوں سے فرمایا جعفر کے اہل و عیال سے غافل نہ ہوں، ان کے لئے کھانا تیار کرو کیونکہ وہ اپنے مالک کے غم میں نڈھال ہیں۔ (دلائل النبوۃ ص ۴۸۱)

……عیینہ کی پوشیدہ غلطی سے باخبری……

عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو

Marfat.com

ثقیف کے محاصرہ کے دوران فرمایا کہ ہر مسلمان ان کے نخلستان کی پانچ کھجوریں کاٹ لے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کھجوریں ابھی بالکل سلامت ہیں ان کے پھل نہیں اتارے گئے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حکم فرمایا صرف وہی کھجوریں کاٹی جائیں جن کے پھل کھائے جا چکے ہیں اور انہیں ترتیب وار کاٹا جائے، کہتے ہیں، اتنے میں عیینہ بن حصن آپ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ اجازت دیں تو میں کفار سے بات چیت کروں شاید اللہ انہیں ہدایت دے، آپ ﷺ نے اجازت دے دی تو وہ بنو ثقیف کے پاس قلعہ میں گئے اور کہا تم پر میرے ماں باپ قربان! اپنی جگہ ڈٹے رہو۔ بخدا ہم تو غلاموں سے بھی ذلیل ہیں اور میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ اگر اسے (حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کو حادثہ پیش آجائے تو عرب کی عزت وشوکت بحال ہو سکتی ہے، تو تم اپنے قلعہ میں ڈٹے رہو، خبردار جو ہتھیار ڈالے! اور ان درختوں کے کٹ جانے سے مت گھبراؤ، یہ کہہ کر عیینہ واپس آگئے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیینہ! تم نے ان سے کیا بات کی؟ انہوں نے کہا میں نے انہیں دعوت اسلام دی، عذاب جہنم سے ڈرانے کی کوشش کی اور جنت کا راستہ واضح کیا، آپ ﷺ نے فرمایا، جھوٹ کہتے ہو، تم نے انہیں یہ کچھ کہا ہے اور ساتھ ہی ان کی ساری باتیں بتلا دیں۔ انہوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ نے سچ فرمایا میں اپنے گناہ کی اللہ اور آپ ﷺ سے معافی چاہتا ہوں۔ (دلائل النبوۃ ص ۴۸۲)

...... عروہ بن مسعود کا واقعہ قبول اسلام ......

واقدی علیہ الرحمہ، سے روایت ہے کہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور غیلان بن سلمہ

Marfat.com

دونوں طائف کے تاجر تھے، یہ دونوں یمن کے علاقہ جرش کو روانہ ہوئے جبکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی فتح مکہ کے لئے (مدینہ طیبہ سے) روانہ ہو چکے تھے، یہ دونوں وہاں قلعہ دوز مشینوں اور چھوٹی بڑی منجنیقوں کو بنانے اور استعمال کرنے کا طریقہ سیکھتے رہے۔ جب تک یہ اپنے کام میں ماہر ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کر لیا تھا، پھر یہ دونوں واپس طائف آ گئے اور قلعہ طائف کے اندر منجنیق نصب کی اور پتھر انداز مشینیں بنا بنا کر لڑائی کا سامان تیار کرنے لگے، ادھر جب عروہ فارغ ہو گئے اور اپنی اور اپنی قوم کی دانست کے مطابق تمام سامان جنگ مہیا ہو گیا تو اللہ نے ان کے دل میں اسلام کی محبت ڈال دی۔ وہ غیلان بن سلمہ سے ملے اور کہا تم دیکھتے نہیں اللہ تعالیٰ نے اس آدمی (حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کو کیسے کامیابی دی ہے؟ اور اس کے سب آدمی مکہ میں داخل ہو چکے ہیں تو اسکے بارے میں سوچو اور آنے والے وقت کی فکر کرو۔ آج ہمیں لوگ عرب کا دانا و مدبر سمجھتے ہیں، اور ہمارے جیسا آدمی محمد مصطفیٰ ﷺ کی دعوت و نبوت سے جاہل نہیں رہنا چاہئے۔ غیلان نے کہا، ابو یعقوب ایسا نہ کہو اور آئندہ تمہارے منہ سے ایسی بات سنائی نہ دے۔ مجھے تمہارے متعلق بنو ثقیف سے خطرہ محسوس ہونے لگا ہے، اگرچہ ان کے ہاں تمہاری شرافت مسلمہ ہے، عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا، میں تو محمد مصطفیٰ ﷺ کی اتباع کر چکا ہوں اور ان کے پاس جا رہا ہوں۔ غیلان نے کہا جلدی نہ کرو اچھی طرح غور و فکر کر لو! عروہ کہنے لگے محمد مصطفیٰ ﷺ کی صداقت سے بڑھ کر کون سے چیز واضح تر ہو سکتی ہے؟ میں تجھے ایک بات بتاتا ہوں۔ جو قبل ازیں میں نے کسی کو نہیں بتلائی، اور تمہیں بھی اب بتلا رہا ہوں۔ غیلان نے کہا وہ کیا ہے؟ عروہ نے بتایا میں ایک بار بغرض تجارت نجران گیا تھا، یہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے مکہ میں ظہور سے

Marfat.com

قبل کی بات ہے، وہاں کا پادری میرا دوست تھا، اس نے مجھے کہا ابو یعقوب! تمہارے علاقہ میں اس نبی کا ظہور وقوع میں آنے والا ہے جو تمہارے حرم سے ظاہر ہوگا۔ میں نے کہا تم کیا کہہ رہے ہو؟۔ اس نے کہا مجھے مسیح کی قسم وہ آخری نبی ہوگا۔ وہ اپنی قوم (کے کفار) کو قوم عاد کی طرح تہ تیغ کر دے گا، جب وہ ظاہر ہو اور دعوت حق دے تو تم اس کی اتباع کرنا اور سب سے پہلے اس پر ایمان لانا۔ مگر میں نے آج تک اس بارے میں ایک بھی حرف بنو ثقیف یا دوسرے کسی شخص سے نہیں کہا کیونکہ میں ان کی شدید بد اعتقادی سے واقف ہوں اور اس پادری سے یہ کچھ سننے کے باوجود میں آپ ﷺ کا سخت مخالف رہا ہوں، مگر اللہ نے اب میرا دل پھیر دیا ہے، اور میں آپ ﷺ کی اطاعت کرنا چاہتا ہوں، تو اے غیلان! تم ان بد عقیدہ لوگوں سے میرے یہاں سے چلے جانے کو خفیہ رکھنا، کسی سے ذکر نہ کرنا، چنانچہ عروہ وہاں سے چل دیئے اور جب تک وہ مدینہ طیبہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ نہیں گئے کسی کو ان کے بارے میں معلوم نہ تھا، ان کا معاملہ خفیہ رہا، تو وہ اسلام لے آئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سارا قصہ کہہ سنایا کہ وہ کیا چاہتے تھے پھر انہوں نے کیا کچھ سامان جنگ تیار کیا، پھر اللہ نے ان کے دل میں محبت اسلام کیسے ڈال دی، پھر پادری کی بات بتلائی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ کی تعریف ہے جس نے تمہیں ہدایت دی اور جو کچھ تم اپنے لئے چاہتے تھے، اللہ نے تمہارے لئے اس سے بہتر چاہا، پھر عروہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی قوم میں واپس جانے کی اجازت طلب کی اور عرض کیا، یارسول اللہ! اس دین سے بڑھ کر ہمارے لوگوں کے لیے ابھی تک غیر معروف کوئی دین نہیں تو کیا میں اپنی قوم کے پاس ایک بہترین چیز (اسلام) لے کر نہ جاؤں؟ ایسی بہترین چیز کہ

Marfat.com

کوئی آدمی اپنی قوم کے پاس اس سے بہتر چیز لے کر کبھی نہ گیا ہوگا؟ اور یارسول اللہ میں کتنے ہی اچھے مواقع (جہاد) سے اب تک محروم رہا ہوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وہ تمہیں دیکھتے ہی قتل کر دیں گے۔ انہوں نے کہا، یارسول اللہ ﷺ میں ساری قوم کو اپنی نوجوان اولاد سے بھی عزیز تر ہوں، پھر انہوں نے دوبارہ اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا، ایسے میں وہ تجھے قتل کر دیں گے۔ انہوں نے کہا، اگر وہ مجھے سوتا پائیں گے تو بیدار تک نہیں کریں گے، پھر تیسری بار اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا، اگر تم چاہتے ہو تو جاؤ۔ وہ طائف چلے گئے۔ وہاں اپنی قوم کو دعوت حق دی اور انہوں نے انہیں قتل کر دیا، فاروق خطابی کی روایت میں ہے کہ عروہ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی تو وہ طائف لوٹے، وہ عشاء کے وقت وہاں پہنچے، بنو ثقیف کے ایک آدمی نے تیر چلا کر آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا، روایات کے مطابق، جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے قتل کی اطلاع پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا، عروہ کی مثال سورۂ یٰسین والے آدمی کی سی ہے جس نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلایا مگر قوم نے اسے قتل کر دیا۔ (دلائل النبوۃ ص ۴۸۴)

......زید بن حارثہ اور قبولیت دعا......

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ بنی فزارہ کی ایک عورت ام قرفہ نے اپنے بیٹوں اور پوتوں پر مشتمل تیس (۳۰) گھوڑوں کا دستہ تیار کیا ہے اور انہیں کہا ہے کہ مدینہ جاؤ اور محمد مصطفےٰ (ﷺ) کو قتل کر دو، تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! اسے اپنے بچوں پر

Marfat.com

رلا۔ پھر آپ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو ان سے لڑنے کے لئے بھیجا، وادی قریٰ میں مقابلہ ہوا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ کے ساتھی شہید ہو گئے، اور وہ خود زخمی حالت میں میدان سے اٹھا کر لائے گئے اور یوں وہ ناکام مدینہ طیبہ واپس آ گئے، پھر انہوں نے اللہ سے عہد کیا کہ جب تک ان سے بدلہ نہ لوں اپنے سر کے قریب پانی نہ لاؤں گا۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ ان کے ساتھ کچھ صحابی روانہ فرمائے اور جنگ ہوئی، بنی فزارہ قتل ہو گئے اور ام قرفہ اور اس کے بیٹے بھی تہ تیغ کر دیئے گئے، حضرت زید رضی اللہ عنہ، نے ام قرفہ کی زرہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بطور نشان فتح) روانہ کر دی جو آپ نے دو نیزوں پر لٹکا دی۔ پھر حضرت زید رضی اللہ عنہ لوٹے اور مدینہ طیبہ پہنچے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس رات میرے گھر تھے کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا تو آپ اپنا دامن کھینچتے ہوئے نکلے اور زید رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگا لیا (ایضا ص ۴۸۵)

﴾......عزیٰ نامی بت اور شیطان کا خاتمہ......﴿

ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح مکہ کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو علاقہ نخلہ کی طرف بھیجا، وہاں مشہور بت عزیٰ تھا۔ آپ وہاں پہنچے، وہ بت چوب ببول کی تین مضبوط میخوں کے ساتھ زمین میں گھڑا ہوا تھا۔ انہوں نے میخیں کاٹ ڈالیں، بت خانہ مسمار کر دیا۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس پہنچ گئے، اور سارا واقعہ سنا دیا۔ آپ نے فرمایا واپس جاؤ تم نے کچھ بھی نہیں کیا، (حضرت) خالد بن ولید رضی اللہ عنہ واپس گئے، جب وہاں کے پروھتوں نے جو

Marfat.com

بت خانہ کے نگران تھے انہیں دیکھا تو پہاڑوں میں جا چھپے اور کہنے لگے اے عزیٰ اسے پاگل کر دے، اسے تباہ کر دے، حضرت خالد رضی اللہ عنہ، نے وہاں (بت خانہ کے کھنڈرات پر) ایک برہنہ بدن عورت دیکھی جو بال پھیلائے سر پر مٹی ڈال رہی تھی، آپ نے تلوار کے ایک وار سے اس کا خاتمہ کر دیا پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا، وہی عزیٰ تھی۔ (ایضاص ۲۸۶)

......حضور نبی اکرم ﷺ کے لیے سورج کا لوٹنا......

اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا، سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ پر وحی کا نزول ہو رہا تھا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی گود میں آپ ﷺ نے سر رکھا ہوا تھا۔ انہوں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی، اور اس اثنا میں سورج غروب ہو گیا، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا علی! تم نے عصر کی نماز پڑھی ہے، انہوں نے عرض کیا، نہیں یا رسول اللہ (ﷺ)، حضور ﷺ نے دعا فرمائی، اے خدا! علی، تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں مصروف تھا اس لئے سورج کو لوٹا دے، اسماء رضی اللہ عنہا راوی ہیں، کہ میں نے سورج کو غروب ہوتے دیکھا تھا، پھر میں نے اسے بعد از غروب طلوع ہوتے دیکھا اور اس کی کرنیں پہاڑوں پر اور زمین پر پڑیں۔ یہ واقعہ جنگ خیبر کے دوران مقام صہبا پر پیش آیا، قاضی عیاض نے کتاب الشفا میں، امام طحاوی سے روایت کیا ہے اور اس (اسما) سے طبرانی نے معجم الکبیر میں بیان کیا ہے اور اسی طرح ابن مندہ اور ابن شاہین اور ابن مردویہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اخذ کیا۔ اور طبرانی نے معجم الاوسط میں بہ سند حسن حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، آپ ﷺ نے سورج کو حکم

Marfat.com

دیا اور وہ تھوڑی دیر کے لئے رک گیا، قاضی عیاض، ابن اسحاق سے راوی ہیں کہ جب حضور نبی کریم ﷺ کو معراج ہوئی، تو آپ ﷺ نے اپنی قوم کے کاروانیوں اور ایک کاروان تجارت کے نام ونشان کا ذکر کیا۔ انہوں نے پوچھا، قافلہ کب پہنچے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا، بدھ وار کو۔ جب وہ دن آیا، تو قریش کی آنکھیں انتظار میں اُدھر لگ گئیں، دن ختم ہو گیا، اور کاروان نہ آیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی اور دن کے وقت میں ایک گھنٹے کا اضافہ کر دیا گیا، اور سورج روک دیا گیا، اسی طرح روایت میں ہے، کہ خندق کے دن حضور نبی کریم ﷺ کے لئے سورج روک دیا گیا تھا، کیونکہ رسول کریم کی عصر کی نماز قضا ہو گئی تھی۔ اس بنا پر سورج کا رکنا ہمارے حضور نبی کریم ﷺ اور یوشع بن نون علیہ السلام سے مخصوص ہے، جیسا کہ قاضی عیاض نے الاکمال میں بیان کیا ہے، جس سے امام نووی اور حافظ ابن حجر نے نقل کیا، اور تصدیق کی۔ (انوار محمدیہ ص ۳۴۶)

...... جمادات نے حضور اکرم ﷺ کا حکم مانا اور گفتگو کی

اس کے بارے میں کئی واقعات مذکور ہیں، مثلاً یہ کہ طعام اور کنکر آپ کے ہاتھ میں بول اٹھے، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات کنکریاں اٹھائیں جو آپ ﷺ کے ہاتھ میں تسبیح پڑھنے لگ گئیں، چنانچہ میں نے بھی ان کی آواز سنی، پھر آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہتھیلی پر رکھیں، وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر، اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر رکھیں اور تسبیح پڑھ رہیں تھیں (بزاز وطبرانی) طبرانی کی روایت میں ہے کہ اس حلقے میں موجود سب لوگوں نے ان کی آواز سنی۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے وہ کنکریاں ہمارے حوالے کر دیں، لیکن انہوں نے پھر تسبیح نہ پڑھی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے امام بخاری نے تخریج کی ہے، حضرت ابن مسعود راوی ہیں، کہ ہم حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے اور کھانے کی تسبیح سن رہے تھے (ایضاً)

☆...... جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے راوی ہیں، کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے، تو جبریل علیہ السلام ایک تھال، جس میں انار اور انگور رکھے تھے، لائے، حضور نبی کریم ﷺ نے وہ پھل کھائے اور تسبیح پڑھی، قاضی عیاض نے یہ روایت الشفا میں بیان کی ہے، اسی طرح پتھر کا سلام کہنا بھی ثابت ہے، امام مسلم نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے تخریج کی ہے، وہ راوی ہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ میں اب بھی مکے میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں، جو بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا، پتھر کے بارے میں اختلاف ہے، بعض اس سے حجر اسود اور بعض اس سے وہ پتھر مراد لیتے ہیں، جو ایک گلی میں واقع تھا، اور جسے چھونے سے لوگ طالب برکت ہوتے تھے، اور کہتے کہ یہ وہی پتھر ہے، جو گزرتے وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہا کرتا تھا۔ ترمذی وغیرہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے راوی ہیں، کہ میں مکے میں آپ ﷺ کے ساتھ چلتا پھرتا تھا۔ ایک دفعہ ہم مکے کے اطراف میں گھومتے پھرتے تھے، چنانچہ جس درخت یا پتھر کے پاس سے گزرتے، وہ آپ ﷺ سے السلام علیک یارسول اللہ کہہ کر مخاطب ہوتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے راوی ہیں، کہ جب جبریل علیہ السلام نے مجھے اعلان رسالت کا حکم پیش کیا، تو میں جس درخت یا پتھر کے پاس سے گزرتا، وہ مجھے السلام علیک یارسول اللہ سے مخاطب ہوتا۔ (بزاز اور ابونعیم)

چنانچہ آپ ﷺ کی دعا پر گھر کے دروازوں اور دیواروں کا آمین کہنا اسی

Marfat.com

ذیل میں آتا ہے، ابو اسید الساعدی سے مذکور ہے، کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا، چچا جان! کل صبح آپ اور آپ کے بیٹے میرے آنے تک گھر سے باہر نہ جائیں، وہ منتظر رہے، تا آنکہ آپ بعد از چاشت تشریف لائے اور السلام علیکم کہا اور خیریت دریافت فرمائی، انہوں نے جواب سلام کے بعد حسب معمول عرض کیا کہ گھر میں ہر طرح سے خیریت ہے، فرمایا، میرے قریب آجاؤ اور اچھی طرح جڑ کر بیٹھو۔ جب وہ اچھی طرح اکٹھے ہو کر بیٹھ چکے تو انہیں چادر اوڑھادی، فرمایا اے اللہ یہ میرا چچا ہے اور یہ لوگ میرے چچا کی اولاد ہیں، یہ سب میرے اہل بیت ہیں، تو انہیں اس طرح آگ سے بچا اور محفوظ رکھ، جس طرح کہ میں نے انہیں اس چادر میں چھپالیا ہے اس پر گھر کے در و دیوار سے آمین آمین کی آوازیں آئیں۔ (بیہقی وغیرہ) اسی طرح پہاڑ سے آپ کی گفتگو اسی ذیل میں آتی ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک دن حضرت ابو بکر صدیق، عمر فاروق اور عثمان غنی رضی اللہ عنہم کے ساتھ احد پہاڑ پر کھڑے تھے، کہ پہاڑ کانپنے لگا، آپ ﷺ نے زور سے پاؤں مار کر فرمایا، اے احد پہاڑ! مت کانپ، کیونکہ تیری پشت پر ایک نبی ہے، ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں (بخاری) احد ہمیں چاہتا ہے اور ہم اسے چاہتے ہیں۔ اسی طرح جبل ثبیر اور جبل حرا کے بارے میں جو مکے میں ہیں، کئی قصے مذکور ہیں، جب قریش مکہ آپ کی تلاش میں نکلے تو جبل ثبیر نے آپ ﷺ سے کہا، آپ ﷺ مجھ میں اتر آیئے، مجھے ڈر ہے کہ مبادا کفار آپ کو میری حدود میں قتل کر دیں اور خدا مجھے سزا دے۔ یہی بات آپ ﷺ سے کوہ حرا نے کہی، یہ دونوں پہاڑ ایک دوسرے کے آمنے سامنے واقع ہیں اور درمیان میں ایک وادی ہے۔ (انوار محمدیہ ص ۴۳۸)

Marfat.com

☆......اسی طرح آپ ﷺ سے درختوں کا خطاب، سلام اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کا ماننا بھی اسی ذیل میں آتا ہے، جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول ہوا، تو آپ ﷺ جس درخت اور پتھر کے پاس سے گزرتے، وہ آپ ﷺ کو السلام علیک یا رسول اللہ کہتا۔ امام احمد نے طلحہ بن نافع سے تخریج کی ہے، کہ ایک دفعہ جبریل امین علیہ السلام حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ایسی حالت میں حاضر ہوئے، کہ آپ ﷺ مغموم بیٹھے تھے اور اہل مکہ کی ایذا رسانی سے، آپ کے کپڑے خون آلود تھے، انہوں نے اس کی وجہ دریافت کی، تو رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، یہ اہل مکہ کی کارستانی ہے، جبریل امین عرض کرنے لگے، کیا آپ چاہتے ہیں، کہ میں خدائی قدرت کا کوئی اعجوبہ آپ کو دکھاؤں! فرمایا، دکھاؤ، جبریل امین علیہ السلام نے وادی کے دوسرے سرے پر ایک درخت کو دیکھا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہنے لگے، کہ اسے بلایئے، آپ ﷺ نے بلایا تو درخت چلتا ہوا، آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا۔ پھر جبریل امین علیہ السلام نے کہا، اسے حکم دیجئے کہ واپس اپنے مقام پر چلا جائے، چنانچہ آپ ﷺ نے حکم دیا اور وہ واپس چلا گیا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بس بس اتنا ہی کافی ہے، حاکم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے تخریج کی ہے، وہ راوی ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے ہمراہ تھے، کہ سامنے سے ایک بدو نکل آیا، جب وہ قریب آیا، آپ ﷺ نے پوچھا کہاں جارہے ہو، کہنے لگا، اہل وعیال کے پاس، فرمایا کیا تمہارے بھلے کی ایک بات کہوں، کہنے لگا، وہ کیا ہے، فرمایا، ''تم شہادت دو، کہ خدا واحدہٗ لاشریک ہے اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں'' اس نے کہا، ''جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں، اس کا، آپ کے پاس کیا ثبوت ہے۔'' فرمایا، ''یہ درخت گواہ ہے''

Marfat.com

آپ نے اسے جو وادی کے ایک کنارے پر تھا، بلایا، چنانچہ وہ زمین کو چیرتا اور پھاڑتا ہوا آپ کے سامنے آ کھڑا ہوا اور تین دفعہ کلمہ شہادت پڑھا اور پھر واپس اپنی جگہ پر جا کھڑا ہوا، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ایک بدو نے رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام سے کہا اپنی نبوت کی کوئی شہادت پیش کیجئے۔۔آپ ﷺ نے کہا، اس درخت سے کہو، کہ تمہیں رسول اللہ بلاتے ہیں، بدو نے درخت سے کہا، تو درخت اپنے دائیں بائیں اور آگے پیچھے جھوما، پھر اس نے اپنی جڑیں اکھیڑیں اور زمین کو چیرتا، پھاڑتا حضور اکرم ﷺ کے سامنے آ کھڑا ہوا، اور السلام علیک یا رسول اللہ کہا، آپ نے بدو سے کہا اب درخت کو کہو کہ واپس چلا جائے، درخت مڑا، اور اپنے مقام پر جڑیں زمین میں گاڑ دیں اور ڈٹ کر کھڑا ہو گیا، بدو کہنے لگا، مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو سجدہ کروں، فرمایا، اگر میں کسی شخص کو خدا کے بغیر کسی اور کو سجدہ کی اجازت دے سکتا تو عورت کو حکم دیتا، کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ (انوار محمدیہ ص ۳۴۱)

☆......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک بدو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، کہ میں کیسے سمجھ لوں، کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، فرمایا، اگر میں کھجور کی ٹہنی کو اپنے پاس بلا لوں، تو کیا تو میری رسالت کی شہادت دے گا، چنانچہ آپ ﷺ نے بلایا وہ درخت سے اتری اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس آ گری، پھر حکم دیا، کہ واپس لوٹ جاؤ، چنانچہ وہ لوٹ گئی اور بدو مسلمان ہو گیا (ترمذی نے اس روایت کی تصحیح کی ہے) یعلی بن مرہ ثقفی کی حدیث میں ہے کہ ہم روانہ ہوئے اور ایک مقام پر پہنچے، جہاں رسول کریم ﷺ سو گئے، اتنے میں ایک درخت زمین کو چیرتا پھاڑتا آیا، آپ کو ڈھانپ لیا اور پھر اپنی جگہ پر لوٹ گیا۔ جب آپ ﷺ جاگے، تو میں

Marfat.com

نے اس کا ذکر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، فرمایا، اس درخت نے خدا سے مجھے سلام کہنے کی اجازت طلب کی تھی، جو اسے مل گئی (بغوی نے یہ واقعہ شرح السنہ میں بیان کیا ہے) امام مسلم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک وادی (جو افیح میں تھی) اترے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے روانہ ہوئے، اور میں پانی کا برتن لئے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے دیکھا کہ آڑ کے لئے کوئی چیز نہ تھی، دور کنارے پر دو درخت کھڑے تھے، حضور اکرم ﷺ ایک کے پاس گئے، اس درخت کی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا، تو اللہ کے حکم سے میرے ساتھ چل، چنانچہ اس اونٹ کی طرح جو اپنے مالک کے پیچھے چلتا ہے، وہ آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑا، پھر دوسرے درخت کے ساتھ بھی آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ جب درمیان میں پہنچے، تو حکم دیا، کہ جڑ جاؤ، چنانچہ دونوں درخت جڑ گئے، اور آڑ بن گئی (انوار محمدیہ ص ۴۵۰)

﴿......ستونِ مسجد کی آہ وزاری......﴾

ستون مسجد کی آہ وزاری (جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرزد ہوئی) بھی اسی ذیل میں آتی ہے، اور یہ نبوت کی نشانیوں سے ایک بڑی نشانی اور حضور اکرم ﷺ کے معجزات میں سے ایک بڑا معجزہ ہے، جو آپ ﷺ کی نبوت پر دلالت کرتا ہے، امام شافعی فرماتے ہیں، خدا نے کسی نبی کو وہ کچھ عطا نہیں کیا، جو ہمارے نبی کو عطا کیا، ان سے پوچھا گیا، کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے، انہوں نے کہا، محمد رسول اللہ ﷺ کو ستون کی آہ وزاری عطا کی گئی، جس کی آواز ہر آدمی نے سنی

Marfat.com

اور یہ اس سے بڑا معجزہ ہے۔ قاضی عیاض لکھتے ہیں کہ ستون کی آہ وزاری کی حدیث مشہور اور دنیا میں پھیلی ہوئی ہے، اور یہ خبر متواتر ہے۔ اہل صحیح نے اس کی تخریج کی ہے اور کئی صحابہ سے یہ واقعہ مذکور ہے۔ ان میں ابی بن کعب، جابر بن عبداللہ، انس بن مالک، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عباس، سہل بن سعد، ابوسعید خدری، بریدہ، ام سلمہ اور مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہم شامل ہیں، قصہ ایک ہی ہے، اگر چہ الفاظ مختلف ہیں۔ اور وہ یوں ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی مسجد کی چھت پر کھجور کے ستونوں پر ڈالی گئی تھی، جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دیتے تو ایک ستون کا سہارا لے کر کھڑے ہو جاتے۔ بعدہ آپ کے لئے تین سیڑھیوں والا ایک منبر بنایا گیا، تا کہ جب آدمی زیادہ ہوں تو آپ کی آواز سنی جا سکے۔ جب حضور نبی کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے، تو ستون سے آواز آئی وہ پھٹا اور ٹوٹ گیا، ایک روایت میں ہے، کہ ستون نے چیخ ماری۔ آپ ﷺ نیچے تشریف لے آئے، ستون کو سینے سے لگایا تو وہ بچے کی طرح سسکیاں لے کر رو رہا تھا، ایک روایت میں ہے، کہ ہمیں ستون کی آواز ایسی معلوم ہوئی جیسے دودھ دینے والی اونٹنی کی جس کا بچہ اس سے علیحدہ کر دیا گیا ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ لکڑی سے ایسی آواز سنی گئی جیسی کہ ایک شیدائی کی آہ وزاری، وہ آہ وزاری کرتا رہا، تا آنکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے، اس کی طرف چل کر گئے، اسے بھینچا اور وہ چپ ہو گیا۔ ایک روایت میں ہے، کہ ستون حضور نبی کریم ﷺ کے غم میں بیل کی طرح ایسا ڈکارا کہ مسجد کانپ گئی۔ آپ ﷺ منبر سے اترے اور اسے بھینچا، چنانچہ وہ خاموش ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، کہ اگر میں اسے نہ بھینچتا، تو وہ میرے غم میں اسی طرح قیامت تک

Marfat.com

ڈکارتا رہتا، آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اسے دفن کر دیا جائے۔ بریدہ کی حدیث میں مذکور ہے آپ ﷺ نے ستون سے دریافت فرمایا، کہ اگر تو چاہتا ہے تو میں تجھے اس باغ میں واپس کر دیتا ہوں، تیری جڑیں نکل آئیں گی اور تو پھر سے پورا درخت بن جائے گا، اور پتے اور پھل بھی اُگائے گا، اور اگر تیری خواہش ہو تو تجھے جنت کے باغ میں لگا دیں گے اور اولیا اللہ تیرا پھل کھائیں گے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کان ستون کے ساتھ لگایا، تاکہ اس کی بات سن سکیں۔ اس نے کہا میں چاہتا ہوں، کہ آپ مجھے جنت میں گاڑ دیں تاکہ اولیا اللہ، میرا پھل کھائیں، اور اسی جگہ رہوں، جہاں کہنگی میرے پاس نہ پھٹکے۔ جو لوگ قریب تھے، انہوں نے یہ گفتگو سنی۔ فرمایا ٹھیک ہے، اس ستون نے دار البقا کو دار الفنا پر ترجیح دی۔ ستون کی آہ وزاری کی حدیث کو صحابہ کی ایک جماعت نے مختلف طریقوں سے بیان کیا ہے، جس سے اس کی قطعیت ثابت ہوتی ہے۔ علامہ ابن السبکی لکھتے ہیں، میرے نزدیک صحیح بات یہ ہے، کہ ستون کی آہ وزاری کی حدیث تواتر کا درجہ رکھتی ہے۔ حافظ ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں، کہ ستون کی آہ و زاری اور شق قمر کے بارے میں اس کثرت سے احادیث مذکور ہیں، کہ جو شخص بھی طریق حدیث سے واقف ہے، اس کے نزدیک اسے قطعیت کا درجہ حاصل ہے، علامہ بیہقی لکھتے ہیں، کہ ستون کی آہ وزاری کا قصہ ان ظاہری امور میں سے ہے، جو سلف سے خلف کو منتقل ہوئے ہیں، ابو القاسم بگوی رقمطراز ہیں، کہ جب بھی امام حسن رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرتے، تو رونے لگ جاتے، پھر کہتے، اے لوگو! ایک لکڑی بوجہ اس تقرب کے جو رسول کریم ﷺ کو خدا سے حاصل تھا، شوق سے رونے لگ گئی، تمہیں تو آپ ﷺ سے زیادہ الفت اور لگاؤ ہونا چاہیے (انوار محمدیہ ص ۳۵۲)

Marfat.com

......حضور اکرم ﷺ سے جانوروں کی گفتگو......

اس ضمن میں اونٹ کا سجدہ اور آپ ﷺ سے اس کی شکایت سنیے!

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ انصار میں ایک خاندان ایسا تھا، جن کے پاس ایک اونٹ تھا، جس سے وہ کھیتی کو پانی دیتے تھے۔ چنانچہ وہ ان کے خلاف ہو گیا اور کام کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، کہنے لگے، یارسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس ایک اونٹ تھا، جس سے ہم کھیتی باڑی کو پانی دیتے تھے، وہ بپھر گیا ہے اور محنت سے انکاری ہے، باغ اور کھیتی پیاسے ہیں، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا، اٹھو چلیں، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باغ میں داخل ہوئے، اونٹ ایک طرف کھڑا تھا، آپ ﷺ اس کی طرف چل دیئے، انصاری نے کہا، یارسول اللہ ﷺ! اسے کتے کی طرح ہلکاؤ ہو گیا ہے اور ہم اس کے شر سے ڈرتے ہیں، فرمایا مجھے اس سے کوئی ڈر نہیں۔ جب اونٹ نے آپ ﷺ کو دیکھا، تو ادھر کو آیا، اور آپ ﷺ کے سامنے سجدے میں گر پڑا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اسے پیشانی کے بالوں سے پکڑ لیا، اور ایسا تابعدار ہو گیا، کہ پہلے کبھی بھی ایسا نہیں ہوا تھا، آپ ﷺ نے اسے کام پر لگا دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ یہ ایک نا سمجھ حیوان ہے، آپ ﷺ کو سجدہ کرتا ہے، ہم عاقل ہونے کی بنا پر کیوں نہ آپ ﷺ کو سجدہ کریں۔ فرمایا کسی آدمی کو زیب نہیں دیتا کہ وہ آدمی کو سجدہ کرے، اگر یہ بات درست ہوتی، تو میں عورت کو حکم دیتا، کہ وہ بر بنائے فوقیت حقوق خاوند کو سجدہ کرے۔ (احمد اور نسائی) یعلی بن مرہ ثقفی کی حدیث میں مذکور ہے۔

Marfat.com

ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ جا رہے تھے، کہ ایک اونٹ کے پاس سے گزرے، جو ایک کھیتی کو پانی پلا رہا تھا۔ جب اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو بلبلایا، اور گردن زمین پر رکھ دی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس کھڑے ہو گئے، فرمایا اس کا مالک کہاں ہے؟ جب وہ آیا، فرمایا، یہ اونٹ مجھے بیچ دو، اس نے کہا، ہم یہ اونٹ بطور ہدیہ پیش کرتے ہیں، کیونکہ جن لوگوں کا یہ اونٹ ہے، ان کا ذریعہ معاش اور کچھ نہیں۔ فرمایا اب تم نے اس بات کا ذکر کیا ہے، مگر اس نے شکایت کی ہے، اس سے زیادہ کام لیا جاتا ہے اور گھاس کم کھلائی جاتی ہے۔ اس لئے اس سے اچھا سلوک کرو (بغوی نے شرح السنۃ میں بیان کیا) ابن شاہین نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے، وہاں ایک اونٹ نے جب آپ ﷺ کو دیکھا، تو بلبلایا اور آنکھوں میں آنسو بھر لایا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے قریب گئے، اور اس کو کانوں کے پاس تھپکی دی، تو وہ خاموش ہو گیا۔ پھر دریافت فرمایا، اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ تو انصار کا ایک جوان سامنے آیا۔ اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ یہ میرا اونٹ ہے آپ ﷺ نے فرمایا، کیا تو اس جانور کے بارے میں جس کی ملکیت خدا نے تجھے دی ہے، خدا سے نہیں ڈرتا، کیونکہ اس نے شکایت کی ہے، کہ تو اسے بھوکا رکھتا ہے اور اسے تنگ کرتا ہے۔

(انوار محمدیہ ص ۳۵۴)

......بکری نے رسول اکرم ﷺ کو سجدہ کیا......

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری

Marfat.com

کے باغ میں داخل ہوئے، اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی ساتھ تھے۔ وہاں ایک بکری تھی جس نے آپ ﷺ کو سجدہ کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اس بکری سے زیادہ ہمیں آپ ﷺ کے سجدے کا استحقاق ہے۔ فرمایا، کسی آدمی کو زیب نہیں دیتا کہ وہ کسی اور انسان کو سجدہ کرے۔ قاضی عیاض نے کتاب الشفا میں لکھا ہے کہ ایک شخص حاضر خدمت ہو کر ایمان لایا، وہ خیبر کے بعض قلعوں میں لوگوں کی بکریاں چراتا تھا، عرض کیا یارسول اللہ! میں ان بکریوں کا کیا کروں، فرمایا، ان کے منہ اپنے گھروں کی طرف موڑ دو، اس طرح خدا تیری اس امانت کو ادا کردے گا، اور بکریاں اپنے اپنے گھروں میں پہنچ جائیں گی۔ اس نے تعمیل کی اور تمام بکریاں اپنے اپنے گھروں میں پہنچ گئیں۔ (ایضاً ص ۳۵۵)

......بھیڑیئے نے حضور اکرم ﷺ کے متعلق گفتگو کی......

اکثر صحابہ کرام جن میں ابو سعید خدری بھی شامل ہیں نے بیان کیا کہ ایک بھیڑیئے نے بھیڑ پر حملہ کر کے اسے دبوچ لیا۔ گڈریے نے تعاقب کر کے اسے پکڑ لیا اور بھیڑ کو چھین لیا۔ وہ پچھلی ٹانگوں پر بیٹھ گیا، اور کہنے لگا، کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا کہ مجھ سے میرا رزق جو خدا نے مجھ تک پہنچایا ہے، چھینتا ہے، گڈریے نے کہا، حیرت ہے، ایک بھیڑیا انسانوں کی طرح باتیں کر رہا ہے، بھیڑیا کہنے لگا، میں تمہیں اس سے عجیب تر بات بتاؤں، محمد رسول اللہ ﷺ مدینے میں لوگوں کو گزشتہ عہد کی باتیں بتا رہے ہیں، اس پر گڈریا، بکریوں اور بھیڑوں کو ہانکتا ہوا مدینے جا پہنچا۔ اور انہیں ایک طرف کونے میں روک دیا، پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ

Marfat.com

نے حکم دیا کہ الصلوٰۃ جامعۃ کی منادی کی جائے۔ اب بدو کو حکم دیا کہ ان لوگوں کو واقعہ سناؤ، اس نے تعمیل حکم کی (امام احمد) قاضی عیاض لکھتے ہیں، کہ بعض طریقوں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ بھیڑیئے نے بدو سے کہا، مجھے تم پر تعجب ہے، کہ تو اپنی بھیڑ بکریوں کو تو جانتا ہے، لیکن اس نبی سے ناواقف ہے، جس سے عظیم المرتبت انسان اور کوئی نہیں آیا، جس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور اہل جنت آپ کے صحابہ کو جو مصروف جہاد ہیں، دیکھ رہے ہیں اور تمہارے اور اس کے درمیان صرف یہ درہ حائل ہے، وہاں تو اللہ کے لشکر میں شامل ہو جائے گا، گڈریا کہنے لگا۔ میرے ریوڑ کی حفاظت کون کرے گا، بھیڑیے نے کہا، تمہاری واپسی تک میں انہیں چراتا رہوں گا، گڈریے نے اپنا ریوڑ اس کے سپرد کر دیا اور چل دیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ واقعہ اور اپنے اسلام لانے کا قصہ سنایا اور نیز بتایا کہ وہ جہاد میں شرکت کے لئے آیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا اپنے ریوڑ کی طرف لوٹ جاؤ، ان کی تعداد بڑھ گئی ہے، چنانچہ جب وہ آیا، تو بات ٹھیک نکلی، اور اس نے بھڑیے کے لئے ایک بکری ذبح کی، (اور اسے کھلائی)۔ (انوار محمدیہ ص ۳۵۵)

☆......سعید بن منصور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں، کہ ایک بھیڑیا آ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا اور دم ہلانے لگ گیا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ بھیڑیوں کی طرف سے بطورِ وفد بن کر آیا ہے، اور اس لئے آیا ہے، کہ تم اپنے مال سے انہیں بھی کچھ دو، صحابہ نے کہا، بخدا ہم ہرگز ایسا نہیں کریں گے، ایک آدمی نے پتھر اٹھایا اور بھیڑیے کو دے مارا، وہ چیختا چلاتا ہوا بھاگ کھڑا ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا! الذئب، وما لذھب! ابن وہب راوی ہیں، کہ ابو سفیان بن حرب

Marfat.com

اور صفوان بن امیہ نے ایک بھیڑیے کو دیکھا، کہ اس نے ایک ہرن کو پکڑا (مگر وہ بھاگ کر حدود حرم میں گھس گیا) اس پر بھیڑیے نے اسے چھوڑ دیا، یہ دیکھ کر وہ حیران ہوئے، بھیڑیا کہنے لگا، اس سے عجیب تر یہ امر ہے کہ محمد بن عبداللہ ﷺ تمہیں مدینے میں جنت کی طرف بلاتے ہیں اور تم اسے آگ کی طرف بلاتے ہو، ابوسفیان نے کہا، لات اور عزیٰ کی قسم! اگر تم یہ بات مکے میں کہتے، تو وہاں فساد اٹھ کھڑا ہوتا۔ (ایضا)

﴿......گوہ کا ایمان افروز واقعہ......﴾

قاضی عیاض علیہ الرحمہ، کتاب الشفا میں لکھتے ہیں:۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ایک دفعہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے درمیان تشریف فرما تھے، کہ بنو سلیم کا ایک بدو آیا، جس نے ایک گوہ شکار کی تھی، جسے اس نے آستین میں چھپا رکھا تھا، تا کہ گھر جا کر بھون کر کھائے گا۔ جب اس نے لوگوں کو دیکھا تو پوچھا، کہ یہ آدمی کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اللہ کے رسول ہیں، اس نے آستین سے گوہ نکالی، کہنے لگا، اگر یہ گوہ ایمان لے آئی تو میں بھی مسلمان ہو جاؤں گا۔ بدو نے گوہ آپ کے سامنے پھینک دی۔ آپ ﷺ نے گوہ سے خطاب کیا!

اے گوہ! (اس پر اس نے واضح زبان میں جو سب سن رہے تھے) کہا، لبیک وسعدیک، آپ ﷺ نے دریافت فرمایا، "تو کس کی عبادت کرتی ہے"، عرض کیا" اس خدا کی جس کا عرش آسمانوں میں، حکومت زمین پر، راستہ سمندر میں، رحمت جنت میں اور عذاب

Marfat.com

آگ میں ہے''، پھر دریافت فرمایا، ''میں کون ہوں؟'' عرض کیا'' آپ ﷺ رب العالمین کے رسول اور خاتم النبیین ہیں، جس نے آپ ﷺ کی تصدیق کی، وہ نجات پا گیا اور جس نے تکذیب کی وہ ناکام ہوا''۔ اس معجزے کو دیکھ کر وہ بدو مسلمان ہو گیا۔

(انوار محمدیہ ص ۲۵۷)

﴿...... ہرنی کا واقعہ ......﴾

حدیث کے اکثر اماموں نے مختلف طریقوں سے جن سے ایک دوسرے کو تقویت حاصل ہوتی ہے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا ہے، کہ ایک دفعہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحرا میں تھے کہ آپ ﷺ نے ایک ہاتف کو تین دفعہ یارسول اللہ کہتے سنا۔ آپ ﷺ نے دیکھا، کہ ایک ہرنی ایک کمرے میں بندھی ہوئی ہے اور ایک بدو چادر اوڑھے دھوپ میں سو رہا ہے۔ حضور ﷺ نے ہرنی سے پوچھا، ''مجھ سے تیرا کیسا کام ہے؟'' عرض کرنے لگی، ''اس بدو نے مجھے پھانس لیا ہے اور اس پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں۔ مجھے آزاد کیجیے، تاکہ میں انہیں دودھ پلاؤں اور پھر لوٹ آؤں''۔ دریافت فرمایا''، کیا تو وعدہ پورا کرے گی'' کہنے لگی، خدا مجھے عشر جمع کرنے والوں کا سا عذاب دے اگر میں واپس نہ آؤں۔ آپ نے اسے آزاد کر دیا، وہ گئی اور واپس آ گئی اور آپ ﷺ نے اسے باندھ دیا، بدو جاگ اٹھا، پوچھا، ''یارسول اللہ! میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں،'' فرمایا، اس ہرنی کو چھوڑ دو، اس نے تعمیل کی، ہرنی خوشی سے بھاگتی تھی، اور پاؤں زمین پر مارتے ہوئے کلمہ شہادت پڑھتی جاتی تھی۔

Marfat.com

☆......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں، کہ ہمارے پاس ایک پالتو جانور تھا۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لاتے، تو یہ آرام سے بیٹھا رہتا، نہ آتا، نہ جاتا۔ جب آپ ﷺ تشریف لے جاتے تو پھر بھاگنا دوڑنا شروع کر دیتا (نور محمدیہ ص ۳۵۷)

﴿......اصنام کا منہ کے بل زمین پر گر پڑنا......﴾

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ اس وقت کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت نصب تھے۔ حضور نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف چھڑی سے اشارہ فرماتے گئے اور ﴿ جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ﴾ پڑھتے رہے، یعنی حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا۔ بیشک باطل زائل ہونے......... نیست و نابود ہو جانے والا ہے۔ (رواہ البخاری والمسلم)

☆......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور عالم ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ مبارکہ میں داخل ہوئے، جبکہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت نصب تھے۔ حضور نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس میں چھڑی تھی۔ آپ ﷺ ان کی طرف اس چھڑی سے اشارہ فرماتے اور یہ آیت کریمہ پڑھتے ﴿ جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ﴾ اور فرماتے ﴿ جاء الحق وما یبدی الباطل و ما یعید ﴾ حق آ گیا باطل نہ شروع ہو سکتا ہے اور نہ لوٹ کر آ سکتا ہے بلکہ وہ بالکل بے نام و نشان ہو گیا۔ حضور نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم بس یہ فرماتے اور بت اوندھے منہ گر پڑتے:

(کتاب الوفا ص ۳۵۲)

Marfat.com

﴿......غیبی خبریں دینا اور ان کا وقوع پذیر ہونا......﴾

حضرت ابن جوزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی غیبی خبریں دینے کے چند دلائل اور واقعات پہلے گزر چکے ہیں جن میں سے ایک یہ خبر بھی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بتلا دیا کہ دیمک نے اس صحیفہ کے وہ حصے کھا لئے ہیں جن میں ظلم، جور، تعدی اور زیادتی تھی اور بنی ہاشم و بنی عبدالمطلب سے برات تھی، جس کو لکھ کر کفار نے بیت اللہ شریف میں رکھ دیا تھا۔

☆......جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء کو فرماتے ہوئے سنا کہ اہل اسلام کی ایک جماعت کسریٰ کا وہ خزانہ بذریعہ جنگ حاصل کر لے گی جو کہ قصر ابیض میں ہے۔

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب کسریٰ ہلاک ہوگا اور (یقیناً ہلاک ہوگا) تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا (بلکہ وہ ملک دار اسلام میں شامل ہو جائے گا) اور جب قیصر شاہ روم ہلاک ہوگا (یقینا ہلاک ہوگا) تو اس کے بعد قیصر نہیں ہوگا۔ (یعنی علاقہ شام و فلسطین وغیرہ میں اس کی سلطنت نہیں رہے گی اگرچہ آپ ﷺ کے دعوت نامہ اسلام کی قدر و منزلت اور تعظیم و تکریم کی بدولت قدرے علاقہ ان کے قبضہ میں رہے گا) قسم ہے اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد مصطفیٰ (ﷺ) کی جان ہے، ضرور بالضرور قیصر و کسریٰ کے خزانے اللہ تعالیٰ کی راہ میں بانٹ دیئے جائیں گے (اور ایسے ہی ہوا) (کتاب الوفا ص۳۵۲)

☆......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا۔ جب

Marfat.com

کسریٰ ہلاک ہوگا تو اس کے بعد کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہوگا تو اس کے بعد قیصر روم نہیں ہوگا، اور بخدا ان کے خزانے (اہل اسلام کے ہاتھوں) اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیے جائیں گے، مصنف (علامہ ابن الجوزی) فرماتے ہیں بسا اوقات اس حدیث پاک میں یہ اشکال سوجھتا ہے کہ قیصر وکسریٰ کی ہلاکت کے بعد ان کے ملک پر یکے بعد دیگرے ملوک وسلاطین کی ایک جماعت حکمران رہی جو انہی القاب کے ساتھ پکارے جاتے رہے اور قیصر وکسریٰ کہلاتے رہے کیونکہ جو ملک فارس کا بادشاہ بنتا تھا وہ کسریٰ کہلاتا تھا اور جو ملک روم کا بادشاہ بنتا تھا وہ قیصر کہلاتا تھا، تو جواب اشکال یہ ہے کہ کوئی ایسا بادشاہ ان میں سے نہ ہوا جس کے عہد میں ملک کو کوئی معتد بہ فائدہ ہوتا اور نہ ہی ان کے ملک وسلطنت کا استحکام ودوام باقی رہ سکا۔ بلکہ ان کا ملک ہمیشہ متزلزل رہا حتیٰ کہ بے نام ونشان ہوگیا۔

☆......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہم نے چاند دیکھا، میں تیز نگاہ کا مالک تھا، میں نے فوراً اس کو دیکھ لیا اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کرنا شروع کیا (وہ سامنے ہی تو ہے) آپ اسے نہیں دیکھ رہے ہیں، آپ نے فرمایا میں عنقریب اس کو بستر پر لیٹے ہوئے دیکھ لوں گا۔ پھر انہوں نے ہمیں اہل بدر (کفار ومشرکین) سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی غیبی خبر بیان کرنی شروع فرمائی کہ رسول معظم نبی مکرم ﷺ جنگ سے ایک دن قبل کفار ومشرکین کے مقامات ہلاکت اور قطعہ ہائے قتل دکھا رہے تھے اور فرمارہے تھے ﴿ھذا مصرع فلان غداً انشاء اللہ ھذا مصرع فلان غداً﴾ انشاء اللہ یہ جگہ کل فلاں شخص کی جائے ہلاکت ہوگی اور یہ جگہ

Marfat.com

فلاں کا مقتل ہوگا (دوسرے دن حسب ارشاد لوگ ہلاک ہو رہے تھے) اور ان مقامات پر ہی ہلاک ہو رہے تھے جن کے متعلق حضور نبی کریم ﷺ نے خبر دی تھی۔ مجھے اس ذات اقدس کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا یہ کفار بالکل ان مقامات سے متجاوز نہیں ہوئے (جن کی آپ ﷺ نے نشاندہی فرمائی تھی) بلکہ انہیں جگہوں پر گر کر ہلاک ہو رہے ہیں، اس روایت کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہم جنگ خیبر میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے، آپ ﷺ نے ایک شخص جو اسلام کا دعویدار تھا، کے متعلق فرمایا کہ یہ اہل نار سے ہے اور دوزخی ہے، جب ہم جنگ میں مصروف و مشغول ہوئے تو اس شخص نے بے جگری کے ساتھ حرب وقتال میں حصہ لیا اور زخمی ہوا اور مر گیا، بارگاہ مصطفےٰ ﷺ میں عرض کیا گیا کہ جس شخص کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ جہنمی ہے، اس نے آج بہت سخت لڑائی لڑی اور اسی دوران زخمی ہو کر مر گیا (تو وہ ہمارے خیال میں اور بنظر ظاہر تو شہدا کے اندر داخل ہو گیا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا، نہیں نہیں وہ آگ میں داخل ہو گیا ہے، قریب تھا کہ بعض لوگ ریب و تردّد میں پڑیں کہ آواز آئی وہ ابھی مرا نہیں ہے بلکہ اس کو شدید زخم لگے ہیں، جب رات آئی تو وہ شخص زخموں کی تاب نہ لا سکا اور اس نے بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے آپ کو قتل کر دیا۔ آپ ﷺ کی خدمت میں اس کی حالت وفات اور خودکشی کا قصہ عرض کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ﴿اللہ اکبر اشہد انی عبدہ ورسولہ﴾ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں سوائے مسلمان کے اور کوئی شخص نہیں جا سکتا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ دین کی امداد و نصرت کسی فاسق و فاجر آدمی کے ساتھ بھی فرما دیتا ہے، (لہذا کسی کی تائید دین اور

Marfat.com

نصرت اسلام اس کے متقی و پارسا ہونے اور جنتی ہونے کی دلیل نہیں ہے، جب دوسرے اعمال صالحہ موجود نہ ہوں اور خاتمہ بالخیر نہ ہو) امام بخاری و مسلم نے اس روایت کو سہل و سعد کی سند سے نقل فرمایا ہے۔

☆......حضرت ابوحمید ساعدی سے مروی ہے کہ ہم غزوۂ تبوک میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نکلے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ آج رات سخت آندھی چلے گی لہذا اس وقت کوئی شخص اٹھ کر باہر نہ جائے اور جن کے اونٹ وغیرہ ہیں وہ ان کو مضبوطی کے ساتھ باندھیں۔ حضرت ابوحمید فرماتے ہیں۔ ہم نے سواریوں کو بڑی مضبوطی کے ساتھ باندھا جب رات آئی تو سخت آندھی چلی۔ ایک آدمی اس وقت اٹھا تو آندھی نے اس کو اٹھا کر قبیلہ طے کے پہاڑوں میں جا پھینکا، اس روایت کو امام بخاری و مسلم نے نقل فرمایا ہے

☆......حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا!

﴿ان اللہ زوی لی الارض فریت مشارقها و مغاربها﴾ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا ہے، میں نے اس کے مغربی اور مشرقی کناروں کو دیکھ لیا ہے اور یقین جانیے مجھے سرخ و سفید دونوں خزانے عطا کر دیئے گئے ہیں۔

علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں، سرور عالم ﷺ نے یہ ارشاد اس وقت فرمایا جبکہ آپ ﷺ بنظر ظاہر بے اختیار تھے اور علاقہ پر آپ کی حکومت و سلطنت نہیں تھی۔ لیکن جو خبر دی وہ بالکل درست نکلی اور آپ ﷺ کی امت کی سلطنت و حکومت مشرق میں ترکستان تک پھیلی اور مغرب میں بربر اور بحر اندلس تک۔

☆......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو فرمایا، تجھے ایک باغی

Marfat.com

گروہ قتل کرے گا۔ (رواہ مسلم)

☆......حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ اس وقت میرے پاس تشریف لائے جب کہ میں مسجد نبوی میں لیٹا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے پاؤں مبارک کے ساتھ مجھے ٹھوکر ماری تو میں اٹھ کر بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے فرمایا اس وقت تو کیا کرے گا جب کہ تجھے مدینہ منورہ سے نکل جانے کو کہا جائے گا؟ میں نے عرض کیا میں مسجد رسول ﷺ اور اپنے گھر کی طرف رجوع کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا، جب وہاں سے نکالا جائے گا تو پھر ردعمل کیا ہوگا؟ میں نے عرض کیا کہ تلوار لے کر اس شخص کو ٹھکانے لگا دوں گا جو مجھے وہاں سے نکالنا چاہے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ عقرا (ہاتھ پاؤں کٹیں اس شخص کے جو ایسے عزائم اور ارادے رکھے۔ یہ زبان زد کلمہ ہے، محاورات میں بوقت استعمال لفظی معانی مراد نہیں لئے جاتے) ایسے نہ کرنا بلکہ وہ تجھے جدھر کھینچیں ادھر ہی کھنچ جانا اور جدھر چلائیں اور دھکیلیں ادھر ہی چل دینا۔ اگرچہ یہ اقدام کرنے والا سیاہ فام غلام ہی کیوں نہ ہو۔

☆......حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب مجھے ربذہ کی طرف جلاوطن کیا گیا تو وہاں نماز ادا کی۔ ایک سیاہ فام غلام جو صدقہ کے جانوروں کو چرانے پر مامور تھا' وہاں آیا۔ جب مجھے دیکھا تو واپس لے جانے اور مدینہ منورہ پہنچانے کے متعلق عرض کیا، میں نے کہا تم اپنے حال پر رہو (اور مجھے اپنے حال پر رہنے دو) میں رسول خدا ﷺ کے حکم کی اطاعت کروں گا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

☆......حضرت عبداللہ بن رافع سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول خدا ﷺ نے مجھے اور حضرت مقداد اور حضرت زبیر رضی

Marfat.com

اللہ عنہم کو حکم دیا کہ جاؤ خاخ والے باغیچہ کے پاس ایک عورت جارہی ہے اور اس کے پاس ایک خط ہے (جس میں ہماری مخبری اور جاسوسی کی گئی ہے) وہ اس سے لے لو۔ ہم حسب الارشاد گھوڑے دوڑاتے ہوئے چلے، حتیٰ کہ اس باغیچہ میں پہنچے۔ ناگاہ ایک عورت وہاں مل گئی۔ ہم نے کہا تیرے پاس جو خط ہے وہ نکال، اس نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا نکال کر دے دے۔ یا پھر کپڑوں کی تلاشی دینی پڑے گی۔ تو اس نے خط نکال کر دے دیا۔ ہم وہ خط لے کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے (وہاں کھول کر پڑھا گیا تو خط یوں شروع ہوتا تھا)

"حاطب بن ابی بلاقہ کی طرف سے اہل مکہ کے فلاں فلاں افراد کی طرف (جو کہ مشرک تھے)" اور خط میں حضور پرنور ﷺ کا مکہ مکرمہ کی طرف متوجہ ہونا بیان کیا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا۔ اے حاطب تو نے یہ کیا کیا ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ، ذرا ٹھہریں میری عرض سماعت فرمالیں۔ میں قریش میں رہتا تھا مگر ان میں سے نہیں تھا۔ جتنے دوسرے صحابہ ہیں سب کی وہاں رشتہ داریاں ہیں۔ اور ان کے قریبی ان کے بال بچوں کی حفاظت اور دیکھ بھال کرتے ہیں۔ میں نے سوچا کہ قرابت اور رشتہ داری نہیں تو ان پر یہ احسان کر دوں تا کہ اس کی بدولت وہ میرے اہل وعیال کی نگرانی کریں۔ میں نے جو قدم اٹھایا ہے، نہ کفر وارتداد کے پیش نظر ہے اور نہ ہی اسلام کے بعد کفر پر رضا مندی کی بنا پر (نعوذ باللہ) جبکہ یہ بھی یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت و مدد آپ ﷺ کے شامل حال ہے، وہ آپ ﷺ کا کیا بگاڑ سکتے ہیں، خواہ جتنے چوکنے اور چوکس ہو جائیں۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا غور سے سن لو۔ انہوں نے صحیح صحیح بات بیان کی ہے اور سچ سچ کہا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

مجھے اجازت فرمائیں میں اس شخص کی گردن اڑا دوں جس نے عملی طور پر نفاق کا مظاہرہ کیا ہے اور منافقین کا طور طریقہ اختیار کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، حاطب غازیان بدر سے ہیں اور آپ کو معلوم نہیں اللہ تعالیٰ نے بدری صحابہ اور مجاہدین اولین کے دلوں میں جھانک کر اعلان فرمایا ہے۔ ﴿اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم﴾ جو بھی چاہو کام کرو، میں مواخذہ نہیں کروں گا۔ میں نے تم کو بخش دیا ہے۔ (رواہ البخاری والمسلم)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حبیب خدا ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے۔ اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما حالت سجود میں آپ ﷺ کی پشت اقدس پر چڑھ کر بیٹھ جاتے تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ﴿ان بنی ھذا سید و سیصلح اللہ بہ بین فئتین من المسلمین﴾ بیشک میرا یہ بیٹا سردار ہے اور عنقریب ان کی بدولت اللہ رب العزت مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرا دے گا۔

☆......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا ﷺ ایک سفر سے تشریف لائے۔ جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو اتنی سخت آندھی چلی کہ سوار کو سواری سے گرا دیتی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، یہ آندھی مدینہ منورہ میں ایک منافق کے مرنے کی وجہ سے چل رہی ہے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو واقعی منافقین میں سے ایک بہت بڑا منافق اسی دن جہنم واصل ہو چکا تھا۔

☆......عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ میں بارگاہ نبوی میں حاضر تھا کہ ایک آدمی نے حاضر ہو کر فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ پھر دوسرے نے حاضر ہو کر راستہ کے خطرات اور ڈاکہ زنی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا، اے عدی کیا تم نے حیرہ کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے دیکھا تو نہیں البتہ اس کے متعلق لوگوں سے سنا

Marfat.com

ہے۔آپ نے فرمایا اگر تمہاری زندگی طویل ہوئی تو ضرور دیکھو گے کہ عورت تن تنہا حیرہ سے چل کر کعبہ کے گرد طواف کرے گی اور اُسے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کا ڈر اور خوف نہیں ہوگا۔میں نے دل ہی دل میں سوچا کہ اس وقت قبیلہ طے کے اوباش اور آوارہ لوگ کہاں ہوں گے۔جنہوں نے ڈاکہ زنی اور لوٹ مار سے علاقوں میں فساد برپا کر رکھا ہے اور گویا آگ لگا رکھی ہے۔آپ نے فرمایا اگر تمہاری عمر دراز ہوئی (تو دیکھو گے کہ) کسریٰ کے خزانے فتح کر لئے جائیں گے اور اہل اسلام قبضہ میں کر لیں گے۔ میں نے عرض کیا کسریٰ بن ہرمز کے خزانے؟ آپ نے فرمایا ہاں کسریٰ بن ہرمز! اگر زندگی نے تمہارے ساتھ وفا کی تو دیکھو گے کہ ایک آدمی مٹھی بھر سونا اور چاندی لے کر ایسے لوگوں کو تلاش کرتا پھرے گا جو اس کو قبول کر لیں (حاجتمند اور فقراء ہوں اور اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے اس کو لے لیں) مگر اس کو کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا،حضرت عدی فرماتے ہیں، میں نے سرکار دو عالم ﷺ کے فرمان کے مطابق عورتوں کو تن تنہا حیرہ سے چل کر کعبہ مبارکہ کے گرد طواف کرتے دیکھا جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے کوئی ڈر خوف نہیں ہوتا تھا اور میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو بزور شمشیر حاصل کیا اور اگر تمہاری زندگیاں دراز ہوئیں تو تم اس امر کا مشاہدہ بھی کر لو گے جس کی حضور اکرم ابوالقاسم ﷺ نے خبر دی ہے کہ ایک آدمی سونا چاندی ہاتھ میں لے کر ضرورت مند لوگوں کو تلاش کرتا پھرے گا (رواہ البخاری والمسلم)

☆......حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ کے باغات میں سے ایک باغ میں تھے (جس کی چاردیواری تھی) ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھولنے کا تقاضا کیا۔سرور عالم ﷺ نے فرمایا اس کے

Marfat.com

لئے دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی بشارت دے دو۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھولنے کی استدعا کی، آپ نے فرمایا اس کو بھی اندر آنے کی اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی سنا دو، میں نے دروازہ کھول کر دیکھا تو وہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کو اندر آنے کی اجازت دے دی اور آنحضرت ﷺ کی طرف سے جنت کی بشارت بھی دے دی، پھر تیسرے آدمی نے اذن طلب کیا جبکہ آنحضرت ﷺ اوٹ لگا کر بیٹھے تھے، آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور مجھے فرمایا۔ دروازہ کھول دو اور اذن دینے والے کو جنت کی بشارت دے دو مگر اس امتحان و آزمائش کے بعد جس میں ان کو مبتلا ہونا پڑے گا۔ میں نے دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان کے لئے دروازہ کھولا اور جنت کی بشارت دی اور سرکار دو عالم ﷺ کے فرمان عالیشان کی بھی اطلاع دی۔ تو انہوں نے کہا، اللہ المستعان۔ اللہ تعالیٰ سے مدد کا طلبگار ہوں۔ وہ ہی مدد طلب کرنے والوں کا ملجا و ماویٰ ہے۔ (رواہ البخاری والمسلم)

☆......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی، جب تک تم اس قوم سے قتال نہ کر لو جن کے جوتے بالوں سے بنے ہوئے ہوں گے اور قیامت نہ ہوگی جب تک تم ترکوں کے ساتھ جنگ نہ لڑو گے جن کی آنکھیں چھوٹی، چھوٹی، چہرے سرخ، ناک چپٹے اور چپکے ہوئے اور ان کے منہ چوڑائی اور گوشت کی موٹائی کے لحاظ سے یوں معلوم ہوں گے جیسے کہ کوٹ کر پھیلائی ہوئی ڈھال۔

☆......حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ ہم بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر تھے اور آپ ﷺ مال تقسیم فرما رہے تھے کہ ذوالخواجدہ آپہنچا جو کہ

Marfat.com

بنو تمیم میں سے تھا اور آ کر عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ عدل کیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا تیرے لئے ہلاکت ہو! کون عدل کرے گا اگر میں عدل نہیں کروں گا، اگر میں عادل نہیں تو پھر تو بہت بڑے خسارے میں ہے اور خائب و خاسر ہے (کہ مجھ جیسے شخص کو نبی و رسول اور اپنا مقتداؤ پیشوا بنا رکھا ہے) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مجھے اجازت فرمادیں، میں اس کی گردن اڑادوں، آپ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑو، (ابھی اس کے اور بھی ساتھی پیدا ہوں گے) جن کی نمازوں کے مقابل تم اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے مقابل ناقابل اعتبار سمجھو گے، وہ قران کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن ان کے حلقوم سے نیچے نہیں اترے گا (لہذا اس میں تدبر و تفکر سے محروم رہیں گے) وہ دین سے اس طرح نکلے ہوں گے جس طرح کہ تیر شکار سے نکلتا ہے۔ شکاری تیر اٹھا کر اس کے پھل کو دیکھتا ہے تو اسے اس پر کوئی نشان اور اثر نظر نہیں آتا۔ قبضہ کو دیکھتا ہے تو وہاں کچھ نظر نہیں آتا۔ اس کے دستہ کو دیکھتا ہے تو اس میں بھی کوئی علامت شکار کو لگنے کی نظر نہیں آتی۔ پھر دستہ پر لگے ہوئے پروں کو دیکھتا ہے (جو تیر کو نشانے پر گرانے کے لئے لگائے جاتے ہیں) وہاں بھی کوئی علامت نظر نہیں آتی۔ وہ اس تیزی سے پار نکلا کہ گوبر اور خون وغیرہ سے سبقت لے گیا (اور یہ لوگ بھی دین سے اس تیزی کے ساتھ پار نکلیں گے کہ دل و دماغ پر تو اس کا اثر کیا ہوتا ظاہری وجود پر بھی دین و ایمان نام کی کوئی شے دیکھنے والے کو نظر نہیں آسکتی) اُنکی علامت اور نشانی یہ ہے کہ اُن کا پیشوا اور رہبر ایک سیاہ فام آدمی ہوگا اس کا ایک عضو (کہنی اور کندھے کا درمیانی حصہ) عورت کے پستان کی مانند ہوگا یا گوشت کے لوتھڑے کی مانند جو مضطرب و متحرک ہوگا اور وہ لوگ اس وقت نکلیں گے جب مسلمانوں میں باہم افتراق

Marfat.com

وانتشار پیدا ہوگا، حضرت ابوسعید فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اکرم ﷺ کی زبان اقدس سے سنی اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے ان کے ساتھ قتال کیا اور میں آپ کے ہمراہ تھا۔ آپ نے اس کو تلاش کرنے کا حکم دیا (وہ قتل ہو چکا تھا اور سب مقتولین کے نیچے پڑا تھا اسے وہاں سے نکال کر) آپ کے سامنے لایا گیا تو میں نے اس کو حبیب اکرم ﷺ کے بیان کے مطابق پایا۔

☆...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ خیبر کے دن حضرت صفیہ بنت حی کو لایا گیا اور اُن کے بھائی اور خاوند کو جن کو آپ نے اس شرط پر امان دی تھی کہ وہ کوئی امر (جس کے متعلق اُن سے دریافت کیا جائے گا) نہیں چھپائیں گے اور کوئی چیز چھپائیں گے تو ان کا خون حلال ہوگا۔ ان میں سے ایک تو سچ بولا اور کوئی چیز نہ چھپائی لیکن جو حضرت صفیہ کا خاوند تھا اُس نے اونٹ کے چمڑے کو جس میں بہت سے زیورات تھے، چھپالیا۔ آپ نے فرمایا اے کنانہ تو نے عہد کیا تھا کہ ہم سے کوئی چیز نہیں چھپائے گا تو وہ اونٹ کے چمڑے سے بنا ہوا اور زیورات سے بھرا ہوا مشکیزہ کدھر ہے۔ اس نے کہا میں نے تم سے کوئی چیز نہیں چھپائی۔ حضرت جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور انہوں نے اس مکان کی نشاندہی فرمائی جہاں وہ مال مدفون تھا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جاؤ وہ فلاں جگہ مدفون ہے۔ جب اس کو نکال کر لایا گیا تو آپ نے ان دونوں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ان کو قتل کر دیا گیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ پکڑ لو۔ وہ جب آپکا ہاتھ پکڑ کر دونوں قبیلوں کے درمیان سے گزرے تو سرور عرب وعجم ﷺ نے اس امر کو پسند نہ فرمایا اور یہ اظہار

Marfat.com

ناپسندیدگی آپ کے چہرہ انور سے نمایاں تھا۔آپ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اوران کو اختیار دیا کہ چاہو تو تمہیں آزاد کردیتے ہیں اورتم اپنے بقایا افراد قبیلہ کے پاس چلی جاؤ اور چاہو تو اسلام لے آؤ اور میں تمہیں اپنی زوجہ بنالوں گا، انہوں نے عرض کیا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول ﷺ کو اختیار کرتی ہوں۔آپ نے اِن لوگوں کو جو وہاں جمع ہو چکے تھے،فرمایا اپنی ماں (حضرت صفیہ ام المومنین) سے دور ہٹ جاؤ۔(آپ نے ان کو اپنے پیچھے سواری پر سوار فرمایا) حتیٰ کہ جب خیبر سے چھ میل دور نکلے تو راہ سے ایک طرف ہٹے تا کہ اُن کے ساتھ مباشرت فرمائیں لیکن انہوں نے آمادگی ظاہر نہ کی۔آنحضرت ﷺ کو اس امر کا بہت احساس ہوا مگر آپ نے اس کا اظہار نہ فرمایا۔حتیٰ کہ جب مقام صہبا پر پہنچے تو آپ ایک ٹیلے کی طرف مائل ہوئے۔اس وقت انہوں نے زفاف پر آمادگی ظاہر کی آپ نے دریافت فرمایا کہ قبل ازیں آمادگی ظاہر نہیں کی تھی۔انہوں نے عرض کیا، مجھے وہاں حالت عروسی سے قرب یہود مانع تھا اور اب وہ بہت دور رہ گئے ہیں لہٰذا مانع باقی نہیں رہا۔حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ خیمہ کے گرد پہرہ دیتے رہے۔جب آپ نے قدموں کی آواز سنی تو دریافت فرمایا کون ہے؟ آنیوالے نے عرض کیا میں ابوایوب خالد بن زید ہوں۔فرمایا تجھے کیا ہے اور خیمہ کے اردگرد کیوں پھر رہا ہے؟ انہوں نے عرض کیا میں آج ساری رات نہیں سویا کیونکہ مجھے آپ پر اس عورت سے خطرہ تھا، آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ وہ جا کر آرام کریں (مجھے اُن سے کوئی خطرہ نہیں ہے)

☆......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کا ابو سفیان کے ساتھ طواف میں آمنا سامنا ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوسفیان کیا

Marfat.com

تیرے اور ھندہ کے درمیان ایسا ایسا معاملہ نہیں ہوا، تو جناب ابوسفیان رضی اللہ عنہ دل ہی میں غمگین ہوئے کہ ھندہ نے واقعی راز افشا کر دیا ہے۔ میں اس کے ساتھ یہ سلوک کروں گا اور اس کو یوں سزا دوں گا۔ جب آپ ﷺ طواف سے فارغ ہوئے تو ابوسفیان سے ملاقات فرمائی اور فرمایا کہ ھندہ پر کوئی سختی اور تشدد نہ کرنا، اس نے تیرے راز کو فاش نہیں کیا۔ جناب ابوسفیان نے عرض کیا اشھد انك رسول الله آپ کو کس نے بتلایا کہ میں دل ہی میں ھندہ پر ظلم و زیادتی اور تشدد اور سختی کا سوچ رہا تھا؟ (یہ محض اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے راز کا اعلام بھی ہے اور دل میں جوابی کارروائی کے متعلق خیال لانے کا اعلام بھی ہے۔ (فصلی اللہ علی حبیبہ قدر حسنہ و جمالہ)

☆...... عاصم بن کلیب کہتے ہیں کہ مجھے میرے باپ نے ایک انصاری کی زبانی بتلایا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ رسول کریم ﷺ کی معیت میں نکلا جبکہ میں نوخیز بچہ تھا۔ ہمیں ایک شخص سامنے سے آتا ہوا ملا جس نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ فلاں عورت نے آپ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کی دعوت کی ہے اور کھانا تیار کیا ہے، آپ ﷺ بمع اپنے ہمرائیوں کے تشریف لے گئے اور ہم چھوٹی عمر والے بھی وہاں بیٹھے جیسے کہ بیٹے اپنے آباء کے ساتھ ادب و احترام سے بیٹھتے ہیں، کھانا لایا گیا جب آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہاتھ کھانے پر رکھا اور کھانے کا ارادہ فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سرور دو عالم ﷺ کو دیکھا کہ آپ لقمہ منہ میں ڈال کر اس کو منہ میں پھیر رہے ہیں اور پیٹ کی طرف جانے نہیں دیتے تو انہوں نے ہاتھ روک لئے۔ آپ ﷺ نے اس لقمہ کو باہر پھینک دیا اور فرمایا ﴿لحم شاة اخذت بغير اذن اهلها﴾ یہ اس بکری کا گوشت ہے جو مالک کی اجازت کے بغیر حاصل کر کے ذبح کی گئی

Marfat.com

ہے، وہ عورت اٹھ کر کھڑی ہوگئی اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں نے ارادہ کیا کہ آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کھانے پر جمع کروں۔ میں نے نقیع (مویشیوں کی منڈی کا نام) کی طرف آدمی بھیجا مگر کوئی فروختنی وخریدنی جانور دستیاب نہ ہوا۔ پھر میں نے اپنے بھائی کی طرف آدمی بھیجا کہ اپنی بکری مجھے دے دو، مگر وہ گھر پر نہیں تھے تو گھر والوں نے بکری بھیج دی۔

☆...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ میں منبر پر تشریف فرما تھے اور جنگ موتہ میں شہید ہونے والے سپہ سالاروں کی خبر شہادت دیتے جا رہے تھے۔ پہلے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی خبر شہادت دی۔ پھر حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی اور بعد ازاں حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی۔ پھر فرمایا۔ اب علم جہاد کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک عظیم تلوار ہیں (اور اللہ تعالیٰ کی تلوار کو نہ کوئی توڑ سکتا ہے اور نہ کوئی روک سکتا ہے لہذا ان کو فتح حاصل ہوگئی ہے۔)

☆...... حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء نے مجھے ایک عورت کی طرف بھیجا تو میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا۔ میں نے تو اس کو کسی اہمیت کی حامل نہیں پایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو نے اس کے رخسار پر سیاہ تل دیکھا جس سے تیرے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو گئے گویا اس قدر متاثر ہو کر مجھے یہ جواب دے رہی ہو) تو میں نے عرض کیا۔ ﴿ ما دونك سر ومن يستطيع ان يكتمك ﴾ آپ ﷺ سے کونسا راز پوشیدہ ہے اور کس میں طاقت ہے کہ آپ ﷺ سے کوئی چیز چھپا سکے

☆...... حضرت سلیمان بن ضرد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خندق کے موقعہ پر رسول اکرم

Marfat.com

علیہ السلام نے فرمایا آج کے بعد ہم ان پر حملہ آور ہو جائیں گے اور وہ لوگ ہم پر حملہ آور ہونے کی جرأت نہیں کر سکیں گے۔ اللہ رب العزت نے آپ علیہ السلام کے فرمان کو سچا کر دکھایا اور بعد ازاں آپ علیہ السلام ہی حملہ آور ہوئے، وہ حملہ کی جرأت نہ کر سکے۔

☆...... حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا دین غالب ہو کر رہے گا۔ حتیٰ کہ سمندروں سے پار جا پہنچے گا اور مجاہدین اسلام اپنے گھوڑے سمندروں سے پار لے کر نکلیں گے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کریں گے۔

☆...... حضرت عثمان بن صہیب اپنے باپ صہیب رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دن حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ یہ بتلاؤ پہلے لوگوں میں سے بد بخت شخص کون تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا جس نے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو قتل کیا اور پاؤں کاٹے (اور خلق خدا کو اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی عظیم علامت اور نشانی سے محروم کیا) آپ نے فرمایا تم نے ٹھیک جواب دیا ہے۔ یہ بتلاؤ پچھلے لوگوں اور آنے والوں میں سے سب سے بد بخت کون ہے، انہوں نے عرض کیا، معلوم نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا جو شخص آپ کو کنپٹی پر وار کر کے شہید کر دے گا (یوں لوگوں کو سرچشمہ ولایت کے فیوض و برکات سے محروم کرے گا اور وہ بھی لذت نفس اور خواہش نفسانی کے پیش نظر) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اہل عراق کو فرماتے تھے، بخدا میں چاہتا ہوں اور پسند کرتا ہوں کہ کوئی بد بخت اٹھتا اور اس جگہ (یعنی داڑھی مبارک اور سر اقدس کی اسی جانب) کو خون آلود کرتا اور میں درجہ شہادت کو پا لیتا۔

☆...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا جبکہ ہم طائف سے نکلے اور ایک قبر کے قریب سے گذرے کہ یہ قبر ابو

Marfat.com

رغال کی ہے، جو کہ قبیلہ ثقیف کا مورث اعلیٰ تھا اور قوم ثمود سے تھا، جب تک حرم میں تھا، قہر خداوندی اور عذاب سماوی سے محفوظ رہا۔ جب حرم مکرم سے نکلا تو جو عذاب اس کی قوم پر نازل ہوا تھا وہ اس کو بھی آ پہنچا۔ اور اسکو یہیں دفن کر دیا گیا (اس امر کی تصدیق کرنی ہو کہ واقعی یہ ابو رغال کی قبر ہے) تو اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے ساتھ قبر میں سونے کی چھڑی اور سلاخ بھی مدفون ہے، اگر تم قبر کو کھودو تو اس کو پالو گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے فوراً قبر اکھیڑ دی اور وہاں سے حسب فرمان وہ چھڑی اور سلاخ نکال لی۔

☆...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس رات اسود عنسی (مدعی نبوت) قتل ہوا، حضور اکرم ﷺ کے پاس آسمان سے خبر اور وحی نازل ہوئی تا کہ آپ ہمیں بشارت دیں تو آپ نے فرمایا آج رات اسود عنسی قتل کر دیا گیا اور اس کو بابرکت جوان نے قتل کیا ہے۔ عرض کیا گیا وہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا۔ فیروز کیونکہ وہ فیروز اور کامیاب ہے، یعنی نام جیسا تھا کام بھی ویسا ہی کیا ہے۔

☆...... ام ذر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا وقت وصال آیا تو میں رونے لگی آپ نے فرمایا۔ ڈرو نہیں بلکہ بشارت سنو، میں نے رسول کریم ﷺ کو ایک جماعت کے متعلق فرماتے سنا، جن میں میں بھی تھا کہ تم میں سے ایک آدمی جنگل میں فوت ہو گا جس کے جنازہ اور کفن و دفن میں مومنین کی ایک جماعت شامل ہو گی۔ اس جماعت میں سے ہر شخص یا اپنے دیہات اور آبادی میں فوت ہوا اور یا جماعت رفقاء کے اندر اور صرف میں ہی وہ شخص ہوں جو چٹیل میدان اور جنگل میں تنہائی کے عالم میں فوت ہو رہا ہوں۔ بخدا نہ میں نے جھوٹ بولا ہے اور نہ ہی مجھ سے جھوٹ بولا گیا ہے، لہذہ راہ کی طرف دیکھو۔ میں نے کہا حجاج کرام حج سے فارغ ہو کر جا چکے اور

Marfat.com

راستے گذرنے والوں سے خالی اور منقطع ہو چکے، اب کون نظر آئے گا مگر ان کے کہنے سے ٹیلے پر دوڑ کر چڑھتی، ادھر ادھر دیکھتی پھر ان کی تیمارداری کرتی اور خدمت کے لیے لوٹ آتی۔ ناگاہ کیا دیکھتی ہوں کہ چند آدمی اونٹوں پر سوار گذر رہے ہیں۔ میں نے کپڑا ہوا میں لہراتے ہوئے ان کو اشارہ کیا۔ وہ جلدی آن پہنچے اور دریافت کیا کیا بات ہے؟ میں نے کہا مسلمانوں میں سے عظیم مسلمان سیاق موت میں ہے۔ انہوں نے پوچھا وہ کون ہے؟ میں نے کہا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ۔ انہوں نے کہا، صحابی رسول ﷺ میں نے جواب میں کہا ہاں۔ تو انہوں نے ان کو دعائیں دیتے ہوئے کہا ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ چنانچہ ان میں سے ایک نے کفن دیا اور پھر (نماز جنازہ پڑھ کر) دفن کیا۔ (الوفا ص ۳۶۴)

☆......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم ﷺ نے فرمایا دو گروہ اہل نار کے ہیں (جو بعد میں پیدا ہوں گے) میں نے اُن کو چشم ظاہر سے نہیں دیکھا۔ ان میں سے تو ایک گروہ اُن لوگوں کا ہے جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم کی طرح چابک ہوں گے اور وہ لوگوں کو ان کے ساتھ ماریں گے، اور دوسری جماعت عورتوں کی ہے جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی (کپڑوں کی باریکی کی وجہ سے یا بدن کے اکثر حصے ننگے ہونے کی وجہ سے) خود لوگوں کی طرف برائی کے لیے مائل ہوں گی۔ ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں کی طرح ایک طرف کو جھکے ہوں گے، نہ جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی اس کی خوشبو سونگھیں گی۔ حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اتنی سافت (ستر سالہ راہ) سے سونگھی جاسکے گی، حضرت ابونوفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما شہید کر دیے گئے تو حجاج بن ابو یوسف نے آپ کی والدہ حضرت اسماء

Marfat.com

بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی طرف آدمی بھیجا، تا کہ ان کو اپنے ہاں بلائے، اُن کے انکار پر اس نے کہلا بھیجا خود بخود آجاؤ ورنہ میں ایسے شخص کو بھیجوں گا جو تمہیں بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے یہاں لائے گا، آپ نے کہا ہاں بھیجئے ایسے لوگ، میں خود نہیں آؤں گی، وہ خود اٹھا اور ناز نخرے سے پھدکتا ہوا چلا اور جا کر کہا دیکھا میں نے تیرے بیٹے کے ساتھ کیا سلوک کیا، انہوں نے کہا تو نے اس کی دنیا خراب کی اور اس نے تیری عاقبت تباہ کر دی، میں نے رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء سے سنا ہے کہ ثقیف میں ایک کذاب ہوگا اور ایک مفسد کذاب، تو ہم نے دیکھ لیا یعنی مختار بن عبید۔ رہا مفسد تو میرے خیال میں وہ تو ہی ہے (حجاج وہاں سے اُٹھ کر چلا آیا اور اُن کو کوئی جواب نہ دیا۔

☆......ابو ہارون عبدی کہتے ہیں ہم جب حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ فرماتے۔ مرحبا بوصیتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ خوش آمدید ہو سرور عالم ﷺ کی وصیت کے لئے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ یقیناً لوگ تمہارے پاس زمین کے اطراف واکناف سے علم دین حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوں گے۔ جب وہ حاضر ہوں تو ان کے ساتھ حسن سلوک سے کام لینا اور میری اس وصیت خیر کو قبول کر لو اور اسے ذہن میں بلکہ دل میں جگہ دو۔

☆......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ تم مجھ سے (دین و مذہب) کے مسائل غور سے سنو اور آنے والے لوگ تم سے سنیں گے اور آنے والے ان سے سنیں گے جو تم سے سنیں گے۔

☆......حضرت ام ورقہ بنت عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ رسول خدا ﷺ ہر جمعہ اُن کے ہاں تشریف لاتے تھے۔ جب جنگ بدر کا دن تھا تو انہوں نے

Marfat.com

آپ سے عرض کیا مجھے اجازت فرمائیں کہ میں بھی ان کے ساتھ جہاد کے لیے نکلوں۔ مریضوں کی دیکھ بھال اور زخمیوں کی مرہم پٹی کروں گی۔ ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت نصیب فرمادے، حبیب اکرم ﷺ نے فرمایا۔ تم اپنے گھر میں ہی ٹھہرو کیونکہ اللہ تعالیٰ یقیناً تمہیں یہیں شہادت عطا فرمادے گا۔ انہوں نے ایک لونڈی اور ایک غلام کو اپنی موت کے بعد آزاد کر رکھا تھا یعنی مدبر بنا دیا تھا۔ آپ جب زیادہ عرصہ رہیں تو انہوں نے یہ سوچ کر کہ پتہ نہیں یہ کب فوت ہوں اور ہمیں مزید کتنا عرصہ غلامی میں گزارنا پڑے۔ آپ کو کمبل میں باندھ دیا اور آپ کا سانس بند کر دیا کہ حتیٰ کہ وصال ہو گیا، پھر وہ دونوں بھاگ گئے۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تھا، آپ کو صورت حال عرض کی گئی۔ تو آپ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ام ورقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تھے اور ہمیں بھی فرماتے تھے، چلو شہید عورت کی زیارت کریں۔ پھر اس غلام اور لونڈی کو پکڑ لیا گیا اور (ثبوت جرم) کے بعد ان کو سولی پر لٹکایا گیا۔ (الوفاص ۳۶۵)

علامہ ابن جوزی فرماتے ہیں کہ علامہ ابوالوفاء ابن عقیل نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ کا غیبی امور اور آنے والے واقعات سے متعلق خبریں دینا انتہائی پرخطر امر تھا کیونکہ اسود عنسی اور مسلیمہ کذاب کو ان کی پیشگوئیوں نے رسوا و ذلیل کیا جن کی مدار محض تخمین اور ظن و گمان پر ہوتی تھیں لہذا وہ خلاف واقعہ نکلتیں اور وہ دونوں لوگوں کے سامنے ذلیل و خوار ہو جاتے۔ جبکہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے (مثلاً) ابولہب کے متعلق اعلان فرمایا سیصلی نارا ذات لھب وہ عنقریب دہکتی آگ میں داخل ہوگا۔ ﴿اور حالت کفر میں مرے گا﴾ اگر وہ اسلام لے آتا تو اس میں نبی خدا علیہ التحیۃ والثناء کی کتنی

Marfat.com

سبکی اور جگ ہنسائی ہوتی۔لہذا آپ ﷺ نے انجام وعواقب کا پوری طرح جائزہ لے کر اعلان فرمایا۔آپ ﷺ کے اس قسم کے اعلانات سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کو اپنے دعاوی میں کتنا اعتماد اور وثوق تھا۔اور الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ثابت قدم رکھا اور آپ ﷺ نے ایسی مضبوط بنیاد رکھی تھی جس کے موجب تہمت امور سے گرنے کا کوئی اندیشہ نہیں تھا۔ بلکہ وہ درحقیقت اس ذات اقدس سے صادر ہونے والی اساس وبنیاد تھی جو اتمام واکمال پر پوری طرح قادر ہے واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون (کتاب الوفاص ۳۶۸)۔

﴾......پتھروں کا موم کیطرح نرم ہو جانا......﴿

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور عالم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام علیہم الرضوان تین دن تک مسلسل خندق کھودتے رہے اور کھانا چکھا بھی نہیں تھا۔بعض صحابہ نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا ہمارے حصہ میں خندق کے اندر ایک ایسی چٹان نمودار ہوئی ہے جو ٹوٹنے کا نام ہی نہیں لیتی۔آپ نے فرمایا اس جگہ ذرا پانی چھڑکو۔پھر آپ نے کدال ہاتھ میں لی اور بسم اللہ پڑھ کر تین ضربیں اس پر لگائیں تو ریت کیطرح بہنے لگ گئی۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔میں نے جب حبیب خدا ﷺ کی طرف نگاہ اٹھائی اور غور سے دیکھا تو آپ نے پیٹ مبارک پر پتھر باندھا ہوا تھا۔(رواہ البخاری ومسلم)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اکرم ﷺ نے خندق کھودنے کا حکم دیا تو خندق میں ایک جگہ ایک سخت سی چٹان رونما ہوگئی جس پر کدالیں وغیرہ اثر ہی نہ کرتی تھیں۔ہم نے رسول اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں اس کی

Marfat.com

شکایت کی، آپ تشریف لائے، کدال ہاتھ میں لی اور بسم اللہ پڑھ کر ایک ضرب لگائی جس سے اس چٹان کا ایک تہائی حصہ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ آپ نے نعرہ اللہ اکبر بلند کیا اور فرمایا مجھے شام کی چابیاں دے دی گئی ہیں اور بخدا میں اس کے سرخ محلات کو اپنی اس جگہ سے دیکھ رہا ہوں۔ پھر بسم اللہ پڑھ کر دوسری ضرب لگائی اور دوسری تہائی کو توڑ دیا اور فرمایا اللہ اکبر مجھے ملک فارس کی چابیاں دے دی گئی ہیں۔ بخدا میں (اپنے اس مقام سے) مدائن کے سفید محلات کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر تیسری بار بسم اللہ پڑھ کر اس پر ضرب لگائی اور بقیہ حصہ کو ریت کیطرح کر کے رکھ دیا اور فرمایا اللہ اکبر مجھے ملک یمن کی چابیاں دے دی گئی ہیں اور بخدا میں صنعا کے ایوان کو اپنے اس مقام پر کھڑا ہو کر دیکھ رہا ہوں۔ (کتاب الوفا ص ۳۶۹)

......مشرکین کی نگاہوں سے پوشیدہ ہو جانا......

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب سورۃ تبت یدا ابی لھب نازل ہوئی تو ابولہب کی بیوی ام جمیل بنت حرب جو کہ ابوسفیان کی بہن تھی، حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف آئی۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے۔ جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ بدکلام اور بدزبان عورت ہے۔ اگر آپ ﷺ یہاں سے اٹھ کر تشریف لے جائیں تو بہتر ہوگا تا کہ وہ آپ ﷺ کو تکلیف نہ پہنچائے، آپ ﷺ نے فرمایا وہ مجھے نہیں دیکھ سکے گی۔ جب وہ اس مجلس شریف تک پہنچی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابوبکر تیرے صاحب (نبی) نے اپنے شعر (قرآن) سے میری ہجو کی

Marfat.com

ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں وہ تو شعر کہتے ہی نہیں ہیں۔ وہ کہنے لگی تم میرے نزدیک سچے ہو۔ اور اتنا کہہ کر واپس چلی گئی۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ، واقعی اس نے آپ ﷺ کو نہیں دیکھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا، نہیں اللہ تعالیٰ کا فرشتہ اپنے نورانی پر اور بازو کے ذریعے مجھے اس سے پوشیدہ رکھے ہوئے تھا، تا آنکہ وہ واپس لوٹ گئی۔ (کتاب الوفا ص ۴۷۴)

☆......☆......☆

Marfat.com

معجزات خارجیہ

حضور ﷺ کے وہ معجزات، جنہیں ہم خارجی شمار کر رہے ہیں حد و حساب سے باہر ہیں مگر ارباب سیر اور اصحاب تاریخ نے جن معجزات کو بیان کیا ہے ان کی تعداد تین ہزار سے زیادہ ہے۔ یہ تین ہزار خارجی معجزات بہت مشہور ہیں۔ ہم ان میں سے چند ایک کو نہایت اختصار کے ساتھ بیان کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

آپ کے ظاہری اور خارجی معجزات میں سے قرآن پاک ایک ظاہرہ اور باہرہ معجزہ ہے یہ قوی ترین اور ظاہر ترین معجزہ ہے۔ ظاہر میں قرآن کریم ایک اعلیٰ معجزہ ہے لیکن حقیقت میں قرآن حکیم ہزارہا معجزوں کا ایک مرقع و مجموعہ ہے کیونکہ اس کی ہر سورۃ بلکہ ہر آیت میں اتنے معجزات ہیں کہ انسان کی عقل ان کے شمار سے قاصر ہے۔ قرآن پاک کی فصاحت و بلاغت کے سامنے عرب کے تمام فصحاء اور بلغاء عاجز ہو گئے تھے۔ ان کے بڑے بڑے فصحاء قرآن کے بیان کردہ قواعد کو رد نہیں کر سکے اور حضور علیہ السلام کے مجادلہ و معارضہ کے باوجود دم بخود رہے۔ ایک اور بات جو قرآن پاک کے معجزے پر دلالت کرتی ہے، وہ اس کی ترتیب و نظم ہے جو عربوں کے اسالیب بیان سے مختلف ہے۔ یہ اسلوب بیان اتنا جامع تھا کہ نہ انہوں نے پہلے دیکھا تھا، نہ بعد میں۔

قرآنی معجزات

کہتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی کریم ﷺ قرآن پاک کی تلاوت فرما رہے تھے، ولید بن مغیرہ عرب کا نامور فصیح و بلیغ شاعر تھا، سنتا رہا اس پر رقت طاری ہوگئی۔ ابوجہل نے اُسے سرزنش کرتے ہوئے کہا آخر تم نبی (علیہ السلام) کے کلام پر اس قدر فریفتہ کیوں ہوگئے ہو؟ ولید نے کہا: واللہ! تم میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو کلام و اشعار میں میرا مدِ مقابل ہو، بایں ہمہ مجھے قرآن کے کلام میں وہ اسلوب نظر آتا ہے کہ عرب کے کسی کلام میں نہیں پایا جاتا۔ ماضی کے نوشتوں اور واقعات گذشتہ کے متعلق قرآن پاک نے صحیح صحیح وضاحت کی ہے اور ان واقعات کی تفصیل بھی بیان کی ہے جو سابقہ امتوں کے

Marfat.com

ہاں پائے جاتے تھے۔ باوجودیکہ ان واقعات کی تفتیش و تحقیق میں اہل کتاب صدیوں سے مصروف تھے۔

بڑی کاوش کے بعد وہ چند واقعات کی حقیقت کو پانے میں کامیاب ہوئے۔ پھر حضور ﷺ امی تھے۔ اہل کتاب میں سے کسی کے ساتھ کوئی مجلس اور صحبت نہیں رکھتے تھے۔ بایں ہمہ آپ نے اہل کتاب کے اشکال' حالات گذشتہ اور واقعات ماضیہ کو اس حسن و خوبی اور صداقت سے بیان فرمایا کہ کسی کو انکار کی گنجائش نہ رہی۔ انکے سوال کے شافی جواب دیئے گئے۔ حضور نے ان غیب کی باتوں پر بھی آگاہ کر دیا' جن کا تعلق زمانۂ مستقبل سے تھا۔ وہ خطرات اور خیالات جو فاسق اور کافر لوگوں کے دلوں میں آتے تھے قرآنی آیات سے ظاہر ہو جایا کرتے تھے اور یہ ساری باتیں قرآنی اطلاع کے مطابق صحیح صحیح ظاہر ہوئیں۔ وہ تمام جزئیات اور کلیات جن کی قرآن حکیم نے خبر دی تھی ایک ایک کر کے ویسے ہی ظاہر ہوئیں۔ جس طرح قرآن کی آیات بیان فرمایا کرتی تھیں۔

انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون ﴿بیشک ہم ذکر کو نازل فرمانے والے ہیں اور ہم اس کی حفاظت کے بھی ذمہ دار ہیں﴾ یعنی ہم نے قرآن نازل فرمایا پھر ہم ہی اس کے محافظ ہیں تاکہ اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ ہونے پائے۔ اب تقریباً نو سو سال ﴿مؤلف کا زمانہ﴾ گذرنے کو ہیں۔ ملحدوں اور زندیقوں نے بارہا کوشش کی کہ قرآن پاک میں رد و بدل کر دیا جائے مگر وہ اپنی اس ناپاک کوشش میں کامیاب نہ ہوسکے۔ وہ ایک جملہ تو کیا ایک حرف یا نقطہ تک تبدیل نہ کر سکے۔

اعجازِ قرآنی میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ قاری کے دل پر ہیبت اور رعب طاری ہو جاتا ہے۔ عقبہ بن ربیعہ نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ بے پناہ سختی کی تاکہ اپنے دین کی تبلیغ سے رک جائیں۔ حضور انور ﷺ نے سورہ حم فصلت پڑھی جب آپ فان اعرضوا فقل انذرتکم صاعقة مثل صاعقة عاد و ثمود پر پہنچے تو عقبہ پر خوف و دہشت طاری ہوگئی۔ حضور ﷺ کے منہ پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگا۔ خدا کیلئے مزید نہ پڑھیں۔ اس واقعہ کی تفصیل اپنے مقام پر گذر چکی ہے۔

الغرض اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو ایسے معجزے عطا کئے جو اسکی امت سے مناسبت اور مطابقت رکھتے تھے تاکہ انہیں دیکھ کر انسان حق کی قبولیت میں آسانی محسوس کرے۔

Marfat.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں عام لوگ جادو میں مہارت حاصل کرنے میں کوشاں تھے اور اس سلسلہ میں وہ اپنے زمانے میں معروف ترین لوگ مانے جاتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی معجزات سے نوازا' جن سے ان کے جادو کے اثرات دب کر رہ گئے۔ دریائے نیل کا پھٹ جانا' قبطیوں کیلئے دریا کا خون ہو جانا' عصاء کا سانپ اور اژدہا بن جانا وغیرہ وغیرہ سحر شکن معجزات تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں علوم طبیہ کا کمال بدرجہ اتم موجود تھا' چنانچہ آپ کے معجزات میں سے مردوں کو زندہ کرنا' کوڑھیوں کو تندرست کرنا' اندھوں کو نور بصیرت دینا' اپاہجوں کو توانا بنانا اور اس قسم کے دوسرے معجزات عطا کئے گئے۔ سرکار دو عالم ﷺ کے زمانہ بعثت میں لوگ فصاحت و بلاغت کو عروج تک پہنچانے میں مصروف تھے۔ انشاء طرازی اور نکتہ آفرینی حد کمال کو پہنچ چکی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کلام اس وقت نازل فرمایا وہ فصاحت و بلاغت میں بے مثال تھا۔ اس میں ایجاز و ابلاغ' اختصار و تاثر اس قدر تھا کہ اس جیسا بیان امکان سے باہر تھا۔ قریش مکہ اپنی شاعری اور ادب میں فصاحت و بلاغت کے امام مانے جاتے تھے ان کے سامنے اعلان کیا گیا فاتوا بسورة من مثله ﴿ایک ہی ایسی سورت لے آؤ﴾ کہہ کر ہر ایک کو عاجز و ساقط کر دیا۔ کہتے ہیں کہ ابن مقنع جو اس زمانہ کا امام الفصاحت تھا' اسے لایا گیا تاکہ وہ قرآن کے مقابلہ میں کچھ کہہ سکے۔ وہ پوری دماغی صلاحیت کے ساتھ سوچ رہا تھا کہ ایک مسلمان بچہ یہ آیت پڑھتا ہوا گذرا۔ قل یا ارض ابلعی ماءک ویاسماء اقلعی کہتے ہیں کہ اس نے اپنے لکھے ہوئے کو مٹا دیا اور یہ اعلان کرتے ہوئے اٹھا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ ایسا کلام کسی بشر کا نہیں ہوسکتا۔ مسلیمہ کذاب عربی کے مہمل اور بے معنی جملے بنانے میں بڑا مشاق تھا اور اس کا دعویٰ یہ تھا کہ وہ قرآن کے مقابلہ میں چند سورتیں بنا لایا ہے۔ چنانچہ اس نے سورۂ والنازعات کے مقابلہ میں چند مہمل جملے گھڑے۔ والبارزات زرعا فالماخرات خضرا فالدارمات قمحافا الطاقعات طعنا فالخابزات خبزا فالباردات ثروا فالاجمات لقما اهاله وسمعنا لقد فصلتهم على اهل الدير وما سبقكم على اهل اسی طرح اس نے سورہ فیل کے مقابلہ میں کہا الفیل وما ادراک ما الفیل له' ذنب وثیل له خرطوم طویل وان ذلک من خلق ربنا الفیل اس طرح وہ اپنے ہی زمانہ کے فصحاء و بلغاء کے مزاح اور تمسخر کا نشانہ بن گیا۔ ﴿معارج النبوت جلد سوم اردو﴾

Marfat.com

Marfat.com

تحفۃ القادریہ
سر الاسرار
خزینہ نعت
جہانِ اولیاء
انیس الطالبین
حدائق بخشش
تصوف و ولایت
تذکرہ مجددینِ اسلام
معجزاتِ رسول کریم
سیرت غوث اعظم
خطباتِ غوثِ اعظم
شانِ حبیب المنعم من روایات المسلم
مولانا نورانی کی بارہ تقریریں
ختم نبوت زندہ باد
اسلام کے شاہکار
اصحاب بدر
فیوضِ غوثِ یزدانی
ترجمہ الفتح الربانی
تذکرۃ الاولیاء
ایمانی کمزوریاں اور ان کا علاج
مولانا اسماعیل دہلوی اور تقویۃ الایمان
بزرگ
امام احمد رضا اور عشق مصطفیٰ
فتوح الغیب
شانِ رسول
قادری رضوی کتب خانہ
Marfat.com

تحفۃ القادریہ

سر الاسرار

خزینہ نعت

جہانِ اولیاء

انیس الطالبین

حدائق بخشش

تصوف و ولایت

تذکرہ مجددین اسلام

اصحاب بدر

معجزاتِ رسول کریم

فیوض غوثِ یزدانی

ترجمہ الفتح الربانی

سیرت خطبات غوث اعظم

شان حبیب المنعم من روایات المسلم

تذکرۃ الاولیاء

مولانا نورانی کی بارہ تقریریں

ختم نبوت زندہ باد

ایمانی کمزوریاں اور ان کا علاج

اور تقویت الایمان

بزرگ

شان رسول

قادری رضوی کتب خانہ

فتوح الغیب

Marfat.com